e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 190 Monday , April 14 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۴) شمارہ نمبر (۱۹۰) لکھنؤ، بروز پیر ۱۴-اپریل ۲۰۲۵ء، مطابق ۱۵/شوال المکرم -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

حیدرآباد میں وقف ترمیمی ایکٹ کے خلاف 19 اپریل کو احتجاج

حیدرآباد: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ (اے آئی ایم پی ایل بی) وقف ترمیمی ایکٹ کے خلاف 19 اپریل کو یہاں ایک احتجاجی جلسے کا انعقاد کرے گا۔ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صدر اسدالدین اویسی نے اتوار کو اس بات کی جانکاری دی۔ میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے اویسی نے کہا کہ یہ جلسہ دارالسلام (اے آئی ایم آئی ایم ہیڈکوارٹر) میں شام سات بجے سے رات 10 بجے تک مسلم پرسنل لا بورڈ کے صدر خالد سیف اللہ رحمانی کی قیادت میں منعقد ہوگا۔ حیدرآباد کے رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ اس احتجاج میں تلنگانہ اور آندھرا پردیش کے مسلم پرسنل لا بورڈ کے ارکان اور دونوں ریاستوں کی دیگر مسلم تنظیمیں کارکنان شرکت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ بھی اجلاس سے خطاب کریں گے اور عوام کو بتائیں گے کہ وقف (ترمیمی) ایکٹ کس طرح وقف کے حق میں نہیں ہے۔

ڈی پی ایس معاملے پر سپریم کورٹ از خود نوٹس لے، والدین کا مطالبہ

نئی دہلی۔ (یو این آئی) قومی دارالحکومت کے معروف اسکول دہلی پبلک اسکول (ڈی پی ایس)، دوارکا میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کے والدین نے سپریم کورٹ سے اپیل کی ہے کہ وہ بچوں کے ساتھ ہونے والے امتیاز، ذہنی اذیت اور ہراسانی کے معاملے کا از خود نوٹس لے، اسے روکنے کے لیے قدم اٹھائے اور قصورواروں کے خلاف قانون کے مطابق سخت ترین کارروائی کرے۔ اس معاملے پر والدین نے اتوار کو صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ ڈی پی ایس دوارکا میں گزشتہ 25 دنوں سے بچوں کو ذہنی اذیت، امتیاز اور ہراسانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس سلسلے میں والدین مسلسل انتظامیہ، حکومت اور عدلیہ سے رجوع کر رہے ہیں لیکن اب تک بچوں کو کوئی راحت نہیں ملی۔ والدین کے مطابق 20 مارچ 2025 سے اب تک 50 سے زائد طلباء اسکول انتظامیہ کی طرف سے ہراسانی اور ذہنی اذیت کا شکار ہو چکے ہیں۔

’وقف قانون سیاست کا ہتھیار، مسلمانوں کیلئے موزوں نہیں‘

اس قانون کے خلاف ہر جگہ پُرامن احتجاج ہونے چاہئیں: مولانا محمود مدنی، ایک پوری کمیونٹی کو حاشیہ پر ڈالنے اور دوسرے درجے کا شہری بنانے کی کوشش ہو رہی ہے، اتراکھنڈ میں دینی مدارس کو سیل کرنے کے سرکاری اقدام کو آئین کی شدید خلاف ورزی قرار دیا گیا اور سخت مذمت کی گئی

نئی دہلی۔ وقف ترمیمی قانون کے حوالے سے اتوار (13 اپریل) کو مسلم تنظیموں کی دہلی میں ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔ وقف ترمیمی ایکٹ پر جمعیۃ علماء ہند کے سربراہ مولانا محمود مدنی نے کہا کہ وقف ترمیمی ایکٹ ملک، سماج یا مسلمانوں کے لیے صحیح نہیں ہے۔ ہماری لڑائی جاری رہے گی، ختم نہیں ہوگی، خواہ ہمیں کتنی ہی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔ مولانا محمود مدنی نے کہا کہ ”یہ وقف کا نہیں بلکہ سیاست کا معاملہ ہے۔ کبھی مسلمانوں کے نام پر، کبھی مسلمانوں کو گالی دے کر یا مسلمانوں کا ہمدرد بن کر بدنیتی کے ارادے کے ساتھ اس ایکٹ کو نافذ کیا گیا ہے۔ یہ ایکٹ یا ترمیم ملک، سماج یا مسلمانوں کے لیے درست نہیں ہے۔“ مولانا محمود مدنی نے اس حوالے سے مزید کہا کہ ہم نے آزادی سے قبل بھی قربانیاں دی ہیں۔ اگر ہمیں لڑنا پڑا تو ہم لڑیں گے۔ اگر ہمیں صبر کرنا ہے تو ہم وہ بھی کریں گے۔ ہم ہر صورتحال کے لیے تیار ہیں۔ ہم انصاف کا انتظار کر رہے ہیں۔“ ساتھ ہی انہوں نے پُرامن احتجاج کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اس قانون کے خلاف ہر جگہ پُرامن احتجاج ہونے چاہئیں۔

مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند نے حکومت ہند سے وقف ترمیمی قانون واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ قانون ملک کے دستوری معاہدے کے خلاف اور آئین ہند سے متصادم ہے جو اکثریتی تسلط قائم کرنے کے لیے لایا گیا ہے۔ یہ صرف ایک قانونی مسئلہ نہیں بلکہ انصاف اور اصول کا معاملہ ہے۔ یہ مطالبہ صدر جمعیۃ علماء ہند (محمود) مولانا محمود اسعد مدنی نے جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا انتہائی اہم اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ اس قانون پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مولانا محمود مدنی نے کہا کہ ہم نے اس طرح کے ظلم و ناانصافی کے خلاف پہلے بھی لڑائی لڑی ہے، اور آئندہ بھی لڑیں گے۔ اس ملک کی بنیاد جن اصولوں پر رکھی گئی تھی، وہ برابری، انصاف اور آزادی کے ضامن ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آج ان بنیادوں کو متزلزل کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے یہ الفاظ صرف سنے نہ جائیں، بلکہ محسوس کیے جائیں۔

یہ میری کمیونٹی کے درد اور جذبات کی ترجمانی ہے۔ امید ہے کہ ملک کی قیادت، میڈیا، اور عام لوگ اس آواز کو سنیں گے اور اس پر سنجیدگی سے غور کریں گے۔ اس موقع پر جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ نے وقف ایکٹ کے خلاف تجویز منظور کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایکٹ آئین ہند کی متعدد دفعات 14، 15، 21، 25، 26، 29 اور A-300 کے خلاف ہے۔ اس کا سب سے نقصان دہ پہلو ’وقف بائی یوزر‘ کی تنسیخ ہے، جس سے تاریخی مذہبی مقامات کے وجود کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ سرکاری رپورٹ کے مطابق ان کی تعداد چار لاکھ سے زائد ہے۔ مرکزی وقف کونسل و ریاستی وقف بورڈ میں غیر مسلموں کی شمولیت، مذہبی امور میں کھلی مداخلت اور آرٹیکل 26 کی صریح خلاف ورزی ہے۔ یہ قانون اکثریتی تسلط کی علامت ہے جسے ہم سختی سے مسترد کرتے ہیں۔ مجلس عاملہ واضح کرتی ہے کہ موجودہ حکومت دستور کی روح اور آئینی معاہدے کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔ ایک پوری کمیونٹی کو حاشیہ پر ڈالنے، ان کی شناخت مٹانے اور انہیں دوسرے درجے کا شہری بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وقف ایکٹ 2025 کو فوراً واپس لیا جائے۔ وقف اسلامی شریعت کا بنیادی حصہ اور ایک دینی عبادت ہے، اس میں ایسی کوئی ترمیم قابل قبول نہیں جو اس کے مذہبی کردار و شرعی بنیاد کو متاثر کرے۔ ترمیم صرف انتظامی بہتری کے لیے ہونی چاہیے۔

مجلس عاملہ حکومت اور اپوزیشن کے گمراہ کن بیانات کی مذمت کرتی ہے اور میڈیا میں پھیلائے جانے والے پروپیگنڈے کے خلاف صحیح صورتِ حال پیش کرنے کے لیے ہر ممکن اقدام کرے گی۔ یہ بھی واضح کیا جاتا ہے کہ پرامن احتجاج ایک آئینی حق ہے۔ احتجاج روکنا، قانونی کارروائی کرنا یا تشدد کا سہارا لینا قابل مذمت ہے، جبکہ احتجاج کے دوران تشدد کرنا بھی افسوسناک ہے۔ ایسے عناصر وقف تحریک کو کمزور کر رہے ہیں۔ مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس اتراکھنڈ میں دینی مدارس کو سیل کرنے کے سرکاری اقدام کو آئین کی شدید خلاف ورزی قرار دیتا ہے اور اس کی سخت مذمت کرتا ہے۔ دینی مدارس آزادی کے بعد سے ہی آزادانہ حیثیت میں قائم ہیں، اور آئین ہند کی دفعہ 30 کے تحت سبھی طبقات کو ایسے ادارے قائم کرنے کا حق حاصل ہے۔ حال میں سپریم کورٹ نے بھی اس آئینی حیثیت کو تسلیم کیا ہے، اس کے باوجود اتراکھنڈ حکومت کا رویہ آئینی وعدوں کے برخلاف ہے۔ مجلس عاملہ حکومت اتراکھنڈ کو متنبہ کرتی ہے کہ وہ آزاد مدارس کو قدغن لگانے سے باز آئے اور سیل کیے گئے مدارس کو بحال کرے۔ بصورت دیگر جمعیۃ علماء ہند قانونی اقدام کرنے پر مجبور ہوگی۔ مجلس عاملہ نے اتراکھنڈ میں یکساں سول کوڈ کے نفاذ اور مسلم پرسنل لا کے خاتمے کو مذہبی حقوق کی صریح خلاف ورزی قرار دیا۔ دیگر ریاستوں میں بھی ایسی کوششیں عوامی تشویش کا باعث بن رہی ہیں۔ یکساں سول کوڈ صرف مسلمانوں کا نہیں، بلکہ ملک کے تمام سماجی و تہذیبی گروہوں کا مسئلہ ہے۔ ہماری تکثیریت کو نظر انداز کر کے بنایا گیا کوئی بھی قانون ملک کی وحدت اور سالمیت پر اثر انداز ہوگا۔ مسلمانوں کی شریعت سے حساسیت اس کی ہمہ گیر حیثیت اور خدائی احکامات پر مبنی ہونے کی وجہ سے ہے، جن میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ مسلم پرسنل لا کو ختم کرنا جمہوریت اور آئینی ضمانتوں کے خلاف ہے، جو دستور ہند کی دفعات 25 تا 29 میں دی گئی ہیں۔ جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ نے سپریم کورٹ کی ہدایات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ریاستی حکومتوں کی جانب سے بلڈوزر کارروائیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔

ایک پوری کمیونٹی کو حاشیہ پر ڈالنے، ان کی شناخت مٹانے اور انہیں دوسرے درجے کا شہری بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وقف ایکٹ 2025 کو فوراً واپس لیا جائے۔ وقف اسلامی شریعت کا بنیادی حصہ اور ایک دینی عبادت ہے، اس میں ایسی کوئی ترمیم قابل قبول

سنبھل میں اب درگاہ جنیٹہ شریف نشانے پر

انتظامیہ بتا رہا ہے سرکاری زمین، مقامی لوگوں نے سی ایم یوگی سے شکایت درج کرائی

سنبھل: نیا وقف ترمیمی بل آنے کے بعد وقف املاک پر ہر روز ایک نیا تنازعہ سامنے آنے لگا ہے۔ گزشتہ چند مہینوں میں جامع مسجد کو لے کر سرخیوں میں رہے سنبھل میں ہی ایک اور تنازعہ کھڑا کر دیا گیا ہے۔ سنبھل کی مشہور درگاہ جنیٹہ شریف کو لے کر اب انتظامیہ نے بڑا دعویٰ کیا ہے۔ انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ درگاہ وقف اراضی پر نہیں بلکہ سرکاری زمین پر تعمیر کی گئی ہے۔ سنبھل ضلع کی تحصیل چندوسی کے جنیٹہ میں دادا معظمیہ شاہ کا ایک مشہور مزار ہے۔ لوگ دور دور سے اس درگاہ پر آتے ہیں۔ اسی گاؤں کے محمد جاوید نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے شکایت درج کرائی ہے۔ محمد جاوید کا الزام ہے کہ جنیٹہ میں دادا معظمیہ شاہ کا پرانا مقبرہ ہے۔ یہاں وقف زمین ہے۔ وقف اراضی پر ناجائز قبضہ کیا گیا ہے۔ وقف بورڈ کی اراضی پر 2019 سے کوئی متولی نہیں ہے، وقف بورڈ کی اراضی پر قابض لوگ عرس کے نام پر ہر سال دو سے ڈھائی کروڑ روپے وصول کرتے ہیں۔ تاہم حلف نامہ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ عرس سے کوئی آمدنی نہیں ہوتی۔ چندوسی تحصیلدار دھریندر پرتاپ سنگھ نے بتایا کہ درگاہ کے بارے میں شکایت موصول ہوئی ہے۔ درگاہ کی دیکھ بھال اور دعویٰ کرنے والوں سے بات چیت ہوئی ہے۔ انہیں وقف سے متعلق دستاویزات جمع کرنے کے لیے دفتر بلایا گیا ہے۔ فی الحال تفتیش کے بعد ہی پتہ چلے گا کہ یہ قبضہ کیسے اور کس بنیاد پر ہے۔ وقف جائیداد پر دعویٰ کی بنیاد کیا ہے؟ شکایت کنندہ کے مطابق، دادا معظمیہ شاہ کی درگاہ جو چندوسی میں بنیا کھیڑا ترقیاتی بلاک کے جنیٹا گاؤں پنچایت میں وقف اراضی پر کھڑی ہے، اس پر شاہد میاں نامی شخص کا ناجائز قبضہ ہے۔

مرشدآباد کے 8 علاقوں میں 800 بی ایس ایف کے جوان تعینات

کولکاتا: وقف ترمیمی ایکٹ 2025 کی مخالفت میں مرشدآباد میں جاری تشدد کو لے کر مغربی بنگال انتظامیہ چوکس ہے۔ کلکتہ ہائی کورٹ کی طرف سے مرکزی فورسز کی تعیناتی کے حکم کے بعد مرکز اور ریاست نے کارروائی شروع کر دی ہے۔ مرکزی داخلہ سکریٹری نے ہفتہ کی شام ریاست کے چیف سکریٹری منوج پنت اور ڈی جی راجیو کمار کے ساتھ ویڈیو کانفرنس میٹنگ کی۔ میٹنگ میں ریاستی ڈی جی پی نے کہا کہ دھولیان اور آس پاس کے علاقوں میں حالات اب بھی کشیدہ لیکن قابو میں ہیں۔ کڑی نگرانی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اب تک 150 سے زائد افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ صورتحال پر قابو پانے کے لیے بی ایس ایف کی مدد لی جا رہی ہے۔ مرشدآباد اور آس پاس کے علاقوں میں مرکزی فورسز کی کل 8 کمپنیاں یا تقریباً 800 جوان تعینات ہیں۔ میٹنگ کے بعد مرکزی داخلہ سکریٹری نے کہا کہ مرشدآباد میں تقریباً 300 بی ایس ایف جوان پہلے سے ہی تعینات ہیں۔ جو اوسطاً 3 کمپنیوں کے برابر سمجھی جاتی ہے۔ اس فورس کے ساتھ ریاستی حکومت کی درخواست پر مرکزی فورسز کی 5 اضافی کمپنیاں بھی تعینات کی گئی ہیں۔ یعنی اس وقت مرشدآباد اور ملحقہ علاقوں میں کل 8 کمپنیاں یا مرکزی فورسز کے تقریباً 800 جوان تعینات ہیں۔ اس صورتحال میں سنیچر کو ہائی کورٹ میں ایک مقدمہ بھی دائر کیا گیا۔ ریاست کے کئی اضلاع میں حالیہ بدامنی کے پیش نظر کلکتہ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ میں اپوزیشن لیڈر سبیندو ادھیکاری کی طرف سے دائر درخواست کی بنیاد پر سماعت ہوئی۔

تہوّر رانا نے مانگا قرآن، قلم اور کاغذ، این آئی اے نے پورے کیے مطالبات

نئی دہلی۔ (ایجنسی) 26/11 کو ہوئے ممبئی حملوں کے خاص ملزم تہوّر رانا اس وقت قومی جانچ ایجنسی (این آئی اے) کی تحویل میں ہے۔ این آئی اے نے رانا کو نئی دہلی واقع سی جی او کمپلیکس دفتر میں تحفظ کے سخت انتظامات کے ساتھ رکھا ہے۔ ’پی ٹی آئی‘ کے مطابق تہوّر رانا کے آس پاس کثیر تعداد میں سیکورٹی اہلکار تعینات ہیں جو 24 گھنٹے اس پر گہری نگاہ رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس درمیان ایک خبر سامنے آئی ہے کہ تہوّر رانا نے این آئی اے کی تحویل میں 3 چیزوں کا مطالبہ کیا ہے۔

ہلدوانی میں غیر قانونی مدارس کے خلاف بڑی مہم، 13 مدارس سیل

نینی تال۔ (یو این آئی) اتراکھنڈ کے ہلدوانی میں غیر قانونی طور پر چل رہے مدرسوں کے خلاف اتوار کو ایک بڑی مہم چلائی گئی۔ اس کے تحت 13 مدارس کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے انہیں سیل کر دیا گیا۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وویک کمار رائے کے مطابق تحقیقات سے پتہ چلا کہ ہلدوانی میں مجموعی طور پر 18 مدرسے غیر قانونی طور پر چلائے جا رہے ہیں۔ آج ان مدارس کے خلاف مہم چلائی گئی۔ جن میں سے 13 مدارس کو موقع پر ہی سیل کر دیا گیا ہے۔ سیل کیے گئے مدارس کے پاس رجسٹریشن کے کاغذات نہیں تھے۔ انہوں نے کہا کہ ایک مدرسہ بند پایا گیا۔ اس سے انڈر ٹیکنگ لیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ مہم پیر کو بھی جاری رہے گی۔ اس دوران سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (سٹی) پرکاش چندر، سٹی مجسٹریٹ اے پی باجپئی، میونسپل کمشنر ریچا سنگھ، سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پریتوش ورما، ریکھا کوہلی، پولیس سرکل آفیسر نتن لوہانی، دیپ شیکھا اگروال، تحصیلدار منیشا لشٹ، کلدیپ پانڈے، سوشل ویلفیئر افسر وشوناتھ سمیت مختلف پولیس اسٹیشن انچارج اور ضلع پولیس کے بھاری فورس موجود تھی۔

دہلی-یوپی سمیت کئی ریاستوں میں آندھی-بارش سے عام زندگی متاثر

اڑانوں پر بھی اثر، الرٹ جاری

نئی دہلی۔ ملک کی کئی ریاستوں میں موسم کا مزاج بگڑ چکا ہے۔ گزشتہ دو دن سے دہلی-این سی آر سے لے کر یوپی، ہریانہ، پنجاب، راجستھان اور مدھیہ پردیش جیسی ریاستوں میں تیز آندھی اور بارش نے عام زندگی مفلوج کر دی ہے۔ حالانکہ لوگوں کو گرمی سے راحت تو ملی ہے لیکن کسانوں کی فصلوں کو کافی نقصان ہوا ہے۔ محکمہ موسمیات نے اگلے 48 گھنٹوں میں حالات مزید بگڑنے کے لیے انتباہ کیا ہے۔ آئی ایم ڈی کے مطابق اگلے کچھ دنوں تک دہلی-این سی آر سمیت یوپی، پنجاب، ہریانہ وغیرہ ریاستوں میں بارش اور تیز ہوائیں چلنے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ محکمہ موسمیات نے حالیہ اطلاع میں بتایا کہ اتراکھنڈ، مدھیہ پردیش اور اتر پردیش میں 12 اپریل کو اور جھارکھنڈ میں 15 اپریل کو چھٹ پٹ ژالہ باری کا امکان ہے۔ گزشتہ 24 گھنٹے کی بات کی جائے تو اس دوران موسم میں کافی تبدیلی دیکھنے کو ملی۔ جمعہ کو شام میں دہلی-این سی آر سمیت قریبی ریاستوں میں آندھی-طوفان اور ہلکی بارش ہوئی۔ جس سے درجہ حرارت میں کافی کمی آئی ہے۔ اس دوران ہریانہ، اتر پردیش، جھارکھنڈ، مغربی بنگال، راجستھان، مدھیہ پردیش میں الگ الگ مقامات پر طوفانی ہواؤں کے ساتھ گرج کے ساتھ بارش ہوئی۔ یہ سلسلہ آئندہ کچھ دنوں تک جاری رہنے کا امکان ہے۔ وہیں خراب موسم اور رنوے بند ہونے کی وجہ سے اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈہ پر لگاتار دوسرے دن ہفتہ کو 400 سے زیادہ پروازوں میں تاخیر ہوئی۔ جس کی وجہ سے مسافروں کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ دہلی انٹرنیشنل ایئرپورٹ لمیٹیڈ (ڈائل) نے بھی اس کو لے کر معلومات فراہم کی ہے۔ گھریلو و بین الاقوامی پروازوں کی بات کی جائے تو 234 پروازوں کی روانگی میں تاخیر ہوئی اور 175 پروازوں کی آمد میں دیری ہوئی۔ زیادہ تر پروازوں کی اوسطاً روانگی 40 منٹ سے زیادہ رہی۔ ’ڈائل‘ نے بتایا کہ ہوائی اڈے پر اڑانوں کی آمد و رفت میں بہتری آ رہی ہے۔ دوسری طرف محکمہ موسمیات نے کچھ ریاستوں میں لُو کو لے کر بھی وارننگ جاری کی ہے۔ محکمہ کی تازہ رپورٹ کے مطابق 14 اور 15 اپریل کو مغربی راجستھان میں الگ الگ مقامات پر لُو چلنے کا امکان ہے۔

آکاش آنند نے کیا غلطیوں کا اعتراف، مایاوتی سے معافی مانگی

جانشین مقرر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا: بی ایس پی سپریمو، سسر اشوک سدھارتھ کے لیے دروازے بند

فائل فوٹو

لکھنؤ۔ بسپا (بہوجن سماج پارٹی) سے نکالے گئے آکاش آنند نے پارٹی سربراہ مایاوتی سے معافی مانگی، اور صرف چند گھنٹوں بعد مایاوتی نے بڑے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں معاف کر دیا۔ اس بات کی تصدیق خود بی ایس پی سربراہ نے اپنے ٹوئٹر (ایکس) ہینڈل سے کی ہے۔ مایاوتی نے اپنے ٹوئٹ میں لکھا: آکاش آنند نے آج ایکس پر اپنے چار عوامی پیغامات میں اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے، سینئر افراد کا مکمل احترام کرنے، اور اپنے سسر کی باتوں میں نہ آنے کے ساتھ بی ایس پی پارٹی اور تحریک کے لیے اپنی زندگی وقف کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، انہیں ایک اور موقع دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مایاوتی نے مزید کہا: میں اس وقت صحت مند ہوں، اور جب تک مکمل طور پر صحت مند رہوں گی، مانیے ور شری کانشی رام جی کی طرح پارٹی اور تحریک کے لیے اپنی جان و دل سے کام کرتی رہوں گی۔ ایسے میں میرے جانشین مقرر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں اپنے فیصلے پر قائم ہوں اور رہوں گی۔ مایاوتی نے یہ بھی بتایا کہ آکاش کو پارٹی سے نکالے جانے کے بعد وہ مسلسل اپنی غلطیوں پر معافی مانگتے اور یہ یقین دلاتے رہے کہ آئندہ ایسی کوئی غلطی نہیں کریں گے۔ آج انہوں نے عوامی طور پر نہ صرف اپنی غلطیوں کا اعتراف کیا، بلکہ اپنے سسر کی باتوں پر عمل نہ کرنے کا بھی عزم ظاہر کیا۔ تاہم مایاوتی نے واضح کیا کہ آکاش کے سسر اشوک سدھارتھ کی غلطیاں ناقابلِ معافی ہیں۔ انہوں نے گروہ بندی جیسی سخت پارٹی مخالف سرگرمیوں کے ساتھ آکاش کے سیاسی کریئر کو بھی نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اس لیے انہیں معاف کرنے اور پارٹی میں واپس لینے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ آکاش آنند نے پارٹی سربراہ اور اپنی پھوپھی مایاوتی سے معافی مانگتے ہوئے دوبارہ پارٹی کے لیے کام کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی، اور کہا تھا کہ وہ اب اپنے رشتہ داروں کی باتوں میں نہیں آئیں گے۔

بنگلہ دیش کی تاریخ کی سب سے بڑی فلسطین حامی ریلی

اسرائیلی جارحیت کے خلاف 10 لاکھ لوگ شاہراہوں پر، اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ کا عہد

ڈھاکہ، بنگلہ دیش: (ایجنسی) غزہ کی پٹی میں اسرائیل کے اقدامات کی مذمت کے لیے ہفتے کے روز بنگلہ دیش کے دارالحکومت میں لاکھوں مظاہرین نے ریلی نکالی۔ مظاہرین ڈھاکہ یونیورسٹی کے علاقے سہروردی پارک میں جمع ہوئے۔ انہوں نے سینکڑوں فلسطینی پرچم اٹھا رکھے تھے اور ’آزاد فلسطین‘، ’اسرائیلی جارحیت بند کرو‘ اور ’اسرائیلی مصنوعات کا بائیکاٹ کرو‘ کے نعرے لگائے۔ ان میں سے بہت سے لوگوں نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ، اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نتن یاہو اور بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی کی تصاویر ہاتھوں میں پکڑ رکھے تھے اور ان رہنماؤں پر اسرائیل کی پشت پناہی کا الزام لگایا۔ ریلی کے دوران علامتی تابوت اور شہری ہلاکتوں کی نمائندگی کرنے والے مجسموں کو ہاتھوں میں پکڑ کر اسرائیلی اقدامات کی مذمت کی گئی۔ سابق وزیر اعظم خالدہ ضیا کی سربراہی میں بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی اور اسلام پسند گروپوں اور جماعتوں نے ریلی کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا۔ بنگلہ دیش کی تاریخ میں غزہ کی حمایت اور اسرائیل کی مخالفت میں نکالی جانے والی یہ اب تک کی سب سے بڑی ریلی تھی۔ اس ریلی کو غزہ یکجہتی ریلی کا نام دیا گیا۔ اس موقع پر لاکھوں احتجاجیوں نے اسرائیل سے منسلک مصنوعات اور اداروں کے بائیکاٹ کا عوامی حلف اٹھایا۔ تقریب میں موجود سیاسی لیڈروں نے غزہ پر اسرائیل کے مہلک حملوں کو ختم کرنے کے لیے بین الاقوامی احتساب اور فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔ واضح رہے اسرائیلی جارحیت میں 50,900 سے زائد فلسطینی جاں بحق ہوئے ہیں جبکہ 116,000 زخمی ہو چکے ہیں۔ اسرائیلی حملوں میں 20 لاکھ سے زائد فلسطینیوں کو بھوک کا سامنا ہے۔ اسرائیلی افواج نے خطے کے بیشتر بنیادی ڈھانچے اور عمارات کو تباہ کر دیا ہے جبکہ انسانی امداد کی ترسیل کو روک دیا ہے۔

کرناٹک میں او بی سی ریزرویشن 32 فیصد سے بڑھا کر 51 فیصد کرنے کی سفارش

مردم شماری کمیشن کی رپورٹ پیش، شیوکمار کا سروے رپورٹ پر جلد بازی میں فیصلہ کرنے سے انکار

بنگلور (ایجنسی) کرناٹک میں ذات پر مبنی مردم شماری کمیشن نے ریاست میں دیگر پسماندہ طبقہ (او بی سی) کے لیے ریزرویشن کو 32 فیصد سے بڑھا کر 51 فیصد کرنے کی سفارش کی ہے۔ اگر یہ سفارش نافذ ہو جاتی ہے تو ریاست میں کل ریزرویشن کا اعداد و شمار 85 فیصد تک پہنچ جائے گا۔ اس میں 10 فیصد اقتصادی طور پر کمزور طبقہ (ای ڈبلیو ایس) اور 24 فیصد درج فہرست ذات/ درج فہرست قبائل (ایس سی/ ایس ٹی) کے لیے پہلے سے محفوظ ہیں۔ کمیشن کی تجویز حال ہی میں کرائے گئے سماجی-اقتصادی اور تعلیمی جائزہ (ذات پر مبنی مردم شماری) کے نتائج پر مبنی ہے، جس میں ریاست میں پسماندہ طبقوں کی آبادی تقریباً 70 فیصد ہونے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ اس ڈاٹا کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ میں منطق دی گئی ہے کہ سرکاری فائدہ اور مواقع کے یکساں تقسیم کے لیے آبادی کے تناسب میں ریزرویشن بڑھانا ضروری ہے۔

ڈوڈابلاپور۔ (یو این آئی) کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے ریاستی حکومت کی طرف سے حال ہی میں پیش کی گئی سماجی، اقتصادی اور تعلیمی سروے رپورٹ پر جلد بازی میں کوئی فیصلہ کرنے سے انکار کیا ہے۔ مسٹر شیوکمار نے یہاں نامہ نگاروں سے کہا، ”وزیر اعلیٰ سدارامیا پہلے ہی اس معاملے پر بات کر چکے ہیں۔ میں کل بیلگاوی اور منگلور میں تھا اور ابھی تک رپورٹ نہیں دیکھی ہے۔ اس پر کابینہ میں بحث کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے یہ بھی اشارہ دیا ہے کہ اس پر اسمبلی میں بحث کی جائے گی۔ جلد بازی میں کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔

بتادیں کہ کمیشن نے اپنی سفارش میں کہا ہے کہ پسماندہ طبقوں کی آبادی میں 69.6 فیصد کا اضافہ ہوا ہے لیکن حال میں کمیشن نے پایا کہ کرناٹک میں او بی سی کی آدھی آبادی کو بھی ریزرویشن نہیں ملا ہے۔ اگر پسماندہ طبقوں کو آبادی کی بنیاد پر ریزرویشن نہیں دیا جاتا ہے تو سرکاری سہولیات یکساں طور سے تقسیم نہیں ہوں گی۔ ذرائع کے مطابق جائزہ رپورٹ کے مطابق 1 اے زمرے میں پسماندہ طبقوں کی آبادی 1، 34,96,638، 2-بی 73,92,313، 2 - اے 77,78,209، بی - 3، 75,25,880 اے - 72,99,577 اور 3 بی زمرے میں پسماندہ طبقوں کی آبادی 1,54,37,113 ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ اس طرح سے دیگر پسماندہ ذاتوں کی کل آبادی 4,16,30,153 ہے۔ رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے ذرائع نے دعویٰ کیا کہ درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کی آبادی بالترتیب 1,09,29347 اور 42,81,289 ہے۔ معلوم ہو کہ جائزہ کی شروعات 2015 میں ایچ کنتھ راج کے ذریعہ کی گئی تھی اور بعد میں کرناٹک ریاستی پسماندہ طبقہ کمیشن کے چیئرمین کے جے پرکاش ہیگڑے نے اسے پورا کیا اور فروری 2024 میں وزیر اعلیٰ سدھارمیا کو رپورٹ سونپی۔ کمیشن نے سفارش کی ہے کہ ریاستی حکومت نوکری اور تعلیم میں افقی ریزرویشن (Horizontal Reservation) کو بھی نافذ کرے۔ اس پالیسی کے تحت خواتین، معذور اور دیگر خاص طبقوں کو ہر محفوظ زمرہ کے اندر الگ کوٹہ ملتا ہے۔ مثال کے طور پر او بی سی طبقہ میں خواتین یا معذوروں کے لیے الگ سے ریزرویشن یقینی کیا جائے گا۔

آندھرا پردیش میں پٹاخہ فیکٹری میں دھماکہ، 8 افراد ہلاک

اناکاپلی: آندھرا پردیش کے اناکاپلی ضلع میں اتوار کو پٹاخہ بنانے والی یونٹ میں آگ لگنے سے دو خواتین سمیت آٹھ افراد ہلاک اور سات دیگر زخمی ہو گئے۔ ذرائع نے بتایا کہ چھ افراد موقع پر ہی دم توڑ گئے جب کہ دو دیگر جو شدید زخمی تھے ہسپتال میں دم توڑ گئے۔ پٹاخے کا مینوفیکچرنگ پلانٹ ضلع کے کوتاوتلا منڈل کے کیلاسا شہر میں واقع ہے۔ زیادہ تر مرنے والوں اور زخمیوں کا تعلق مشترکہ مشرقی گوداوری ضلع کے سمرلاکوٹا سے ہے۔ مقامی معلومات کے مطابق، فیکٹری، جو کہ راکٹ پٹاخے بنانے کے لیے مشہور ہے، نے شادیوں کے سیزن کی وجہ سے آرڈر کے بھاری رش کو دیکھتے ہوئے بڑی تعداد میں مزدوروں یونٹ میں کام کر رہے تھے۔ دھماکے سے مینوفیکچرنگ پلانٹ کی دیواریں گر گئیں۔ حادثے میں زخمی ہونے والوں کو علاج کے لیے نرسی پٹنم اسپتال لے جایا گیا۔ پولیس اور دیگر حکام موقع پر پہنچ گئے اور امدادی کارروائیاں شروع کر دیں۔ چیف منسٹر این چندرابابو نائیڈو نے اس واقعہ پر صدمے کا اظہار کیا۔ وزیر داخلہ وی انیتھا نے کہا کہ آگ لگنے کے حادثے میں دو خواتین سمیت آٹھ افراد کی موت ہو گئی اور کئی دیگر زخمی ہو گئے۔

اسرائیلی بمباری سے غزہ کا ہسپتال تباہ، مریض جاں بحق، گاڑی پر حملے میں 7 فلسطینی شہید

اسرائیلی بمباری نے غزہ شہر کے الاہلی عرب ہسپتال کو مکمل تباہ کردیا، جب کہ ایک مریض بچہ انخلا کے بعد سردی کی وجہ سے دم توڑ گیا۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کے مطابق یہ حملہ اسرائیلی فوج کی جانب سے وسطی نصیرات پناہ گزین کیمپ اور جنوبی خان یونس کے رہائشیوں کے لیے نقل مکانی کے نئے احکام جاری کیے جانے کے بعد کیا گیا ہے۔ حماس کا ایک وفد مصری ثالثوں کی میزبانی میں جنگ بندی مذاکرات کے لیے قاہرہ میں موجود ہے۔ غزہ کی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ غزہ پر اسرائیل کی جنگ میں کم از کم 50 ہزار 912 فلسطینیوں کی شہادت اور ایک لاکھ 15 ہزار 981 کے زخمی ہونے کی تصدیق ہوئی ہے۔ سرکاری میڈیا آفس نے شہادتوں کی تعداد 61 ہزار 700 سے زائد بتائی ہے اور کہا ہے کہ ملبے تلے دبے ہزاروں افراد کو مردہ تصور کیا جارہا ہے۔ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کی زیر قیادت حملوں کے دوران اسرائیل میں کم از کم ایک ہزار 139 افراد ہلاک ہوئے تھے اور 200 سے زائد کو یرغمال بنالیا گیا تھا
الجزیرہ عربی کی جانب سے خبر دی گئی ہے کہ دیر البلاح شہر کے مغرب میں ایک گاڑی پر اسرائیلی حملے میں 7 فلسطینی شہید ہوگئے ہیں۔ اسرائیلی فورسز کی جانب سے ایک گاڑی کو نشانہ بنانے کی اطلاعات ملی ہیں، اس حملے میں 7 فلسطینی شہید ہوئے ہیں، مزید تفصیلات ملتے ہی عوام تک پہنچائی جائیں گی۔

الجزیرہ کے نمائندے الاہلی ہسپتال کے اندر ایک مختصر دورے کے لئے گئے، اور انہوں نے جو دیکھا وہ حیران کن تھا۔ ہسپتال مکمل طور پر خدمات کی فراہمی سے قاصر ہے، اب اس میں کسی بھی ضروری طبی دیکھ بھال فراہم کرنے کی صلاحیت صفر ہے۔ اس کی وجہ سے غزہ کی پٹی کے شمالی حصے میں ایسے مریض جو مناسب متبادل کے بغیر ہسپتال کے اندر طبی دیکھ بھال کے خواہاں تھے، اب علاج سے محروم ہوگئے ہیں۔ ایک یا دو اسپتالوں کی بات نہیں، 36 ہسپتالوں کی ایک فہرست ہے، جن میں نجی ملکیت کی صحت کی سہولتیں بھی شامل ہیں، جنہیں تباہ کر دیا گیا ہے اور صحت کی خدمات صفر ہوگئی ہیں۔ غزہ شہر سمیت غزہ کے پورے شمالی حصے میں صحت کی دیکھ بھال کا کوئی مناسب نظام نہیں ہے۔ انڈونیشیا کے ہسپتال اور کمال ادوان ہسپتال میں طبی دیکھ بھال فراہم کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ غزہ میں اب لاکھوں لوگ ہیں جو طبی دیکھ بھال کے مناسب متبادل کے بغیر رہ گئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بین الاقوامی تنظیموں اور طبی مشنز کی طرف سے قائم کردہ میڈیکل پوائنٹس سمیت جو کچھ بھی باقی رہے گا، وہ بڑی تعداد میں شہدا کی میتوں اور زخمیوں سے بھر جائے گا، جو الاہلی اسپتال سے منتقل کیے گئے ہیں۔ فلسطینی اسلامی جہاد (پی آئی جے) کا کہنا ہے کہ اسرائیل الاہلی حملوں سے 'جرائم میں اضافہ' کر رہا ہے، جو قابل مذمت ہے۔ فلسطینی اسلامی جہاد کا کہنا ہے کہ اسرائیلی فوج نے سب سے پہلے الاہلی ہسپتال میں پناہ لینے والے مریضوں اور شہریوں کو رات کے اندھیرے میں بمباری کرنے سے پہلے وارننگ بھیج کر خوف و ہراس پھیلایا۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ یہ گھناؤنی جارحیت غزہ میں بے گھر ہونے والوں کے ہسپتالوں، اسکولوں، پناہ گاہوں اور خیموں کو نشانہ بنانے کے منظم سلسلے کا حصہ ہے، جو قتل عام کی ایک منظم جنگ کے تناظر میں ہے، جو تمام انسانی اور اخلاقی معیارات کی خلاف ورزی ہے۔ پی آئی جے نے امریکا کو اس کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہا کہ غزہ پر بین الاقوامی خاموشی اسے قانون اور انسانیت کا قبرستان بننے پر مجبور کر رہی ہے۔ فلسطینی اسلامی جہاد کے مسلح ونگ قدس بریگیڈ نے کہا ہے کہ اس کی افواج نے 2 صیہونی کواڈ کاپٹر ڈرون قبضے میں لے لیے ہیں۔ ایک مختصر بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ ڈرون وسطی غزہ میں جاسوسی کے مشن پر تھے، قدس بریگیڈ حماس کے فوجی ونگ کے بعد انکلیو میں دوسرا سب سے بڑا فلسطینی مسلح گروپ ہے۔ اسرائیلی فوج نے نصیرات میں فلسطینیوں کے لیے جبری انخلا کے نئے احکام جاری کیے ہیں، جو وسطی غزہ کا سب سے بڑا پناہ گزین کیمپ ہے۔ فلسطینیوں سے کہا گیا کہ وہ فوری طور پر جنوب کی طرف چلے جائیں، یہ ایک ایسا علاقہ ہے جو بڑے پیمانے پر تباہ ہو چکا ہے، اور نام نہاد سیف زون ہوئے کے باوجود اکثر نشانہ بنایا جاتا ہے۔ جنوب میں فلسطینیوں کے جانے کے لیے کوئی جگہ باقی نہیں بچی، اسرائیلی فوج نے ہفتے کے روز موراگ کوریڈور پر قبضہ کرلیا، اور رفح کو پٹی کے باقی حصوں سے کاٹ دیا ہے۔ اور جو لوگ نصیرات چھوڑ رہے ہیں وہ بھی شمال کی طرف نہیں جا سکتے، کیوں کہ اسرائیلی فوج نیزرم کوریڈور کو بھی کنٹرول کر رہی ہے، جس نے غزہ شہر سمیت شمالی غزہ کا باقی حصوں سے رابطہ منقطع کردیا ہے۔

روس کا یوکرینی شہر سومی پر فضائی حملہ
32 افراد ہلاک، 80 سے زائد زخمی

یوکرین کے شمالی شہر سومی پر روس کی جانب سے 2 بیلسٹک میزائل داغے گئے ہیں جس کے نتیجے میں 32 افراد ہلاک اور 80 سے زائد زخمی ہوگئے ہیں۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کے مطابق یوکرینی حکام کی جانب سے دعویٰ کیا گیا ہے کہ شمالی شہر سومی کی سڑکوں پر 2 روسی میزائل آگرے جس سے بس اور گاڑیوں میں سوار کئی شہری نشانہ بنے اور ان حملوں کے نتیجے میں کئی گھر اور تعلیمی ادارے منہدم ہوگئے۔ یوکرینی صدر ولادی میر زیلنسکی نے روسی حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے دہشت گردانہ اقدام قرار دے دیا۔ انہوں نے عالمی برادری سے روس کے خلاف سخت اقدامات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ رواں سال یوکرین پر ہونے والے سب سے مہلک حملہ ہے۔ یوکرین کے صدر نے سوشل میڈیا پر حملے کی ایک ویڈیو بھی شیئر کی جس میں ایک تباہ شدہ بس اور جلی ہوئی گاڑیاں دکھائی دے رہیں۔ پوسٹ کے کیپشن میں انہوں نے لکھا صرف بدمعاش لوگ ہی ایسا کرسکتے ہیں، جو عام لوگوں کی جانیں لے رہے ہیں جب کہ یہ حملہ پام سنڈے (ایک مذہبی تہوار) کو کیا گیا جس دن سب لوگ چرچ جارہے ہوتے ہیں۔ صدر زیلنسکی نے امریکا اور یورپ سے مطالبہ کیا کہ وہ روس کے خلاف سخت اقدامات کریں کیوں کہ روس جان بوجھ کر اسی قسم کی دہشت پھیلا رہا ہے اور وہ جنگ کو طول دے رہا ہے جب کہ روس پر دباؤ کے بغیر امن ممکن نہیں ہے۔ دوسری جانب، یوکرین کے وزیر داخلہ کا کہنا تھا کہ ایک مذہبی تہوار کے موقع پر جان بوجھ کر یہ تباہی کی گئی، حملے کے وقت بڑی تعداد میں لوگ اپنی گاڑیوں میں، عوامی ٹرانسپورٹ اور قریبی رہائشی عمارتوں میں موجود تھے۔ ولادی میر زیلنسکی کے چیف آف اسٹاف آندری یرماک نے کہا کہ ان میزائلوں میں کلسٹر گولہ بارود استعمال کیا گیا تھا جو روس کی جانب سے اس لیے استعمال کیا جارہا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ عام شہریوں کو قتل کیا جاسکے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے یوکرین کے لیے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف نے جمعہ کو سینٹ پیٹرزبرگ میں روسی صدر ولادی میر پیوٹن سے یوکرین میں امن معاہدے کے سلسلے میں بات چیت کی تھی۔

پاکستان نے ایک بار پھر افغانستان پر دہشت گردوں کو پناہ دینے کا الزام لگایا ہے

اسلام آباد، 13 اپریل (یو این آئی) وزیر اعظم شہباز شریف نے افغانستان سے دہشتگردوں کو لگام دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ کالعدم تنظیمیں اور دہشت گرد افغانستان سے آپریٹ کررہے ہیں۔ ڈان نیوز کے مطابق وزیر اعظم شہباز شریف نے لندن میں مسلم لیگ (ن) کے صدر اور سابق وزیر اعظم نواز شریف سے ملاقات کے بعد میڈیا سے گفتگو میں واضح کیا کہ کالعدم تنظیمیں اور دہشت گرد افغانستان سے آپریٹ کررہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ افغانستان اور پاکستان کو اللہ نے ہمسایہ بنایا، اب فیصلہ کرنا ہے کہ اچھے ہمسایوں کی طرح رہنا ہے یا خدانخواستہ تنازعات کے ساتھ رہنا ہے۔ شہباز شریف نے کہا کہ افغان حکومت کو کئی بار پیغام دیا گیا ہے کہ دوحہ معاہدے میں یہ طے ہوا تھا کہ وہ افغانستان کی سرزمین دہشت گردوں کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ لیکن بدقسمتی سے وہاں سے متعدد دہشت گردی تنظیمیں آپریٹ کرتی ہیں اور پاکستان کے بے گناہ لوگوں کو انہوں نے شہید کیا ہے جب کہ پاکستان کے عوام، افواج پاکستان، پولیس اور قانون نافذ کرنے والے ادارے جو قربانیاں دے رہے ہیں وہ رائیگاں نہیں جائیں گے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ افغانستان کو مخلصانہ مشورہ ہے کہ وہ دہشت گردوں کو لگام ڈالیں اور اپنی سرزمین دہشت گردی کے استعمال کرنے کی اجازت نہ دیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ نواز شریف سے تمام امور میں رہنمائی لی جاتی ہے، نواز شریف کی زیر قیادت ملک کی خدمت کررہے ہیں۔ شہباز شریف نے اپنے حالیہ دورے سے متعلق کہا کہ بیلاروس کا دورہ کامیاب رہا، ڈیڑھ لاکھ پاکستانیوں کو بیلاروس بھجوانے پر اتفاق ہوا، ان پاکستانیوں کو بیلاروس میں روزگار ملے گا جب کہ دورہ بیلاروس میں مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے پر بات ہوئی۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان میں معدنیات کے بے پناہ ذخائر ہیں، معدنیات کے حوالے سے مشینری بیلاروس میں بنتی ہے، زرعی مشینری کے لیے بیلاروس کی کمپنیوں سے جوائنٹ وینچر کریں گے۔

گرمیوں کے حج سے چھٹی! سعودی اعلان نے حجاج کو خوش کردیا

ریاض: سعودی عرب کے نیشنل میٹرولوجیکل سینٹر نے اعلان کیا ہے کہ 2025 کا حج آخری بار شدید گرمیوں میں ہوگا، کیونکہ اسلامی قمری کیلنڈر کی وجہ سے آئندہ 16 سال تک حج کا وقت ٹھنڈے موسم میں آجائے گا۔ تفصیلات کے مطابق 2026 سے حج کا انعقاد بہار کے موسم میں ہوگا، اور پھر 2034 سے 2041 تک یہ سردیوں میں آئے گا۔ قمری کیلنڈر ہر سال تقریباً 10 دن پیچھے جاتا ہے، جس کے باعث حج گرمی سے بہار اور سردی کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔ 2042 میں حج دوبارہ گرمی کے موسم میں واپس آئے گا۔ یہ تبدیلی دنیا بھر سے آنے والے لاکھوں مسلمانوں کے لیے خوش خبری ہے، جو گزشتہ کئی سالوں سے مکہ کی شدید گرمی میں حج ادا کر رہے تھے۔ 2024 کے حج کے دوران درجہ حرارت 46 سے 51 ڈگری سیلسیس تک پہنچ گیا تھا، جس کے نتیجے میں ایک دن میں 2,700 سے زائد حجاج گرمی سے متاثر ہوئے اور کئی اموات بھی ہوئیں۔ سعودی حکام نے موسم کی شدت کو مدنظر رکھتے ہوئے حجاج کی سہولت کے لیے مختلف اقدامات کیے ہیں جن میں سایہ دار راستے، اضافی پانی کی تقسیم، موبائل کولنگ یونٹس، اور گرمی سے بچاؤ سے متعلق آگاہی مہمات شامل ہیں۔ 2024 میں سعودی حکومت نے 33 نئے موسمیاتی اسٹیشنز بھی نصب کیے اور جدید موبائل ریڈار سسٹمز کا استعمال بڑھایا تاکہ حج کے راستوں پر موسم کی فوری نگرانی کی جاسکے۔ 2025 میں متوقع 18 لاکھ سے زائد حجاج کے لیے تیاریاں جاری ہیں، جو کہ آخری بار گرمیوں میں حج کریں گے۔ اس کے بعد حجاج کو موسم کی شدت سے کچھ دیر کے لیے نجات مل جائے گی۔

امریکہ کے ساتھ مذاکرات 19 اپریل کو: ایران

تہران/مسقط، 13 اپریل (یو این آئی) ایران کی وزارت خارجہ کے مطابق، عمانی دارالحکومت مسقط میں ہفتہ کے روز دونوں فریقوں کے درمیان "بالواسطہ" بات چیت "تعمیری" ماحول میں ہونے کے بعد ایران اور امریکہ کے درمیان مذاکرات کا دوسرا دور 19 اپریل کو ہوگا۔ وزارت نے اس سلسلے میں جاری بیان میں کہا کہ ایرانی وزیر خارجہ سید عباس عراقچی اور مشرق وسطیٰ کے لیے امریکہ کے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف کے درمیان ڈھائی گھنٹے تک جاری رہنے والی بات چیت میں تہران کے جوہری مسئلے اور پابندیوں سے چھٹکارے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ بیان کے مطابق دونوں فریقین نے اگلے ہفتے بات چیت جاری رکھنے پر اتفاق کیا۔ دریں اثناء مذاکرات کے مقام سے نکلتے ہوئے دونوں ممالک کے وفود کے سربراہان نے عمانی وزیر خارجہ کی موجودگی میں چند منٹ تک بات چیت کی، جس میں مثبت اشارے دیے۔

بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر بدھ مت تقریب میں شریک

ڈھاکہ، 13 اپریل (یو این آئی) بنگلہ دیش میں عبوری حکومت کے تحت اسلامی انتہاپسندی میں اضافے کے الزامات کے درمیان چیف ایڈوائزر محمد یونس نے اتوار کے روز ڈھاکہ میں بین الاقوامی بدھ مت مٹھ میں منعقدہ ایک تقریب میں شرکت کی اور ملک کے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ کل بیساکھ آنسو کو اپنی روایتی رسومات وطریقوں کے مطابق منائیں۔ چیف ایڈوائزر یونس نے بنگلہ دیش بدھ مہاسنگھ کی جانب سے منعقدہ اس تقریب میں مہمانِ خصوصی کے طور پر شرکت کی اور ڈھاکہ میں بین الاقوامی بدھ مٹھ میں "سمپریتی بھون" کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر مذہبی امور کے مشیر ڈاکٹر اے ایف ایم خالد حسین اور چٹاگانگ ہل ٹریکٹس امور کے مشیر سپر دیپ چکما سمیت دیگر شخصیات بھی موجود تھیں۔ بعدازاں، چیف ایڈوائزر یونس نے مرکزی عبادت گاہ اور مٹھ کا دورہ بھی کیا۔ اپنے ایک پیغام میں، جناب یونس نے تمام شہریوں سے اپیل کی کہ وہ ملک کی تنوع اور یکجہتی کی روح کو فروغ دیتے ہوئے، یوہیلا بیساکھ کا تہوار اپنی مذہبی وثقافتی روایات اور عقائد کے مطابق منائیں۔

جماعت اسلامی پاکستان کے سابق نائب امیر پروفیسر خورشید کا انتقال

اسلام آباد، 13 اپریل (یو این آئی) جماعت اسلامی پاکستان کے سابق نائب امیر پروفیسر خورشید احمد 93 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ڈان نیوز کے مطابق ترجمان جماعت اسلامی نے بتایا کہ پروفیسر خورشید احمد کا انتقال برطانیہ کے شہر لیسٹر میں ہوا۔ مرحوم پروفیسر خورشید احمد جماعت اسلامی کے سابق نائب امیر، سینیٹر اور رکن قومی اسمبلی بھی رہے جب کہ وہ معاشی امور کے ماہر اور کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ جماعت اسلامی کے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر امیر جماعت اسلامی پاکستان حافظ نعیم الرحمٰن، سابق امیر سراج الحق، سینیٹر مشتاق احمد سمیت دیگر رہنماؤں نے پروفیسر خورشید احمد کے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا۔

سڈنی میں فائرنگ سے ایک لڑکا ہلاک

سڈنی، 13 اپریل (یو این آئی) آسٹریلیا میں سڈنی کے جنوب مغرب میں اچانک گولی چلنے سے ایک نو سالہ لڑکا ہلاک ہوگیا۔ نیو ساؤتھ ویلز کی ریاستی پولیس نے کہا کہ اتوار کو مقامی وقت کے مطابق صبح 11 بج کر 20 منٹ پر سڈنی سے 170 کلومیٹر جنوب مغرب اور کینبرا سے 80 کلومیٹر شمال مشرق میں گول برن قصبے کے قریب فائرنگ کی اطلاع پر ہنگامی خدمات کو بلایا گیا۔ این ایس ڈبلیو پولیس کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ افسران جائے وقوعہ پر پہنچے اور انہیں بتایا گیا کہ لڑکا اچانک گولی لگنے سے زخمی ہوا ہے۔ ایمبولینس کے پیرامیڈیکس کے ذریعہ اس کی گردن میں شدید چوٹوں کا علاج کیا گیا لیکن وہ موقع پر ہی دم توڑ گیا۔ این ایس ڈبلیو پولیس نے کہا کہ واقعہ کی تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔

عبوری حکومت پانچ سال تک اقتدار میں نہیں رہ سکتی: سینئر بی این پی رہنما

ڈھاکہ، 13 اپریل (یو این آئی) بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کی سینئر رہنما سلیمی رحمان نے عبوری حکومت پر دسمبر میں قومی انتخابات کرانے کے اپنے وعدے کو پورا کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ عبوری حکومت کو پانچ سال تک اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ بی این پی کی قائمہ کمیٹی کے رہنما نے ڈھاکہ میں بنگلہ دیش ڈپلومہ میڈیکل ایسوسی ایشن کی سینٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے خصوصی کونسل اجلاس میں کہا کہ "ہم منصفانہ انتخابات چاہتے ہیں۔" امور داخلہ کے مشیر نے کہا ہے کہ ملک یہ چاہتا ہے کہ یہ حکومت پانچ سال تک اقتدار میں رہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ عوام اصل میں کیا چاہتے ہیں۔ ڈیلی اسٹار کے رپورٹ کے مطابق انہوں نے کہا کہ "یہ ایک عبوری حکومت ہے اور اس کا مقصد طویل مدتی ذمہ داریاں لینا نہیں ہے۔" انہوں نے مشیر داخلہ جہانگیر عالم چودھری کو یہ تجویز دینے پر تنقید کا نشانہ بنایا کہ لوگ چاہتے ہیں کہ فوج کی حمایت یافتہ عبوری حکومت پانچ سال تک اقتدار میں رہے۔

نیویارک میں چھ افراد کے ساتھ چھوٹا طیارہ گر کر تباہ

واشنگٹن، 13 اپریل (یو این آئی) امریکہ کی ریاست نیویارک میں ایک چھوٹا طیارہ گر کر تباہ ہوگیا جس میں چھ افراد سوار تھے۔ امریکی فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن (ایف اے اے) نے ایک بیان میں یہ اطلاع دی۔ بیان میں کہا گیا ہے "طیارہ، مٹسوبشی MU-2B، ہفتے کے روز مقامی وقت کے مطابق دوپہر 12:15 بجے نیویارک کے نزدیک کوپا کے میدان میں گر کر تباہ ہوا۔ طیارہ نیویارک کے ہڈسن میں کولمبیا کاؤنٹی ہوائی اڈے کی طرف جارہا تھا۔ اس میں چھ افراد سوار تھے۔" خبر رساں ادارے رائٹر نے اسی ایوی ایشن حکام اور مقامی پولیس کے حوالے سے بتایا کہ حادثے میں کم از کم ایک شخص کی موت ہوگئی۔ گزشتہ ایک ہفتے کے دوران امریکہ میں کم از کم متعدد ہوائی حادثات ہوئے ہیں جن میں ہلاکتیں ہوئیں۔ رواں ہفتے نیویارک کے نزدیک ہڈسن میں ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہوگیا جس کے نتیجے میں 6 افراد ہلاک اور فلوریڈا میں سیسنا 310 طیارہ گر کر تباہ ہوگیا جس کے نتیجے میں تین افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

ٹرمپ کا تہران اور واشنگٹن کے درمیان جاری بالواسطہ مذاکرات پر بیان

سحر نیوز/دنیا: موصولہ اطلاعات کے مطابق، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے عمان میں ایران کے ساتھ ہونے والے بالواسطہ مذاکرات پر ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بات چیت مثبت انداز میں اور درست طریقے سے آگے بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ واشنگٹن اور تہران کے درمیان مذاکرات خوش اسلوبی سے جاری ہیں اور امید افزا نتائج کی جانب گامزن ہیں۔ دریں اثناء ہفتے کی شب وائٹ ہاؤس نے بھی ایران اور امریکہ کے نمائندوں کے درمیان عمان میں ہونے والے بالواسطہ مذاکرات کو مثبت اور تعمیری قرار دیا۔ وائٹ ہاؤس کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ صدر ٹرمپ کے مشرق وسطیٰ کے لیے خصوصی ایلچی وٹکاف نے ایرانی وزیر خارجہ عراقچی کو یقین دلایا کہ اگر ممکن ہو تو دونوں ممالک کے درمیان تنازعات کو بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے حل کیا جائے گا۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ اگرچہ معاملات پیچیدہ ہیں، تاہم وٹکاف اور عراقچی کے درمیان رابطہ دوطرفہ مفاد پر مبنی نتیجہ حاصل کرنے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ فریقین نے آئندہ ہفتہ دوبارہ ملاقات پر اتفاق کیا ہے۔

امریکا میں شدید بارشوں کے بعد تباہ کن سیلاب، 25 ہلاکتیں، متعدد ریاستیں متاثر

واشنگٹن: امریکہ کی جنوبی اور وسطی ریاستوں میں مسلسل بارشوں اور طوفانی موسم کے بعد خطرناک سیلاب نے تباہی مچادی ہے، جہاں اب تک کم از کم 25 افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ کئی علاقوں میں دریاؤں کی سطح مسلسل بلند ہورہی ہے اور سیکڑوں مکانات پانی میں ڈوب چکے ہیں۔ کینٹکی سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے، جہاں بڑے پیمانے پر انخلاء، پانی کی قلت، اور انفراسٹرکچر کو نقصان پہنچا ہے۔ فرانکفرٹ، کینٹکی کے مقامی ریسٹورنٹ کی جنرل مینیجر وینڈی کوائیر نے کہا، "یہ میری زندگی کا بدترین سیلاب ہے۔" نیشنل ویدر سروس کے مطابق، 21 مقامات پر دریاؤں کی سطح خطرناک حد تک بلند ہوچکی ہے، اور یہ تعداد مزید بڑھنے کا خدشہ ہے۔ میمفس، ٹینیسی میں پانچ دنوں میں ایک پورے موسم کے برابر بارش ریکارڈ کی گئی، جس کے ساتھ 88 طوفان بھی آئے، جن میں سے 6 انتہائی خطرناک EF3 درجے کے تھے۔ ہلاک ہونے والوں میں بچے بھی شامل ہیں، جیسے آرکنساس میں ایک پانچ سالہ بچہ اور کینٹکی میں ایک نو سالہ بچہ، جو اسکول جاتے ہوئے پانی میں بہہ گیا۔ جارجیا میں باپ اور بیٹے پر درخت گرنے سے جان لیوا حادثہ پیش آیا۔ کئی شہروں میں بجلی، پانی اور نکاسی آب کے نظام متاثر ہوئے ہیں۔ فرانکفرٹ اور ہیرڈزبرگ میں پمپ بند ہونے سے پانی کی فراہمی معطل ہوگئی، اور شہریوں سے پانی بچانے کی اپیل کی گئی ہے۔ فرانکفرٹ میں کینٹکی ریور اپنی تاریخ کی دوسری بلند ترین سطح پر پہنچ گیا، اور کئی علاقوں میں شدید پانی داخل ہوگیا۔ معروف بفیلو ٹریس ڈسٹلری کو بھی بند کردیا گیا ہے۔ دیگر علاقوں جیسے پروسپیکٹ اور نیوبون میں مکانات، سڑکیں اور کھیت مکمل طور پر پانی میں ڈوب چکے ہیں۔

اسرائیلی فوج کا موراگ کوریڈور پر قبضہ، رفح اور خان یونس تقسیم، لاکھوں فلسطینی انخلا پر مجبور

اسرائیلی فوج نے غزہ کے رفح کا محاصرہ مکمل کر لیا ہے، صہیونی فوج نے ہفتے کے روز کہا ہے کہ یہ مزید علاقوں پر قبضہ کرنے کے اعلان کردہ منصوبے کا حصہ ہے، جس کے ساتھ ساتھ فلسطینی آبادی کو بڑے پیمانے پر انخلا بھی کرنا پڑے گا۔ ڈان اخبار میں شائع غیر ملکی خبر رساں اداروں کی رپورٹ کے مطابق اسرائیل کا کہنا ہے کہ فوجیوں نے 2 اپریل کو جنوبی غزہ میں موراگ کوریڈور کے علاقے پر قبضہ کرنا شروع کیا تھا، جس کی وجہ سے لاکھوں فلسطینیوں کو جنوب میں مصری سرحد سے متصل رفح سے جانے پر مجبور ہونا پڑا تھا۔ اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران 36 ویں ڈویژن کے فوجیوں نے رفح اور خان یونس کو الگ کرتے ہوئے موراگ روٹ کا قیام مکمل کرلیا ہے۔ حماس کے ایک عہدیدار کا کہنا ہے کہ 'موراگ کوریڈور' پر قبضہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب حماس غزہ میں جنگ کے خاتمے کے لیے جنگ بندی کے معاہدے کی جانب 'حقیقی پیش رفت' کی توقع کر رہی ہے، سینئر قیادت قاہرہ میں مصری ثالثوں کے ساتھ بات چیت کی کے لیے تیار تھی۔ اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے غزہ کے رہائشیوں کو مخاطب کرتے ہوئے ایک بیان میں دعویٰ کیا کہ اسرائیلی ڈیفنس فورسز نے اب موراگ کوریڈور پر اپنا قبضہ مکمل کرلیا ہے، جو رفح اور خان یونس کے درمیان غزہ کو عبور کرتا ہے، جس سے فلاڈلفی روٹ (مصر کی سرحد کے ساتھ) اور موراگ کے درمیان پورے علاقے کو اسرائیلی سیکیورٹی زون کا حصہ بنادیا گیا ہے۔ فوج نے جنوبی غزہ میں خان یونس اور اس کے آس پاس کے علاقوں کے ہزاروں رہائشیوں کے انخلا کے احکام کا بھی اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جلد ہی، آئی ڈی ایف کی کارروائیاں تیز ہوجائیں گی اور غزہ کے دیگر بیشتر علاقوں میں پھیل جائیں گی، اور آپ کو جنگی علاقوں کو خالی کرنے کی ضرورت ہوگی۔ ان کا کہنا تھا کہ شمالی غزہ کے ساتھ ساتھ بیت حنون اور دیگر علاقوں میں بھی رہائشیوں کو خالی کیا جا رہا ہے، علاقے پر قبضہ کیا جارہا ہے اور سیکیورٹی زون کو بڑھایا جا رہا ہے، جس میں نیٹزاریم کوریڈور بھی شامل ہے۔ مارچ کے وسط میں جنوری میں جنگ بندی کے خاتمے کے بعد سے اسرائیل کی جانب سے غزہ میں نئے سرے سے کی جانے والی جارحیت میں 1500 سے زائد فلسطینی شہید اور لاکھوں افراد بے گھر ہوچکے ہیں، جب کہ فوج نے جنگ زدہ علاقے کے بڑے حصے پر قبضہ کرلیا ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو سمیت اعلیٰ اسرائیلی حکام بارہا کہہ چکے ہیں کہ جاری حملے کا مقصد حماس پر دباؤ ڈالنا ہے کہ وہ غزہ میں قید بقیہ 58 اسرائیلی قیدیوں کو رہا کرے۔ حماس کا کہنا ہے کہ اس کارروائی سے نہ صرف بے سہارا شہری شہید ہوئے، بلکہ یہودی قیدیوں کی قسمت بھی غیر یقینی ہوگئی ہے۔ اقوام متحدہ نے ایک روز قبل خبردار کیا تھا کہ اسرائیلی انخلا کے احکامات میں توسیع کے نتیجے میں لوگوں کو جبری طور پر سکڑتے ہوئے علاقوں میں منتقل کیا جارہا ہے، جس سے غزہ میں ایک گروپ کے طور پر فلسطینیوں کے مستقبل کے قابل عمل ہونے کے بارے میں حقیقی تشویش پیدا ہورہی ہے۔ ہفتے کے روز حماس کے ایک وفد اور مصری ثالثوں کی قاہرہ میں ملاقات ہوئی تھی، جنگ بندی مذاکرات سے واقف حماس کے ایک عہدیدار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ ہمیں امید ہے کہ اجلاس جنگ کے خاتمے، جارحیت روکنے اور غزہ سے قابض افواج کے مکمل انخلا کو یقینی بنانے کے معاہدے تک پہنچنے کی جانب حقیقی پیش رفت حاصل کرے گا۔ ان کے مطابق حماس کو ابھی تک جنگ بندی کی کوئی نئی تجویز موصول نہیں ہوئی، حالانکہ اسرائیلی میڈیا رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ اسرائیل اور مصر نے ممکنہ جنگ بندی اور قیدیوں کی رہائی کے معاہدے کے مسودے کا تبادلہ کیا ہے۔

عراق: زیر آب تیل کی پائپ لائن قائم کرنے کا معاہدہ

بغداد، 13 اپریل (یو این آئی) عراق نے اپنی جنوبی بندرگاہوں کے ذریعے برآمدات کے لیے زیرِ آب تیل کی پائپ لائن قائم کرنے کی غرض سے ایک معاہدے پر دستخط کیے ہیں، یہ بات ملک کی وزارت برائے تیل نے اتوار کو کہی۔ برآمدات کن ممالک کو کی جائیں گی، اس کے بارے میں مزید تفصیلات فراہم کیے بغیر وزارت نے کہا ہے کہ 2.4 ملین بیرل یومیہ کی گنجائش والی پائپ لائن کے لیے یہ منصوبہ اطالوی آف شور کنٹریکٹر سائیکوپیری اور ترکی کے ایسفا کے تعاون سے کیا جائے گا۔

اسرائیلی بمباری نے غزہ شہر کے الاہلی عرب ہسپتال کو مکمل تباہ کردیا

تل ابیب، 13 اپریل (یو این آئی) اسرائیلی بمباری نے غزہ شہر کے الاہلی عرب ہسپتال کو مکمل تباہ کردیا، جب کہ ایک مریض بچہ انخلا کے بعد سردی کی وجہ سے دم توڑ گیا۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کے مطابق یہ حملہ اسرائیلی فوج کی جانب سے وسطی نصیرات پناہ گزین کیمپ اور جنوبی خان یونس کے رہائشیوں کے لیے نقل مکانی کے نئے احکام جاری کیے جانے کے بعد کیا گیا ہے۔ حماس کا ایک وفد مصری ثالثوں کی میزبانی میں جنگ بندی مذاکرات کے لیے قاہرہ میں موجود ہے۔ غزہ کی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ غزہ پر اسرائیل کی جنگ میں کم از کم 50 ہزار 912 فلسطینیوں کی شہادت اور ایک لاکھ 15 ہزار 981 کے زخمی ہونے کی تصدیق ہوئی ہے۔ سرکاری میڈیا آفس نے شہادتوں کی تعداد 61 ہزار 700 سے زائد بتائی ہے اور کہا ہے کہ ملبے تلے دبے ہزاروں افراد کو مردہ تصور کیا جارہا ہے۔ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کی زیر قیادت حملوں کے دوران اسرائیل میں کم از کم ایک ہزار 139 افراد ہلاک ہوئے تھے اور 200 سے زائد کو یرغمال بنالیا گیا تھا۔

تیز ہواؤں اور دھول بھری آندھی سے 130 گھر تباہ

اولان بتور، 13 اپریل (یو این آئی) مغربی منگولیا کے صوبے گووی الثائی میں تیز ہواؤں اور مٹی کے طوفان نے کم از کم 130 خاندانوں کے گھروں کو نقصان پہنچایا۔ یہ جانکاری اتوار کو ملک کی نیشنل ایمرجنسی مینجمنٹ ایجنسی نے دی۔ ایجنسی نے کہا کہ تقریباً 17 اپارٹمنٹس کی چھتیں گر گئیں اور کچھ گھروں میں بجلی کی سپلائی متاثر ہوئی، خاص طور پر ملک کے مغربی حصوں میں، جب ہفتے کے روز مٹی کا طوفان آیا۔ منگولیا کی آب وہوا سخت براعظمی ہے، موسم بہار میں تیز ہوائیں، برف باری اور دھول کے طوفان عام ہیں۔ ملک کی وزارت ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی کے مطابق حالیہ برسوں میں منگولیا میں گرد وغبار کے طوفانوں کے بڑھتے ہوئے واقعات کے پیچھے موسمیاتی تبدیلی سے متعلق صحرا بندی بنیادی وجہ ہے۔ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق منگولیا کا تقریباً 77 فیصد رقبہ صحرائی ہے۔

شام میں تیس سے زائد اجتماعی قبریں دریافت

سحر نیوز/عالم اسلام: شامی ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ ملک کے علوی اکثریتی علاقوں میں تیس سے زائد اجتماعی قبریں دریافت ہوئی ہیں جن میں حالیہ حملوں کے متاثرین کی لاشیں دفن تھیں۔ ان حملوں کا الزام شدت پسند تنظیم تحریر الشام کے دہشت گرد عناصر پر عائد کیا جارہا ہے۔ مقامی ذرائع کے مطابق گذشتہ تین ہفتوں کے دوران بعض سول ادارے متاثرہ ساحلی علاقوں تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے، جہاں ان کے کارکنوں نے قتل عام کے واقعات کی دستاویزات تیار کیں۔ ان قبروں میں دفن افراد کی تعداد سینکڑوں میں ہے، جن میں پورا پورا خاندان دفن ہے جن میں دادا، دادی سے لے کر پوتے پوتیوں تک کی لاشیں شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، اب تک علوی آبادی والے علاقوں سے تقریباً دو ہزار لاشیں برآمد ہوچکی ہیں۔ ان میں سے کئی افراد کو بے دردی سے قتل کیا گیا، کچھ کے سر قلم کیے گئے جبکہ بعض کو زندہ جلا دیا گیا۔ ان دل دہلا دینے والے انکشافات کے بعد انسانی حقوق کی تنظیموں نے مطالبہ کیا ہے کہ بین الاقوامی برادری فوری طور پر کارروائی کرے اور ان مظالم کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کو یقینی بنائی جائیں۔

امریکہ میں غیر ملکی طلبہ خطرے سے دوچار

سحر نیوز/دنیا: اس ضمن میں سب سے زیادہ متاثرہ ریاست ٹیکساس ہے، جہاں ایک سو بائیس سے زائد غیر ملکی طلبہ کے ویزے منسوخ یا ان کی امیگریشن حیثیت ختم کردی گئی ہے۔ حکام کی طرف سے اب تک اس اچانک تبدیلی کی کوئی باضابطہ وضاحت سامنے نہیں آئی ہے۔ امیگریشن ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ اقدام ممکنہ طور پر امیگریشن پالیسیوں میں سختی، سوشل میڈیا کی نگرانی اور بعض سیاسی عوامل کے تحت کیا جارہا ہے۔ اس ضمن میں جو تفصیلات اب تک سامنے آئی ہیں ان کے مطابق ٹیکساس میں کئی یونیورسٹیاں شامل ہیں۔

ٹیڑھے کھمبوں اور لٹکتی تاروں کی مدد سے بجلی کی سپلائی کی جا رہی ہے

محکمہ حادثے کا انتظار کر رہا ہے

وارانسی۔ ضلع میں بجلی کے کھمبوں کی حالت بہت خراب ہے خاص کر گلیوں میں۔ یہاں بجلی کی تاریں لوگوں کے سروں کو چھوتی ہیں۔ الزام ہے کہ شکایات کے باوجود مسئلہ کا کوئی حل نہیں نکلا۔ بجلی کی بہتر فراہمی کے لیے محکمہ بجلی بانس کے کھمبے ہٹا کر جگہ جگہ کھمبے لگانے، ننگی تاروں کی جگہ اے بی سی لگانے اور اچھے ٹرانسفارمر لگانے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن حقیقت کچھ اور ہے۔ شہر سے گاؤں تک کہیں ٹیڑھے کھمبوں پر تاریں بچھی ہوئی ہیں تو کہیں ننگی تاریں نیچے لٹکی ہوئی نظر آتی ہیں۔ امر اجالا کی تحقیقات کے دوران ضلع کے مختلف علاقوں میں ایسا ہی منظر دیکھا گیا۔ کئی مقامات پر صرف بانس کی مدد سے بجلی فراہم کی جا رہی ہے۔ اس وقت ضلع میں 7 لاکھ 37 ہزار 78 صارفین ہیں، جنہیں کارپوریشن کی جانب سے بجلی فراہم کی جا رہی ہے۔ بہتر فراہمی کے لیے صارفین کی جانب سے ہر ماہ بجلی کے بل وقت پر جمع کرائے جاتے ہیں لیکن اس کے بعد بھی مسائل میں کمی نہیں آ رہی۔ شہری علاقوں میں سندر پور کراسنگ پر بھی بجلی کے پینل کی تار اس قدر نیچے لٹکی ہوئی ہے کہ کسی بھی وقت حادثہ پیش آ سکتا ہے۔

سریند کھوجوا میں کئی جگہوں پر تاروں کی بھول بھلیاں دیکھی جا سکتی ہے۔ یہاں بعض مقامات پر کھمبے ٹیڑھے بھی ہو گئے ہیں۔ یہ ایسا علاقہ ہے کہ یہاں کئی بار تاریں جلنے کے واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ رام نگر میں جس طرح سے بجلی کی سپلائی ہو رہی ہے اسے دیکھ کر ہر کوئی خوف زدہ ہو جائے گا۔ یہاں تنگ گلیوں میں گھروں سے ملحق کھمبے لگائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ، سپلائی صرف ننگی تاروں کے ذریعے کی جا رہی ہے۔ دیہی علاقوں کی صورتحال اس سے بھی بدتر ہے۔ یہاں تاریں کہیں چھت پر اور کہیں گھر کی ریلنگ سے ملحقہ پھیلی ہوئی ہیں۔ دوسری جانب کھیتوں میں جس طرح سے تاریں بچھائی گئی ہیں اس میں ذرا سی لاپرواہی بھی مہنگی ثابت ہو سکتی ہے۔

مرزا مراد میں بجلی کی تاروں کا مکڑی کا جالا بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ یہاں چھتوں پر بجلی کی تاریں بچھائی گئی ہیں۔ شیو پور میں اے بی سی کے بغیر بجلی فراہم کی جا رہی ہے۔ اس میں بھی گھروں کے قریب کھمبے لگائے گئے ہیں۔ کارپوریشن اس طرف توجہ نہیں دے رہی ہے۔ سندھورہ کے کئی مقامات پر پچھلے تین سال سے بانس کی چھڑیوں کی مدد سے سپلائی کی جا رہی ہے۔ اوشا دیوی، چمیلی دیوی، ناگیندر پانڈے وغیرہ نے بتایا کہ جے ای اور دیگر عہدیداروں کو کئی بار بتانے کے باوجود کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ لوہتہ کے علاقے میں گنگاپور اور راجی پور فیڈر سے سپلائی والے علاقے میں لوکل فالٹ کا مسئلہ زیادہ ہے۔ کھماپور کے سربراہ ہنسلال ساہنی نے کہا کہ حکام کو کئی بار تحریری درخواست کرنے کے باوجود کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ بجلی کی بہتر فراہمی کے لیے ضرورت کے مطابق ننگی تاروں کو تبدیل کر کے اے بی سی لگایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ بانس کی چھڑیوں کو ہٹانے کے بعد کھمبے بھی لگائے جا رہے ہیں۔ عہدیداروں سے بات کر کے مسئلہ حل کیا جائے گا۔

سسرال میں داماد کا قتل: سر میں ماری گولی، ایک حراست میں

تھانے کا گھیراؤ، مقدمہ درج، صبح سے پھر ہنگامہ

علی گڑھ:13 اپریل (پی این ایس) 12 اپریل کی دیر شام علی گڑھ شہر کے محلہ نگلا کلار میں سالے کے بیٹے کے 'منڈن سنسکار' میں شرکت کے لیے جوان کے 40 سالہ والمیکی نوجوان مراری لال کو موٹر سائیکل پر سوار حملہ آوروں نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ واقعہ کے خلاف احتجاج میں بھیڑ نے رات گئے پولیس اسٹیشن کا گھیراؤ کیا اور ملزمین کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ آج صبح سے لوگوں میں پھر غصہ نظر آ رہا ہے۔ واقعہ کے وقت مراری لال اپنے سسرال کے گھر کے دروازے پر کھڑا تھا۔ پھر حملہ آوروں نے تین سے چار راؤنڈ فائر کیے، ایک گولی مراری کے سر میں لگی۔ علاقے کے کچھ نوجوانوں کی شناخت کر لی گئی ہے اور مقدمہ درج کر لیا گیا ہے تاہم واقعہ کی وجہ واضح نہیں ہو سکی ہے۔ واردات کے مطابق جوان کے رہنے والے مراری لال کا بنا دیوی تھانہ علاقہ کے نگلہ کلار میں اسکی سسرال ہے۔ 12 اپریل کو اس کے سالے روی کے بچے کی منڈن تقریب تھی، جس میں وہ اپنی بیوی سشیلا اور دو بیٹیوں کے ساتھ شرکت کرنے آیا تھا۔ منڈن تقریب دن کے وقت ہوئی۔ شام کو دعوت چل رہی تھی۔ اس کے بعد مراری محلے میں کسی رشتہ دار کو کھانا دینے کے بعد اپنے سسرال کے گھر کے باہر کھڑا تھا کہ موٹر سائیکل پر آئے حملہ آوروں نے وہاں فائرنگ شروع کر دی۔ یہ واضح نہیں ہے کہ اس کا نشانہ کون تھا لیکن اس نے مری لال کے سر میں گولی ماری۔ حملہ آور گالیاں دیتے ہوئے فرار ہو گئے۔ فائرنگ کے باعث تقریب میں بھگدڑ مچ گئی۔ حملہ آوروں کو گلی میں گھیرنے کی کوشش کی گئی لیکن وہ ہتھیار لہراتے ہوئے فرار ہو گئے۔ مراری لال کو فوری طور پر میڈیکل کالج لے جایا گیا، جہاں اسے مردہ قرار دے دیا گیا۔ رات گئے پولیس نے ایک ملزم کو حراست میں لے لیا۔

وائلڈ لائف سائنس سے متعلق بین الاقوامی کانفرنس میں اے ایم یو کے طلبہ نے ملک کا نام روشن کیا

علی گڑھ،13 اپریل: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ وائلڈ لائف سائنسز کے دو ریسرچ اسکالرز عرشیان شاہد اور شہزادہ اقبال نے یونان کے شہر پیٹراس میں منعقدہ نویں یوروپی کانگریس آف میمالوجی میں اپنی منفرد تحقیق پیش کر کے ملک کا نام روشن کیا۔ پروفیسر عروس الیاس کی نگرانی میں ان طلبہ نے عالمی سطح کی اس کانفرنس میں شرکت کی، جہاں وہ ہندوستان اور جنوبی ایشیا کے واحد نمائندے تھے۔ یوروپی کانگریس آف میمالوجی ہر چار سال بعد منعقد ہوتی ہے اور دنیا بھر کے نمایاں ماہرین حیوانات اس میں شریک ہوتے ہیں۔ شہزادہ اقبال نے وسطی ہندوستان میں پائے جانے والے بھیڑیوں کے تحفظ پر مبنی دو پوسٹرز پیش کیے، جن میں ماحولیاتی چیلنجز اور بھیڑیوں کے وجود کو لاحق خطرات پر روشنی ڈالی گئی جبکہ عرشیان شاہد نے گور (بھارتی بائسن) کی ماحولیاتی حرکات پر ایک پوسٹر پیش کیا۔ انھوں نے جھارکھنڈ کے پلاماؤ ٹائیگر ریزرو میں انسانوں اور ہاتھیوں کے درمیان تعامل پر اورل پرزنٹیشن بھی دیا۔ ان کی تحقیق کو بین الاقوامی ماہرین نے سراہا۔ اس سلسلہ میں شہزادہ اقبال نے کہا کہ یہ ایک ناقابل فراموش موقع تھا جس میں ہم اپنی تحقیق دنیا کے چوٹی کے ماہرین کے سامنے پیش کر سکے۔ عرشیان شاہد نے کہا کہ جو علمی رہنمائی ہمیں حاصل ہوئی وہ بہت قیمتی ہے۔ ایسے عالمی پلیٹ فارم پر ملک کی نمائندگی کرنا میرے لیے اعزاز کی بات ہے۔

ایک اور شوہر کو ملی 'نیلے ڈرم' کی دھمکی

بیوی نے کہا 55 ٹکڑے کر کے ڈرم میں جما دوں گی

غازی آباد:13 اپریل (پی این ایس) سعودی عرب سے واپس آنے والے شوہر کو 55 ٹکڑے کر کے ڈرم میں جما دینے کی دھمکی دینے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ متاثرہ شوہر نے پولیس افسران کو درخواست دے کر اپنے تحفظ کی اپیل کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کی بیوی نے میرٹھ واردات جیسا کچھ کرنے کی دھمکی دی ہے۔ اسی خوف کی وجہ سے وہ کئی دنوں تک گھر نہیں گیا۔ نوجوان نے بتایا کہ اس کی شادی سال 2008 میں ہوئی تھی، اس کے چار بچے ہیں۔ وہ محنت مزدوری کر کے اپنے خاندان کی کفالت کر رہا ہے۔ سال 2019 میں وہ پیسہ کمانے سعودی عرب گیا تھا۔ جب وہ تقریباً چار سال بعد واپس آیا تو اس کی بیوی کا رویہ اس کے ساتھ بہت غلط تھا۔ محلے کے لوگوں کا کہنا تھا کہ ان کی غیر موجودگی میں گھر پر اجنبیوں کا آنا جانا بڑھ گیا تھا۔ جب اس نے دوسرے لوگوں کے بارے میں پوچھا تو اس کی بیوی نے اسے جھوٹے مقدمے میں پھنسانے کی دھمکی دی۔ میں نے اپنے سسرال والوں سے بات کی تو انہوں نے بھی میرا ساتھ نہ دیا۔ متاثرہ کا کہنا ہے کہ چند روز قبل اس نے اپنی بیوی کو بھی سمجھانے کی کوشش کی۔ اس پر بیوی نے میرٹھ کے برہم پوری علاقے میں حالیہ قتل کیس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اسے قتل کرنے کے بعد وہ لاش کے 55 ٹکڑے کر کے اسے ایک ڈرم میں جما دے گی۔ وہ اپنی بیوی کی اس دھمکی سے خوفزدہ ہے۔ وہ کئی دنوں سے گھر نہیں جا رہا۔ سی او ورون کمار مشرا کا کہنا ہے کہ شکایت موصول ہوئی ہے، جس کی بنیاد پر جانچ کی جا رہی ہے۔ قواعد کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

بیدیہی ویلفیئر فاؤنڈیشن کی جانب سے باعزت خواتین کے اعزاز میں تقریب کا اہتمام

لکھنؤ:13 اپریل (پی این ایس) خواتین کے عالمی دن کے تحت بیدیہی ویلفیئر فاؤنڈیشن نے حیات ہسپتال اور نرسنگ انسٹی ٹیوٹ کے اشتراک سے خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے ایک عظیم الشان پروگرام انگار ہوں میں 'سوابھیمانی ناری سمان سماروہ' کا انعقاد کیا۔ پروگرام کا آغاز بیدیہی ویلفیئر فاؤنڈیشن کے روایتی طریقے سے مشہور اینکر/اداکار/اور سماجی کارکن پردیپ شکلا اور انجل سنہا کے بہترین اسٹیج مینجمنٹ کے ساتھ ہوا، جس میں تنظیم کی صدر ڈاکٹر روبی راج سنہا نے اسٹیج پر مدعو بھی خصوصی مہمانوں کو ماتھے پر تلک لگا کر خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد شمع روشن کرنے کی رسم مکمل ہوئی، جس میں حیات اسپتال اینڈ نرسنگ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر معراج احمد، مہمان خصوصی سنتوش سریواستو، مہمان خصوصی پروین سنگھ چوہان، تنظیم کی صدر ڈاکٹر روبی راج سنہا اور تنظیم کے سکریٹری انجینئر پرشانت پراوین سنہا نے شرکت کی اور پروگرام کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ اس پروگرام میں سماج کے مختلف شعبوں میں شاندار خدمات انجام دینے والی 51 خواتین کو مہمان خصوصی نیلانش گروپ کے ایم ڈی سنتوش سریواستو اور ایس ایس گروپ کے پروین سنگھ چوہان اور ڈاکٹر روبی راج سنہا نے اعزاز سے نوازا۔ انہیں شال پہنا کر، سرٹیفکیٹ اور یادگاری تحفہ پیش کیا گیا۔

جن نامور خواتین کو اعزاز سے نوازا گیا ان میں گرمیت کور، بینا گپتا، انیتا چنڈوک، روچیل نمبیار، پریا مشرا، آکانکشا آنند، لبنا اختر، جیوتی مہروترا، انجول پاٹھک، ہیما پانڈے، مٹھو رائے، نیہا سنگھ، پرتیبھا بالیان، سومتی گیوالا، سومتی راجا اور دیگر کئی نام شامل ہیں۔

اس کے علاوہ پروگرام کی خاص بات یہ تھی کہ سماجی کاموں میں نمایاں خدمات انجام دینے والے کچھ مردوں کو بھی بطور مہمان خصوصی کے طور پر مدعو کیا گیا اور انہیں اعزاز سے نوازا گیا۔ ان میں بنیادی طور پر عمران قریشی، پرویز اختر، پرمجیت سنگھ، یوگیش ول، دھیرج گہار، شرد مہروترا، پردیپ شرما، پردیپ کمار شکلا، اسرائیل قریشی، نورین عالم اور بہت سے دوسرے سماجی کارکن شامل تھے۔

اس کے ساتھ حیات ہسپتال اور نرسنگ انسٹی ٹیوٹ کی سروس ٹیم کے کچھ ممبران کو بھی خصوصی طور پر اسٹیج پر بلایا گیا اور ان کے تعاون پر انہیں اعزاز سے نوازا گیا۔ ان میں سادھنا پانڈے، جی ایس دوبے، آشا پانڈے، ممتاز فاطمہ، شبانہ مرزا، اور حیات ہسپتال کی سروس ہیروئنز، راج کماری، بینا دیوی، اور ودیاوتی بھی موجود تھیں۔ اپنی تقریر میں ڈاکٹر روبی راج سنہا نے کہا کہ ہمارا اور ہماری تنظیم کا واحد مقصد معاشرے کی ہر عورت میں مثبت تبدیلی لانا ہے تاکہ ہر عورت سماج کے مرکزی دھارے میں شامل ہو کر برابری کی بنیاد پر کھڑی ہو سکے۔ پروگرام کے آخر میں ڈاکٹر روبی راج سنہا، پرشانت پروین سنہا اور ڈاکٹر معراج احمد نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور ان کا استقبال کیا۔

آج صبح سے بدلے گا موسم، اب شدید گرمی لوگوں کو کرے گی پریشان

اس سے پہلے 27 اضلاع کی یہ پیشن گوئی

لکھنؤ:13 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش میں محکمہ موسمیات نے اتوار کی صبح اور پیر کی صبح کے درمیان جنوبی اور ترائی علاقوں میں تیز ہواؤں کے ساتھ گرج چمک کے ساتھ بارش کی وارننگ جاری کی ہے۔ بعض مقامات پر 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلنے کے ساتھ گرج چمک کے ساتھ بارش کا بھی امکان ہے۔ وہیں اتوار کی صبح ریاست کے مشرقی ترائی علاقوں جیسے گورکھپور، مہاراج گنج، کشی نگر وغیرہ میں تیز ہواؤں کے ساتھ بوندا باندی ہوئی۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ پیر سے مشرقی ترائی کے کچھ حصوں کو چھوڑ کر ریاست کے باقی حصوں میں موسم صاف رہنے کی امید ہے۔ اس کے بعد درجہ حرارت بتدریج دوبارہ بڑھے گا۔ لکھنؤ کے علاقائی موسمیاتی مرکز کے سینئر سائنس دان اتل کمار سنگھ نے کہا کہ ایسے آثار ہیں کہ پیر کے بعد ریاست میں بوندا باندی رک جائے گی۔ اس کے بعد پارہ بتدریج اوپر جائے گا اور گرمی میں اضافہ دیکھا جائے گا۔ پریاگ راج، پرتاپ گڑھ، سون بھدرا، مرزاپور، چندولی، وارانسی، بھدوہی، جونپور، غازی پور، اعظم گڑھ، ماؤ، بلیا، دیوریا، گورکھپور، سنت کبیر نگر، بستی، کشی نگر، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، گونڈہ، بلرام پور، شراوستی، کھیر پور، شیراوستی، لاچاری پور، سدھپور، بلیاپور۔ امبیڈکر نگر اور آس پاس کے علاقے۔ پریاگ راج، پرتاپ گڑھ، سون بھدرا، مرزا پور، چندولی، وارانسی، سنت روی داس نگر، جونپور، غازی پور، اعظم گڑھ، ماؤ، بلیا، دیوریا، گورکھپور، سنت کبیر نگر، بستی، کشی نگر، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، گونڈہ، بلرام پور، کھمراپور، کھیر پور، کھیر پور سلطان پور، امبیڈکر نگر اور آس پاس کے علاقے۔

بستی: تاجر کے گھر میں لگی آگ، دم گھٹنے سے ماں، بیٹی اور معصوم بچہ جاں بحق

بستی:13 اپریل (پی این ایس) قصبہ کے انجہیا بازار میں تاجر کے گھر میں شارٹ سرکٹ سے آگ بھڑک اٹھی۔ کمرے میں سوئے ہوئے تاجر کی 32 سالہ بیوی، چار سالہ بیٹی اور چار ماہ کا بیٹا دم گھٹنے سے جاں بحق ہو گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ واردات صبح 3 بجے کے قریب پیش آئی۔ تاجر سنیل کو ایودھیا میڈیکل کالج ریفر کر دیا گیا ہے۔ ایس ڈی ایم منوج پرکاش، سی او سنجے سنگھ، نائب تحصیلدار شوکت علی، انسپکٹر انچارج تحصیلدار سنگھ اور دیگر افسران اسپتال پہنچے۔

غازی آباد سے پٹنہ کے لیے اب ملے گی سیدھی فلائٹ، یکم مئی سے

غازی آباد:13 اپریل (پی این ایس) یہاں کے ہنڈن ایئر پورٹ سے اب پٹنہ کے لیے بھی فلائٹ دستیاب ہوگی۔ یکم مئی سے اس کی شروعات ہونے والی ہے۔ ایئر انڈیا ایکسپریس کو اڑان کی اجازت مل گئی ہے۔ 180 سیٹ والا یہ طیارہ روزانہ ہنڈن سے پٹنہ اور پٹنہ سے ہنڈن کے لیے اڑان بھرے گا۔ اس کی شروعات ہونے سے این سی آر میں رہنے والے بہار کے لوگوں کو کافی سہولت ہو جائے گی۔ ہنڈن ایئر پورٹ سے کمرشیل اڑانوں پر لگی روک ہٹنے کے بعد کنکٹیویٹی لگاتار بڑھ رہی ہے۔ مارچ میں 7 شہروں کے لیے نئی اڑانیں شروع ہوئی تھیں اور اب یکم مئی سے پٹنہ کے لیے بھی سیدھی اڑان ملے گی۔ ہنڈن ایئر پورٹ سے جڑنے والا پٹنہ 13 واں شہر ہوگا۔ کمپنی نے پٹنہ کی اڑان کی بکنگ بھی شروع کر دی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ شروعات میں کچھ چھوٹ بھی دی جا رہی ہے۔ ٹکٹ کی قیمت 4 ہزار روپے سے شروع ہو رہی ہے، جو وندے بھارت ٹرین کی ایگزیکٹیو چیئر کار کے کرایے سے بھی کم ہے۔ پٹنہ سے صبح طیارہ 11:50 بجے اڑان بھرے گا اور دوپہر میں 1:40 بجے ہنڈن پہنچے گا۔ ہنڈن سے دوپہر 2:25 بجے اڑان شروع ہوگی اور شام 4:10 بجے اڑان پٹنہ پہنچے گی۔ ہنڈن ایئر پورٹ کے ڈائرکٹر امیش یادو کا کہنا ہے کہ کمپنی نے بکنگ شروع کر دی ہے۔ اس اڑان کے شروع ہونے سے غازی آباد کے ساتھ نوئیڈا، میرٹھ اور ہاپڑ میں رہنے والے لوگوں کو پٹنہ جانے۔ آنے میں بڑی سہولت ہو جائے گی۔ بتایا جاتا ہے کہ ہنڈن ایئر پورٹ سے جلد ہی اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ سمیت 4 اور شہروں کے لیے بھی اڑان خدمات شروع ہوں گی۔ رکن پارلیمنٹ اتل گرگ کا کہنا ہے کہ پٹنہ کے لیے اڑان خدمات شروع ہونے سے بہار کے رہنے والے لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ اب غازی آباد کے ساتھ این سی آر میں رہنے والے لوگ دو گھنٹے سے کم وقت میں ہی بہار تک پہنچ سکیں گے۔ ہنڈن ایئر پورٹ پہنچنے میں غازی آباد، نوئیڈا اور میرٹھ سے دہلی ایئر پورٹ جانے میں لگنے والے وقت سے بھی آدھا بھی نہیں لگے گا۔

اے ایم یو کی فرانسیسی زبان کی طالبہ کا فرانس میں بین الاقوامی انٹرن شپ کے لیے انتخاب

علی گڑھ،13 اپریل: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) میں ایم اے، فرانسیسی زبان (فرینچ) کے دوسرے سمسٹر کی طالبہ مس شادہ خان کو فرانس میں ایک ماہ کی مکمل طور سے اسپانسرڈ انٹرن شپ کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ یہ انٹرن شپ، اے ایم آئی سی آئی ایف کلچرل ایکسچینج پروگرام کے تحت ہوگی جس میں اقوام متحدہ سے تسلیم شدہ غیر سرکاری تنظیم لائنس کلب فرانس کا اشتراک ہے۔ مس خان مذکورہ انٹرن شپ کے لئے منتخب ہونے والے 16 طلبہ میں سے ایک ہیں۔ وہ اتر پردیش کی واحد نمائندہ ہوں گی۔ پروفیسر محمد اظہر، ڈین، فیکلٹی آف انٹرنیشنل اسٹڈیز نے مس شادہ خان کو اس کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔

صحافی شکیل رضوی کی ساس کی سوئم کی مجلس آج

معروف صحافی شکیل رضوی کاظم رضا شکیل کی ساس کنیز عباس کا طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ ان کو امام باڑہ غفرانمآب چوک منڈی میں سپرد لحد کیا۔ نماز جنازہ مولانا مشاہد عالم رضوی نے پڑھائی اور مجلس پڑھی۔ مرحوم کے ایصال ثواب کی سیوم کی مجلس پیر کو امام باڑہ صغریٰ مفتی گنج عباس نگر میں صبح 9 بجے منعقد ہوگی۔ جسے مولانا مشاہد عالم رضوی خطاب فرمائیں گے۔ خواتین کی مجلس عباس نگر واقع ان کی رہائش گاہ پر صبح 9 بجے ہوگی۔

یوپی: بیٹی کی پالکی کے بجائے باپ کا جنازہ نکلا

غم کے ماحول میں عجلت میں دلہن کی وداع

بریلی۔ شادی کے بعد شادی کی پارٹی اور مہمان کھانا کھا رہے تھے۔ اس کے بعد دلہن کو رخصت کیا جانا تھا۔ پھر قطب ملک نے سینے میں درد کی شکایت کی۔ اس کے بعد اہل خانہ اسے نجی اسپتال لے گئے جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ ٹھیکیدار قطب ملک (55) جو اپنی بیٹی کی شادی میں شادی کے مہمانوں کا استقبال کرنے میں مصروف تھے، دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ اہل خانہ نے اسے اسپتال میں داخل کرایا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکا۔ ہسپتال سے میت پہنچنے سے پہلے ہی دلہن نے اپنی بیٹی کو بارات کے ساتھ رخصت کر دیا۔ متوفی قطب ملک امروہہ شہر کے محلہ نوگجا کا رہائشی تھا۔ سڑک کی تعمیر کا ٹھیکیدار قطب ملک نے پسماندگان میں بیوی، تین بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ ان کی دوسری بیٹی کی شادی اتوار کی دوپہر کو تھی۔ شادی کی بارات بجنور ضلع کے نہتور سے آئی تھی۔ بجنور روڈ پر واقع بینکوئٹ ہال میں شادی کی تقریب جاری تھی۔ شادی کے بعد شادی کی پارٹی اور مہمان کھانا کھا رہے تھے۔ اس کے بعد دلہن کو رخصت کیا جانا تھا۔ پھر قطب ملک نے سینے میں درد کی شکایت کی۔ اس کے بعد اہل خانہ اسے نجی اسپتال لے گئے جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ ٹھیکیدار قطب ملک کے انتقال کی خبر ملتے ہی شادی کی تقریب میں کہرام مچ گیا۔ غم زدہ ماحول کے درمیان خاندان نے شادی کی بارات کے ساتھ دلہن کو الوداع کیا۔ ڈاکٹروں نے ٹھیکیدار قطب ملک کی موت کی وجہ دل کا دورہ قرار دیا ہے۔

فتح پور: راکیش ٹکیٹ نے کی تیسرے قتل واردات کے متاثرہ کنبوں سے ملاقات کی

فتح پور:13 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع فتح پور میں پانچ دن پہلے ہوئے تہرے قتل واردات میں مہلوکین کے اہل خانہ سے اتوار کو بی کے یو کے قومی صدر چودھری راکیش ٹکیٹ نے ملاقات کی اور انہیں تسلی دی۔ ٹکیٹ نے مقتولین کے اہل خانہ سے ملاقات کے بعد موجودہ انتظامیہ کو انتباہ دیا کہ 17 اپریل تک اگر متاثر کنبے کے مطالبات پورے نہیں ہوتے ہیں تو 18 اپریل سے پوری ریاست میں چکا جام کیا جائے گا اور اس کی آر پار کی لڑائی بی کے یو کے لوگ لڑیں گے۔ ٹکیٹ نے الزام لگایا کہ کسانوں کے سات پولیس انتظامیہ کا رویہ ٹھیک نہیں ہے۔ پولیس ملزمین سے ملی ہوئی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ قتل کے دن انہیں قاتلوں نے متاثر کے اہل خانہ پر قہر برپا کیا تھا اور پولیس نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ انہوں نے مقامی پولیس کے طرز عمل کی جانچ کا مطالبہ کیا۔ موصول اطلاع کے مطابق گذشتہ 6 دن قبل یہاں کے ہتھگام تھانہ علاقے کے اکھری گاؤں میں بھارتیہ کسان یونین کے ضلع نائب صدر سمیت تین افراد کو گولیاں ماری گئی تھیں۔ نصف درجن قاتلوں کو پولیس نے اب تک جیل کی سلاخوں میں ڈال دیا ہے۔ پوسٹ مارٹم کے 29 گھنٹے تک اہل خانہ نے مقتولین کی آخری رسوم کی ادائیگی نہیں کی تھی۔ انہوں نے انتظامیہ سے معاوضہ، سیکورٹی، نوکری، لائسنس مانگا تھا جس کو انتظامیہ نے تیقن دے کر مہلوکین کے آخری رسوم کی ادائیگی کرا دی تھی۔

بے روزگار نوجوانوں کو فسادی عناصر میں تبدیل کر رہی ہے یوگی حکومت: شہنواز عالم

لکھنؤ۔ کانگریس کے قومی سیکریٹری شاہنواز عالم نے یوپی کی یوگی حکومت پر الزام عائد کیا کہ وہ کرنی سینا کے ذریعے راجپوت (کشتریہ) برادری کے بے روزگار نوجوانوں کو فسادی عناصر میں تبدیل کر رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ کشتریہ برادری روایتی طور پر کھیتی اور فوجی ملازمتوں پر انحصار کرتی تھی، لیکن مودی حکومت کے تحت کھیتی گھاٹے کا سودا بن چکی ہے اور فوج میں مستقل ملازمتوں کی جگہ صرف چار سال کی "اگنی ویر" اسکیم نافذ کر دی گئی ہے۔ ان کے مطابق، ان دونوں وجوہات کی بنا پر یوگی اور مودی حکومتوں کے دوران کشتریہ نوجوانوں میں بے روزگاری شدید حد تک بڑھ گئی ہے، اور یوگی حکومت ان کے غصے سے بچنے کے لیے انہیں کرنی سینا کے ذریعے مسلمانوں، برہمنوں اور دلتوں کے خلاف کھڑا کر رہی ہے۔ شاہنواز عالم کا کہنا تھا کہ بی جے پی کے پاس ترقی اور روزگار کا کوئی مستقبل کا منصوبہ نہیں ہے، اس لیے وہ نوجوانوں کو ماضی کی نفرتوں میں الجھا کر اپنی کرسی بچانے کی سازش کر رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ماضی میں ہندی فلمیں کشتریہ برادری کی شبیہ خراب کرنے میں پیش پیش تھیں، ہر ڈاکو یا غنڈے کے نام کے ساتھ "سنگھ" ضرور ہوتا تھا۔ آج یہی کام یوگی آدتیہ ناتھ اپنی ذات کے نوجوانوں کے ساتھ کر رہے ہیں۔

بابا صاحب کی جینتی پر کانگریس کا عزم

بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی جینتی کی پیشگی شام پر شہر کانگریس کمیٹی کے دفتر میں خراج عقیدت کی مجلس اور کارکنوں کی میٹنگ منعقد ہوئی، جس کی صدارت شہر کانگریس صدر ** امت شریواستو تیاگی ** نے کی۔ ان کا کہنا تھا کہ ہر کانگریسی کارکن بابا صاحب کے خوابوں کا بھارت بنانے کے لیے پرعزم ہے، اور سب کو عہد کرنا ہوگا کہ آئین کو کمزور کرنے کی کوششوں کو ناکام بنایا جائے۔ انہوں نے کارکنوں سے کہا کہ وہ ہر وارڈ اور بوتھ پر مضبوط تنظیم بنائیں تاکہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کو شکست دی جا سکے۔

دلت نوجوان کو زندہ جلانے کا واقعہ

یوپی کانگریس صدر ** اجے رائے ** نے پریاگ راج میں ایک دلت نوجوان ** دیوی شنکر ** کو زندہ جلانے کے واقعے کی سخت الفاظ میں مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ انسانیت کو جھنجھوڑنے والا ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ یوگی حکومت میں دلت محفوظ نہیں ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ملزمان کو سخت سزا دی جائے اور مقتول کے اہل خانہ کو فوری طور پر 50 لاکھ روپے کی مالی مدد دی جائے۔

رانگ سائڈ سے آنے والا ٹریلر کار سے ٹکرایا، پانچ لوگوں کی موت

لکھنؤ:13 اپریل (پی این ایس) جے پور کے جموا رام گڑھ میں اتوار کو رانگ سائڈ سے آنے والا تیز رفتار ٹریلر ایک کار سے ٹکرا گیا۔ حادثے میں کار میں سوار ابھیشیک سنگھ (32) جو کہ ٹھاکر گنج کے مصاحب گنج کے سافٹ ویئر انجینئر ہیں وہ اپنے خاندان کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کی بیوی پریانشی (33)، بیٹی شری (چھ ماہ)، ابھیشیک کے والد ستیہ پرکاش (65) اور ماں راما دیوی (63) کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ وہ حضرت گنج میں واقع ایک ویکیوم کلینر کمپنی میں منیجر تھا۔ چھوٹا بیٹا ابھیشیک نوئیڈا میں ایچ سی ایل کمپنی میں منیجر تھا اور بہو گومتی نگر میں بینک آف بڑودہ برانچ میں منیجر تھی۔ ستیہ پرکاش کی بھانجی نروپما کے مطابق، ہفتہ کی صبح 10 بجے، ان کے چچا اور خالہ اپنی بیٹی رشمی اور داماد میانک کے گھر جانے کے لیے مین پوری کے لیے کار میں روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ ان کی بھابھی پریانشی اور ان کی بیٹی شری بھی تھیں۔ بھائی ابھیشیک نوئیڈا سے ہی مین پوری پہنچ گئے تھے۔ وہاں سے اتوار کی صبح سب کھٹو شیام مندر کے لیے روانہ ہوئے۔ بھائی ابھیشیک گاڑی چلا رہے تھے۔ جبکہ رشمی، اس کے شوہر میانک اور دو بچے دوسری کار میں سفر کر رہے تھے۔ جے پور کے جموا رام گڑھ میں آگے بڑھنے کے بعد جب میانک نے اپنے سسر ستیہ پرکاش کو فون کیا تو انہیں کوئی جواب نہیں ملا۔

منہ بولی بھانجی کی وداعی ماما نے ہیلی کاپٹر سے کرائی، رشتوں کی یہ اڑان مثال بن گئی

مظفر نگر:13 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش کے مظفر نگر سے ایک ایسی خبر سامنے آئی ہے جو سماج کو جوڑنے اور انسانیت کی مثال پیش کرنے والی ہے۔ ایک ہندو ماما نے اپنی منہ بولی مسلم بھانجی اسماء کی شادی میں نہ صرف رشتوں کو نبھایا بلکہ اس کی وداعی ہیلی کاپٹر سے کرائی۔ کے مظفر نگر کے رہائشی راہل ٹھاکر کسان فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی مسلم منہ بولی بھانجی اسماء تیاگی کی شادی میں نہ صرف بھات کی رسم نبھائی بلکہ ان کی وداعی ہیلی کاپٹر سے کرائی۔ ڈاکٹر اسماء تیاگی جو ان دنوں قطر میں ڈاکٹری کر رہی ہیں ان کی شادی میرٹھ ضلع کے سردھنہ علاقے کے نانو گاؤں کے رہائشی ایک میڈیکل اسٹوڈنٹ شاداب سے ہوئی۔ اس شادی کی سب سے خاص بات یہ رہی تھی اسمہ کو منہ بولی بھانجی ماننے والے راہل ٹھاکر نے بھانجی کی وداعی کے لیے ہیلی کاپٹر بک کرایا جس کا خرچ تقریباً سات سے آٹھ لاکھ روپے آیا۔ راہل ٹھاکر کا کہنا ہے کہ رشتے مذہب سے نہیں دل سے بنتے ہیں۔ اسماء میری بھانجی ہے اور میں اس کی شادی کو یادگار بنانا چاہتا تھا۔ ڈاکٹر اسماء تیاگی کے چچا صادق تیاگی نے بتایا کہ راہل بھائی نے ایک بہت بڑا احسان ہمارے اوپر کیا ہے جو کبھی اتارا نہیں جا سکتا۔ انہوں نے ہندو مسلم سے اتحاد کی بہت بڑی مثال پیش کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ تین پیڑھیوں سے ہمارا آپس میں بھائی چارہ ہے۔ خوشی اور غم میں ہم ان کے ساتھ کھڑے رہتے ہیں اور وہ بھی ہمارے ساتھ کھڑے رہتے ہیں۔ راہل ٹھاکر کا کہنا ہے کہ ہمارے اور ساجد بھائی کے گھریلو تعلقات ہیں اور یہ مسلم تیاگی فیملی ہیں۔

’اول بھی بھارتی اور آخر بھی بھارتی‘-ڈاکٹر امبیڈکر: ایک بصیرت مند مصلح

راج ناتھ سنگھ

آج ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی 135 ویں جینتی ہے۔ وہ بھارت کے سب سے بڑے بصیرت مندوں میں سے تھے۔ ڈاکٹر امبیڈکر کے ورثے کو نظر انداز کرنے کی جان بوجھ کر اور نامناسب کوششیں کی گئی ہیں۔ ایک صدی سے زیادہ عرصے کے بعد، ان کے ورثے کے ساتھ سب سے بڑی ناانصافی یہ ہے کہ انھیں محض ایک دلت لیڈر بنا دیا گیا۔ آج انھیں نہ صرف دلتوں اور پسماندہ طبقات کے لیے مزاحمت کی علامت مانا جانا چاہیے، جو بلاشبہ وہ ہیں اور ہمیشہ رہیں گے، بلکہ جدید بھارت کے سب سے اہم مفکرین میں سے ایک کے طور پر بھی دیکھا جانا چاہیے۔ یہ بات ریکارڈوں میں ہے کہ اسکول کے زمانے میں انھیں اس مشترکہ نل سے پانی پینے کی بھی اجازت نہیں تھی جس سے دوسرے بچے پانی پیتے تھے۔ ایک دن شدید گرمی میں جب انھوں نے اپنے قریب ترین نل سے پانی پی لیا تو انھیں اس ظالمانہ قاعدے کی خلاف ورزی کرنے کی پاداش میں زدوکوب کیا گیا۔ ایسے واقعے کے بعد، بہت سے چھوٹے لڑکے اپنی قسمت کے آگے سپر انداز ہوجاتے، کچھ ردعمل کا شکار ہوکر پرتشدد کارروائیوں کے ذریعے غیر منصفانہ نظام کے خلاف بغاوت کر بیٹھتے۔ لیکن ڈاکٹر امبیڈکر نے اپنے داخلی غصے کو سیکھنے کی ترغیب میں بدل دیا۔ انھوں نے کولمبیا اور لندن اسکول آف اکنامکس سے ڈگریوں سمیت ایم اے، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ڈی ایس سی، ڈی لٹ اور بار ایٹ لا کی ڈگریاں حاصل کیں۔ اگر سماج انھیں اسی نل سے پانی پینے یا ان ہی اسکولوں میں پڑھنے کی اجازت دینے کے لیے تیار نہیں تھا، تو نہ سہی، انھوں نے ان کو یکسر نظر انداز کر کے، بیرون ملک جا کر اپنی تعلیم مکمل کی۔ اس کے باوجود، وہ ہمیشہ بھارت واپس آنے، اپنی مادر گیتی اور کرم بھومی پر کام کرنے کے لیے ذہن میں ایک واضح وژن رکھتے تھے۔

قدرت نے ڈاکٹر امبیڈکر کو بے مثال جرات، ذہانت اور ایمان داری عطا کی تھی، جس کا استعمال انھوں نے ایک سماجی مصلح، قانون دان، ماہر معاشیات، فلسفی، انسانی حقوق کے علم بردار اور قوم کے معمار کے طور پر کیا۔ ڈاکٹر امبیڈکر کی علمیت کی گہرائی، گیرائی اور وسعت بے نظیر ہے۔ انھوں نے سیاست سے لے کر اخلاقیات تک، سماجیات سے لے کر بشریات تک، معاشیات سے لے کر قانون تک اور سیاسی معیشت سے لے کر الٰہیات تک کے موضوعات اور مضامین پر وسیع پیمانے پر لکھا۔ ایک ادارہ ساز کے طور پر بھی ڈاکٹر امبیڈکر کے کردار کو اجاگر کیے جانے کی ضرورت ہے۔ جدید بھارت کے کئی ادارے، جیسے آر بی آئی اور سینٹرل واٹر کمیشن بابا صاحب کی دور اندیشی کا ثبوت ہیں۔ معاشیات اور معاشی تاریخ پر اپنی مہارت کی بنیاد پر انھوں نے رائل کمیشن آن انڈین کرنسی اینڈ فنانس کے سامنے سماعت میں بھارت کو درپیش مالیاتی مسائل کا تجزیہ پیش کیا۔ اس مقالے میں انھوں نے تفصیل سے بتایا کہ کس طرح انگریزوں کے ذریعے قائم کردہ فکسڈ ایکسچینج کے نظام نے بھارت میں صرف ان کے مفادات کی تکمیل کی۔ انجام کار، یہی مرکزی بینک کے کاموں کو انجام دینے کے لیے ریزرو بینک آف انڈیا کو تشکیل دینے کی بنیاد بنا۔

ایک کٹر جمہوریت پسند ہونے کے ناطے ڈاکٹر امبیڈکر کا یہ بھی ماننا تھا کہ حکومت کی جمہوری شکل معاشرے کی جمہوری شکل سے مشروط ہے۔ ان کا ماننا تھا کہ معاشرے میں اخلاقی نظم وضبط کے بغیر جمہوریت اور قانون کی حکمرانی نہیں ہوسکتی۔ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ ان کے لیے جمہوریت، سیاست اور اخلاقیات نے آزادی، مساوات اور بھائی چارے کی طرح ایک تثلیث تشکیل دی۔ ان کا ماننا تھا کہ ”آپ سیاست تو سیکھ سکتے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ آپ اخلاقیات کے بارے میں کچھ بھی واقفیت رکھتے ہوں“، گویا سیاست اخلاقیات کے بغیر کام کرسکتی ہے۔ میرے خیال میں یہ ایک حیرت انگیز تجویز ہے اور ’اگر اخلاقی نظام نہ ہو تو جمہوریت پارہ پارہ ہوجائے گی۔‘‘ اپنے سب سے بڑے مکالمہ کار گاندھی جی کی طرح امبیڈکر بھی بنیادی سماجی اصلاحات کے لیے عہد بستہ تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بھارت کے مستقبل، اس کی جمہوریت اور محنت سے کمائی گئی آزادی کے بارے میں بہت فکر مند تھے۔ آئین ساز اسمبلی میں ان کا آخری خطاب ان کے اسی اضطراب کا غماز ہے۔ ڈاکٹر امبیڈکر نے کہا تھا کہ ہمیں اپنے خون کے آخری قطرے سے اپنی آزادی کا دفاع کرنے کے لیے پرعزم رہنا چاہیے۔ انھوں نے خبردار کیا تھا کہ اگر بھارتی مطمئن ہوگئے تو بھارت دوسری بار اپنی جمہوریت اور آزادی کھو بیٹھے گا۔ پونا میں اپنے ایک خطاب میں انھوں نے کہا تھا، ”ہمارے پاس ایک آئین ہے جو جمہوریت فراہم کرتا ہے۔ ٹھیک ہے، ہم مزید کیا چاہتے ہیں؟...... میں آپ کو اس طرح کے احساس کے خلاف متنبہ کرتا ہوں کہ آئین کی تشکیل کے ساتھ ہمارا کام پورا ہوچکا ہے۔ نہیں، کام ابھی پورا نہیں ہوا۔ یہ تو اب شروع ہوا ہے۔“ آئین کے صدر معمار کا یہ قول ظاہر کرتا ہے کہ وہ واقعی کتنے دور اندیش تھے۔

یہ ان ہی کے انتہائی الفاظ ہیں جنھوں نے بھارت کو تقریباً آٹھ دہائیوں تک ایک متحرک جمہوریت کی راہ پر گامزن رکھا ہوا ہے۔ تاہم آج ہم کچھ لوگوں کے ذریعے ذات پات، مذہب، نسل، زبان وغیرہ جیسے سماجی اختلافات کی بنیاد پر بھارتیوں کے درمیان بھائی چارے کو کم کرنے کی کوششیں دیکھی جارہی ہیں۔ ہمیں اس بات کو یقینی بنانے کے لیے محتاط رہنا چاہیے کہ یہ تفرقہ انگیز رجحانات ناکام کوششیں ثابت ہوں۔ ڈاکٹر امبیڈکر کی تحریروں کو دوبارہ پڑھنا اور ان کے ساتھ دوبارہ جڑنا اس مقصد میں ہماری رہ نمائی کرسکتا ہے۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر امبیڈکر نے آریائی حملے کے نظریے کا ایک ایسے وقت میں مذاق اڑایا تھا جب وہ آریائی-دراوڑ تقسیم سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ بابا صاحب نے 1918 میں شائع ہونے والے اپنے ایک مقالے میں لکھا تھا، ”کوئی قبیلہ یا خاندان نسلی طور پر آریائی ہے یا دراوڑ، یہ ایک ایسا سوال ہے جس نے بھارت کے لوگوں کو اس وقت تک پریشان نہیں کیا جب تک کہ غیر ملکی اسکالر یہاں نہیں آئے اور انھوں نے لکیر کھینچنا شروع نہیں کردی۔“ دوسرے مقامات پر انھوں نے کئی مثالیں پیش کیں جن میں یجر وید اور اتھر وید کے رشیوں کے ذریعے شودروں کو عزت دینے کی خواہش کا اظہار تھا اور کئی مواقع پر شودر راجا بھی بنا۔ انھوں نے اس نظریے کو بھی واضح طور پر مسترد کیا کہ اچھوت نسلی طور پر آریاؤں اور دراوڑوں سے مختلف نسل ہیں۔

مزید برآں، جو لوگ لسانی مسائل کو اپنے تنگ نظر اور فرقہ وارانہ مفادات کو آگے بڑھانے کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کررہے ہیں، انھیں ملک کے اتحاد اور اس میں ایک زبان کے کردار کے بارے میں ڈاکٹر امبیڈکر کے خیالات کو پڑھنے سے بہت فائدہ ہوگا۔ 10 ستمبر 1949 کو انھوں نے آئین ساز اسمبلی میں ایک ترمیم پیش کی تھی جس میں سنسکرت کو انڈین یونین کی سرکاری زبان کے طور پر اپنانے کی تجویز رکھی گئی تھی۔ اپنی کتاب ’’لسانی ریاستوں کے بارے میں خیالات‘‘ میں انھوں نے یہ بھی اعلان کیا تھا کہ ”ہندی کو اپنی زبان کے طور پر تسلیم کرنا تمام بھارتیوں کا فرض ہے۔“ واضح رہے کہ بابا صاحب مقامی ہندی بولنے والے نہیں تھے، پھر بھی انھوں نے یہ بات اس لیے کہی کیوں کہ انھوں نے قوم کو اولیت دی تھی۔ ڈاکٹر امبیڈکر نے 22 دسمبر 1952 کو ”جمہوریت کی کام یابی کے لیے درکار شرائط“ کے عنوان سے اپنی ایک تقریر میں کہا تھا کہ جمہوریت کی شکل اور مقصد وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتا رہتا ہے اور جدید جمہوریت کا مقصد عوام کی بہبود ہے۔ اس وژن کے ساتھ انتھک محنت کرتے ہوئے گذشتہ 10 برسوں میں ہماری حکومت 25 کروڑ لوگوں کو غربت سے نکالنے میں کام یاب ہوئی ہے۔ ہم نے 16 کروڑ گھروں میں نل کا پانی فراہم کرنے کے لیے کام کیا ہے۔ ہم نے غریب کنبوں کے لیے پانچ کروڑ گھر بنائے ہیں۔ سال 2023 میں وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی کے ذریعے جن من ابھیان کا افتتاح کیا گیا۔ اس کا مقصد خاص طور پر کم زور قبائلی گروہوں (پی وی ٹی جی) کے سماجی واقتصادی حالات کو بہتر بنانا اور پی وی ٹی جی گھرانوں اور آبادیوں کو بنیادی سہولیات سے آراستہ کرنا ہے۔ ہم نے یونیورسل ہیلتھ کوریج (یو ایچ سی) کے وژن کو حاصل کرنے کے لیے ’آیوشمان بھارت پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا‘ بھی شروع کی۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی کی قیادت اور رہ نمائی میں عوام کے لیے ہماری حکومت کے فلاحی کام جمہوریت کے تئیں ہماری وابستگی اور بابا صاحب کے تئیں ہمارے احترام کو ظاہر کرتے ہیں۔

ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کا ماننا تھا کہ سماجی اور معاشی جمہوریت سیاسی جمہوریت کے شانہ بشانہ چلتی ہے۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی نے 2047 تک ’وکست بھارت‘ کا ہدف مقرر کیا ہے۔ یہ ہدف بابا صاحب کے وژن سے ہم آہنگ ہے۔ مزید برآں، یہ یقینی بنانے کے لیے کہ آنے والی نسلیں بابا صاحب کی وراثت اور خدمات کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جان سکیں، ہماری حکومت نے پنچ تیرتھ کو ترقی دینے کا کام کیا ہے، ڈاکٹر امبیڈکر سے جڑے یہ پانچ مشہور مقامات مہو (مدھیہ پردیش)، ناگپور (مہاراشٹر) میں دیکشا بھومی، لندن میں ڈاکٹر امبیڈکر میموریل ہوم، علی پور روڈ (دہلی) میں مہاپری نیروان بھومی اور ممبئی (مہاراشٹر) میں چیتیا بھومی ہیں۔ پچھلے مہینے جب وزیر اعظم نریندر مودی جی نے دیکشا بھومی کا دورہ کیا تھا تو انھوں نے بابا صاحب کے تصور کردہ بھارت کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مزید محنت کرنے کے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا تھا۔ بابا صاحب کی جینتی تمام بھارتیوں کو ان کے ذریعے دی گئی اقدار اور نظریات کے تئیں اپنے عہد کی تجدید کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ آیئے ہم اپنی نسل، مذہب، علاقے، ذات پات اور نسل سے اوپر اٹھیں اور بھارتی بنیں۔ ان کے ورثے کا صحیح معنوں میں احترام کرنے کے لیے ہمیں ان کے فکر کے ساتھ پوری وسعت اور گہرائی کے ساتھ جڑنا چاہیے اور انھیں محض ایک طبقے کے رہ نما کا درجہ دینے کی تمام کوششوں کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ جیسا کہ انھوں نے سائمن کمیشن کو پیروی میں کہا تھا کہ اشد ضرورت لوگوں میں یہ احساس پیدا کرنے کی ہے کہ ’وہ اول بھی بھارتی ہیں اور آخر بھی بھارتی ہیں‘ اور ’مقامی حب الوطنی اور گروہی شعور‘ کے زیر اثر آجانے کے خلاف متنبہ کیا تھا۔ بابا صاحب بھارت کے لیے خدا کا تحفہ ہیں اور دنیا کے لیے وہ بھارت کا تحفہ ہیں۔ آج 135 سال بعد، آیئے ہم انھیں وہی مقام دیں جس کے وہ حق دار ہیں، جسے دینے سے ان سے برٹش انڈیا نے بھی انکار کیا اور نو آزاد شدہ ملک نے بھی۔

☆☆☆

تجارتی جنگ: امریکی پالیسیوں سے عالمی تجارت میں بے یقینی

ٹرمپ کی پالیسیوں سے امریکہ کے اتحادی ناراض ہیں، اب چین کے خلاف تعاون میں بھی ہچکچاہٹ ہے۔ عالمی تجارت دباؤ کا شکار ہے اور معاشی تعلقات میں غیر یقینی بڑھ رہی ہے

مدیحہ فصیح

تجارتی جنگ کے اثرات امریکہ سمیت کئی ممالک پر پڑ رہے ہیں۔ مسلسل تین مہینوں کی توہین، ٹیرف لگانے اور یہاں تک کہ اپنے کچھ بہترین اتحادیوں پر قابض ہونے کی دھمکی دینے کے بعد، امریکہ اپنے دوستوں کو واپس چاہتا ہے۔ امریکی انتظامیہ کو اچانک کچھ مدد کی ضرورت ہے اور صدر ڈونالڈ ٹرمپ چین کے ساتھ اپنی تجارتی جنگ میں اتحادیوں کی تلاش میں ہیں۔ سی این این میں شائع اپنے تجزیے میں اسٹیفن کولنسن لکھتے ہیں کہ امریکی صدر نے چین کے ساتھ تجارتی تصادم کو بڑھا تو دیا لیکن لگتا ہے کہ وہ اسے جیتنا نہیں جانتے۔ لہٰذا، ان کی انتظامیہ چینی صدر شی جن پنگ کے خلاف فائدہ اٹھانے کے لیے تیزی سے کام کررہی ہے، تاہم جن پنگ ٹرمپ کی دھونس میں آنے کے موڈ میں نہیں ہیں۔ لیکن ایک چیز ہے جو کام کرسکتی ہے۔ وہ ہے امریکہ کی عالمی طاقت اور شاید یہ بیجنگ پر مارکیٹ تک رسائی، دانشورانہ املاک کی چوری، صنعتی جاسوسی اور دیگر مسائل کے بارے میں مسلسل امریکی شکایات پر کارروائی کرنے کے لیے دباؤ ڈال سکتی ہے۔ لیکن اس میں ایک مسئلہ درپیش آسکتا ہے۔ یہ نقطہ نظر ٹرمپ کے ”سب سے پہلے امریکہ“ کے منتر سے متصادم ہوگا۔ کولنسن کا کہنا ہے کہ امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے گزشتہ ہفتے فاکس بزنس پر نشاندہی کی تھی کہ جاپان، جنوبی کوریا، ویتنام اور ہندوستان جیسے امریکی اتحادی جلد ہی واشنگٹن کے ساتھ تجارتی مذاکرات کریں گے۔ بیسنٹ کے مطابق، ہر کوئی میز پر آرہا ہے، اور بنیادی طور پر چین کو گھیر لیا گیا ہے۔ ان کے مطابق، مذاکرات کا ایک موضوع ایک مشترکہ مقصد ہونا چاہیے: ”ہم چین کو دوبارہ توازن میں کیسے لا سکتے ہیں؟“ وائٹ ہاؤس کی پریس سکریٹری کیرولین لیویٹ سے پوچھا گیا کہ جب ٹرمپ دوستوں اور دشمنوں کے ساتھ یکساں سلوک کررہے ہیں تو امریکی اتحادی چین کا مقابلہ کرنے میں اس کی مدد کیوں کریں گے؟ لیویٹ نے جواب دیا: ”آپ کو ہمارے اتحادیوں سے بات کرنی ہوگی جو ہم تک پہنچ رہے ہیں۔ فون بج رہے ہیں۔ انہوں نے یہ واضح کردیا ہے کہ انہیں امریکہ کی ضرورت ہے، انہیں ہماری مارکیٹوں کی ضرورت ہے، انہیں ہمارے صارفین کی ضرورت ہے۔“

لیکن صدارتی دفتر میں واپس آنے کے بعد ٹرمپ نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ ہم خیال جمہوریتوں کے گروپوں کو تباہ کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ گزشتہ ہفتے کئی بار، انہوں نے یورپی یونین سے علیحدگی اختیار کی، ان کا خیال ہے کہ تجارت میں امریکہ کو نقصان پہنچانے کے لیے یورپی یونین بنایا گیا تھا۔ یورپ سے نفرت کرنے والے ٹرمپ واحد نہیں ہیں۔ نائب صدر جے ڈی وینس نے میونخ سیکورٹی فورم میں یورپی براعظم کے لیے اپنی ناگواری کا اظہار کیا تھا۔ مغربی نصف کرہ میں ٹرمپ کی مخالفت بھی ایک مسئلہ ہے۔ ایک متحد شمالی امریکہ کے تجارتی پاور ہاؤس کو طویل عرصے سے چین کے خلاف ممکنہ رکاوٹ کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ لیکن ٹرمپ نے بار بار کینیڈا پر قبضہ کرنے کی دھمکی دی ہے اور میکسیکو کو اپنے کچھ سخت ترین محصولات کے ساتھ نشانہ بنایا ہے۔ کینیڈا کے نئے وزیر اعظم مارک کارنی نے خبردار کیا ہے کہ ان کے ملک کے واشنگٹن کے ساتھ روایتی تعلقات ختم ہوچکے ہیں۔ کولنسن کا کہنا ہے کہ چین کے تجارتی طریقوں کو تبدیل کرنے کی کوشش کرنے کے لیے ایک اتحادی محاذ بنانے کا خیال اچھا ہے، لیکن ٹرمپ نے اسے روک دیا۔

جنوری 2017 میں اپنی پہلی صدارتی میعاد کے پہلے دن، ٹرمپ ٹرانس پیسفک پارٹنرشپ سے دستبردار ہوگئے، 12 ممالک کے اس گروپ میں میکسیکو، کینیڈا، جاپان اور آسٹریلیا جیسے اتحادی شامل تھے، جبکہ چین شامل نہیں تھا۔ صدر ٹرمپ نے ایک ٹرانس اٹلانٹک ٹریڈ اینڈ انویسٹمنٹ پارٹنرشپ کو بھی ختم کردیا جو دنیا کی دو بڑی منڈیوں کو آپس میں جوڑ دیتی۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ٹرمپ نے امریکہ کے دوستوں کو اتنا الگ کردیا ہے کہ وہ ان کی کال نہیں لیں گے۔ اوباما انتظامیہ میں اقتصادی مشیروں کی کونسل کی سربراہی کرنے والے جیسن فرمن کے مطابق ”امریکہ اس وقت دنیا میں کسی کے لیے بھی ناقابل یقین حد تک ناقابل اعتماد پارٹنر ہے، اور مجھے نہیں معلوم کہ ہم کس طرح قابل اعتماد ہوں گے۔ دوسری جانب اقوام متحدہ کے ادارے بین الاقوامی تجارتی مرکز (آئی ٹی سی) کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر پامیلا کوک ہیملٹن نے کہا ہے کہ امریکہ کی جانب سے دیگر ممالک پر تجارتی ٹیرف عائد کیے جانے سے عالمی تجارت تین فیصد تک سکڑ سکتی ہے۔ امریکہ کی اس پالیسی کا نتیجہ طویل مدتی طور پر علاقائی تجارتی روابط کی تشکیل نو اور ان میں وسعت ومضبوطی کی صورت میں بھی برآمد ہوسکتا ہے۔ علاوہ ازیں، اس سے سپلائی چین میں تبدیلی اور عالمی تجارتی اتحادوں کی تجدید دیکھنے کو مل سکتی ہے جبکہ ارضی سیاسی اور معاشی تبدیلیاں بھی متوقع ہیں۔

گزشتہ ہفتے امریکہ کی جانب سے چین کے علاوہ بیشتر ممالک پر عائد کردہ تجارتی ٹیرف کے اطلاق میں 90 روزہ وقفے کا اعلان ہونے کے بعد جنیوا میں ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امریکی حکومت کے ان فیصلوں سے میکسیکو، چین اور تھائی لینڈ جیسے ممالک کے علاوہ جنوبی افریقی ممالک بھی بری طرح متاثر ہوں گے اور خود امریکہ بھی ان فیصلوں کے اثرات سے بچ نہیں سکے گا۔ انہوں نے عالمی تجارتی تنظیم (ڈبلیو ٹی او) کے اندازے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ حالات میں چین اور امریکہ کے مابین تجارت میں 80 فیصد تک کمی واقع ہوسکتی ہے۔ دونوں ممالک کی باہمی تجارت مجموعی عالمی تجارت کا تین تا چار فیصد ہے جبکہ باقی 96 فیصد تاحال معمول کے مطابق ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔

اگرچہ امریکہ کی جانب سے دوطرفہ قرار دیے گئے ٹیرف کا بیشتر ممالک کی درآمدات پر اطلاق ہوتا ہے اور ان کی کم از کم شرح 10 فیصد ہے جو پہلے ہی بہت زیادہ ہے، لیکن چین کی امریکہ کو برآمدات پر 145 فیصد ٹیرف عائد کیا ہے۔ اس کے جواب میں چین نے امریکہ سے آنے والی تجارتی اشیا پر ٹیرف بڑھا کر 145 فیصد کردیا ہے۔ پامیلا کوک نے کہا کہ میکسیکو نے اپنی برآمدی اشیا کا رخ امریکہ، چین، یورپ اور لاطینی امریکہ کے دیگر ممالک جیسی اپنی روایتی منڈیوں سے ہٹا کر کینیڈا، برازیل اور کسی حد تک ہندوستان کی جانب موڑ دیا ہے جو اس کے لیے قدرے فائدہ مند ہے۔ دیگر ممالک بھی میکسیکو کی تقلید کررہے ہیں جن میں ویت نام بھی شامل ہے جس کی برآمدات اب امریکہ، میکسیکو اور چین سے ہٹ کر یورپی یونین، جنوبی کوریا اور دیگر ممالک کی جانب جارہی ہیں۔ پامیلا کوک ہیملٹن نے واضح کیا ہے کہ امریکہ کی جانب سے ٹیرف کے اطلاق کو 90 روز تک روکے جانے سے عالمی تجارت کو فائدہ نہیں ہوگا اور اس وقفے سے لازمی استحکام کی امید نہیں رکھی جا سکتی۔ موجودہ حالات میں مستقبل کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا اور یہ غیر متوقع صورتحال اس وقت لیے جانے والے تجارتی فیصلوں کو منفی طور سے متاثر کرے گی۔ دنیا کے معاشی نظام کو پہلے بھی ایسے حالات کا سامنا ہوچکا ہے۔ گزشتہ 50 برس میں متعدد مواقع پر دنیا اس سے ملتے جلتے حالات سے گزر چکی ہے تاہم اس مرتبہ صورتحال قدرے زیادہ سخت اور متزلزل ہے۔

قانون سازی۔ عددی طاقت بنام جمہوریت

اختر جمال عثمانی

وقف ترمیمی بل 2025 دونوں ایوانوں سے اکثریت کے بل پر پاس ہونے کے بعد صدر مملکت کے دستخط ہونے کے ساتھ ہی نوٹی فکیشن بھی جاری ہو گیاہے اب یہ قانون نافذ ہوگیا ہے۔ مسلمانوں نے ہر ممکن کوشش کی اس کو روکنے کی مگر حکومت نے عددی برتری کی بنیاد پر اسے پاس کرالیا۔ حقیقی جمہوریت کی بنیاد عوام کی مرضی اور مشاورت پر ہوتی ہے۔ اگر ایوان میں اکثریت کی بنیاد پر ایسے قوانین بنائے جاتے ہیں جو متعلقہ طبقے یا کمیونٹی کی مرضی کے خلاف ہوں تو یہ جمہوری اصولوں کے منافی ہے۔ جمہوریت صرف اکثریت کی مرضی کا نام نہیں ہے بلکہ اس میں اقلیتوں، کمزور طبقات اور نظریات سے اختلاف رکھنے والوں کے حقوق کی بھی پاسداری ہونی چاہئے۔ قانون سازی صرف عددی برتری کی بنیاد پر کی جائے اور جس طبقے کے متعلق ہو اس کی اکثریت کی رائے کو مسترد کردیا جائے تو اس سے ایک تو جمہوری اقدار مجروح ہوتی ہیں دوسرے اقلیت میں بے بسی اور محرومی کا احساس پیدا ہوتا ہے جو نہ صرف سماجی ہم آہنگی کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے بلکہ اداروں اور حکومت پر اعتماد میں کمی کا سبب بنتا ہے۔ گزشتہ دہائی میں اکثریت کے بل پر قانون سازی کی کئی مثالیں سامنے آئی ہیں جیسے مسلمانوں کی پرزور مخالفت کے باوجود طلاق ثلاثہ کے متعلق بل پاس ہونا، اگرچہ یہ قانون مسلم خواتین کے تحفظ کے نام پر لایا گیا تھا لیکن مسلمانوں کی اکثریت نے اسے مذہبی معاملات میں بیجا مداخلت پر محمول مانا اور آئین کے آرٹیکل 14 کے تحت حاصل مذہبی آزادی میں در اندازی قرار دیا۔ کسانوں کی زبردست مخالفت کے باوجود تین زرعی قوانین کا نفاذ کیا گیا۔ انھیں حکومت کسانوں کی بازار تک رسائی کے نام پر لائی تھی اور کسانوں کو سمجھانے کی کوشش کررہی تھی کہ کسانوں کی فلاح اور بہبود ان قوانین کے نفاذ سے ہی ممکن ہے۔ لیکن ملک بھر کے کسانوں نے اسے مسترد کردیا۔ کسانوں کی بڑی تعداد نے زرعی قوانین کی مخالفت کی۔ پہلی وجہ تو یہ تھی کہ کسانوں اور ان کی تنظیموں کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ پالیمنٹ میں بغیر تفصیلی مباحثے کے نہایت جلد بازی میں یہ قانون پاس کئے گئے۔ ان قوانین سے اندیشہ تھا کہ چھوٹے کسانوں کو نقصان ہوگا، ان کو کارپوریشن کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائیگا اور پرائیویٹ کمپنیوں کو ترجیح مل جائے گی۔ ایم ایس پی کے لئے بھی کوئی یقینی صورت حال نہیں تھی۔ کسانوں نے ملک گیر سطح پر مہینوں احتجاج جاری رکھا۔ حکومت شروع میں ضد پر اڑی رہی، دھرنے پر بیٹھے سیکڑوں کسانوں کی ہلاکت کے بعد آخرکار زبردست دباؤ کے چلتے حکومت کو زرعی قوانین واپس لینے پڑے۔ مسلمانوں کی مخالفت کے باوجود شہریت ترمیمی قانون CAA اور NRC وضع کئے گئے۔ مسلمانوں نے اس کی شدید مخالفت اس بنیاد پر کی کہ قانون آئین کے بنیادی التزام آرٹیکل 14 سے متصادم تھا یعنی مذہب کی بنیاد پر شہریوں کے درمیان کوئی تفریق نہیں کی جاسکتی ہے، لیکن اس قانون میں مذہبی بنیاد پر امتیاز برتا گیا تھا۔ اس کے خلاف ملک گیر احتجاج ہوا۔ پولیس فائرنگ میں درجنوں ہلاکتیں ہوئیں۔ دہلی کا شاہین باغ اور لکھنؤ کا گھنٹہ گھر مدتوں احتجاج کے مرکز بنے رہے لیکن حکومت پر کوئی اثر نہیں ہوا، جموں کشمیر کے عوام یا سیاسی قیادت کی مرضی کے بغیر آرٹیکل 370 کا خاتمہ کرتے ہوئے ریاست کی آئینی خودمختاری ختم کردی گئی۔ نہ صرف اسے یونین ٹیریٹری میں بدلا گیا بلکہ کئی حصوں میں تقسیم کردیا گیا۔ جس کے صوبے کے عوام نے شدید مخالفت کی۔ مہینوں کرفیو جیسے حالات رہے۔ صوبائی اسمبلیوں میں بھی اکثریت کی بنیاد پر قانون سازی کی جاتی رہی ہے۔ جیسے اینٹی کنورزن قانون۔ اتر پردیش، گجرات، مدھیہ پردیش جیسی کئی ریاستوں میں مذہبی تبلیغ کے خلاف سخت قانون بنائے گئے۔ ان قانونوں کے نام پر کسی بھی مذہب کو ماننے کی آزادی، شادی اور عبادات میں رخنہ اندازی کا رویہ دیکھنے میں آتا رہا ہے۔ ان تمام مثالوں میں ایک بات مشترک ہے کہ ان قوانین سے متاثر ہونے والے طبقات کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ نہ ان کے اندیشوں کی پرواہ کی گئی بلکہ ان کے احتجاج کو سختی کے ساتھ دبا دیا گیا یا پھر نظرانداز کردیا گیا۔

اب آتے ہیں تازہ معاملے یعنی وقف ترمیمی بل 2025 کی طرف۔ حکومت کا دعویٰ ہے کہ بل کا مقصد وقف املاک کے انتظام میں شفافیت اور بہتر نگرانی کے مقصد سے لایا گیا ہے۔ اس بل کو لے کر مسلمانوں میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ طرح طرح کے خدشات میں خود کو گھرا محسوس کررہے ہیں وقف املاک کا تعلق مذہبی معاملات سے ہے۔ آج کی تاریخ میں وقف کے پاس آٹھ لاکھ بہتر ہزار سے زیادہ رجسٹرڈ جائیدادیں ہیں جو تقریباً آٹھ لاکھ ایکڑ پر مشتمل ہیں ساری زمین وہ ہے جو مسلمانوں نے مسجدوں، مقبروں، درگاہوں، قبرستانوں اور دیگر فلاحی کاموں کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ تو دراصل معاملہ مسلمانوں کی فلاح بہبود کا کم اور بیش قیمتی زمینوں کا زیادہ ہے۔ متعدد مسجدیں، مدرسے، درگاہیں اور قبرستان جو کبھی دور دراز کے دیہی علاقوں میں تھے اب شہروں کے درمیان آگئے ہیں اس میں حکومت کی مداخلت مسلمانوں کو گوارہ نہیں ہے۔ حکومت کا دخل بڑھ جانے سے وقف بورڈ کی خودمختاری ختم ہوجائے گی۔ انتظامیہ کا دخل اور اختیار بڑھنے سے وقف کی جائدادیں حکومت کے تصرف میں ہو جائینگی اور وقف کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔ آخر اچانک قانون تبدیل کرنے کی ضرورت کیوں آن پڑی۔ اس میں حکومت نے کئی نشانے سادھے ہیں۔ ایک تو جلد ہی کچھ صوبوں میں انتخاب ہونے والے ہیں جس میں بی جے پی اپنے ووٹر کو یہ پیغام دینا چاہتی ہے کہ سیٹیں کم ہونے کے باوجود اپنی مرضی کی قانون سازی کی اہل ہے۔

سرمایہ داروں کے وقف کی ملکیت زمینوں کے حصول میں سب سے بڑی رکاوٹ وقف بورڈ ہے۔ اسی لئے یہ ترمیمی بل بورڈ کے اختیارات میں تخفیف کرنے کے مقصد سے لایا گیا ہے۔ اس میں وقف بورڈ کے سرویر اور ٹریبونل کے اختیارات میں تخفیف کی جارہی ہے۔ وقف بورڈ کو کمزور کرنے کے بعد وہی آزمودہ نسخہ کہ تنازعہ کھڑا کرکے عدالت کے راستے زمین پر قبضہ کیا جائے اختیار کیا جائے گا۔ ابھی نافذ ہی ہوا ہے کہ اتر پردیش حکومت نے اضلاع کے حکام کو وقف جائدادوں کے سروے کا حکم دے دیا ہے۔ کئی جگہ تنازعے کھڑے کئے جا رہے ہیں۔ مدتوں پرانے قبرستان میں تدفین میں رکاوٹ ڈالی جا رہی ہے۔ بہت سے مدارس مساجد اور دینی کام وقف بورڈ پر انحصار کرتے ہیں ان میں رکاوٹ پیدا ہوسکتی ہے۔ نئے وقف بل میں کچھ شقیں خطرہ بننے والی ہیں، مثلاً زبانی وقف قبول نہ کرنا یا دستاویزی ثبوت کے بغیر دعویٰ تسلیم نہ کرنا۔ اس سے ان زمینوں پر جن پر مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے ادارے اور کمپنیاں قابض ہیں وقف بورڈ کو ہاتھ دھونا پڑے گا۔ نئے وقف بل میں کلکٹر کو کل اختیار دینے سے بھی مسلمان شاکی ہیں۔ بار بار مشاہدہ ہوتا ہے کہ انتظامیہ کس طرح آئین کے بجائے حکمرانوں کی مرضی کو مقدم رکھتی ہے۔ بل میں ایک بات بہتر لگی کہ سارے رکارڈ کو ڈجیٹلائز کرکے پورٹل پر اپلوڈ کیا جانا چاہئے۔ ویسے بھی تحفظ کے لئے املاک کا باقاعدہ رجسٹریشن ضروری ہے۔ اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ اکثریت کے بل پر مرضی کے خلاف لائے گئے قانونوں کا سامنا کیسے کیا جائے۔ صرف سڑکوں پر احتجاج سے تدارک ممکن نہیں ہوگا۔ انتظامیہ اور پولیس کا متعصبانہ رویہ دیکھتے ہوئے قوی اندیشہ ہے کہ سڑکوں پر احتجاج تشدد کا بہانہ بنا کر سختی کے ساتھ کچل دیا جائیگا۔ عدالت سے رجوع کرنا ہی ایک ممکن راستہ ہے۔ جمیعت علماء ہند، مسلم پرسنل لا بورڈ اور کچھ لیڈران نے عدالت سے رجوع کیا ہے۔ عدالت نے سنوائی کے لئے 16 اپریل کی تاریخ مقرر کی ہے۔ حالانکہ ماضی میں کئی بار انصاف کے حصول کی امیدیں پاش پاش ہوئی ہیں لیکن پھر بھی ہمیں انصاف کی امید قائم رکھنی چاہئے۔ ہمیں محض شکایت کرنے یا مظلومیت کا اظہار کرنے کے بجائے دانشمندانہ طور پر اور آئین کی پاسداری کرتے ہوئے کھڑے ہونا ہوگا۔ ☆☆☆

Mb.9450191754, بارہ بنکی

سرمایہ داروں کے وقف کی ملکیت زمینوں کے حصول میں سب سے بڑی رکاوٹ وقف بورڈ ہے۔ اسی لئے یہ ترمیمی بل بورڈ کے اختیارات میں تخفیف کرنے کے مقصد سے لایا گیا ہے۔ اس میں وقف بورڈ کے سرویر اور ٹریبیونل کے اختیارات میں تخفیف کی جا رہی ہے۔ وقف بورڈ کو کمزور کرنے کے بعد وہی آزمودہ نسخہ کہ تنازعہ کھڑا کر کے عدالت کے راستے زمین پر قبضہ کیا جائے اختیار کیا جائے گا۔ ابھی نافذ ہی ہوا ہے کہ اتر پردیش حکومت نے اضلاء کے حکام کو وقف جائدادوں کے سروے کا حکم دے دیا ہے۔ کئی جگہ تنازعے کھڑے کئے جا رہے ہیں۔ مدتوں پرانے قبرستان میں تدفین میں رکاوٹ ڈالی جا رہی ہے۔ بہت سے مدارس مساجد اور دینی کام وقف بورڈ پر انحصار کرتے ہیں ان میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔ نئے وقف بل میں کچھ شقیں خطرہ بننے والی ہیں

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی-وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

امام جعفر صادق علیہ السلام کی حیات طیبہ کے چند پہلو

مولانا سید علی ہاشم عابدی

امام جعفر صادق علیہ السلام ہمارے چھٹے امام ہیں، آپؑ کے والد ماجد باقر العلوم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور والدہ ماجدہ جناب ام فروہ سلام اللہ علیہا تھیں۔ جناب ام فروہ امیرالمومنین امام علی علیہ السلام کے جلیل القدر اور باوفا صحابی جناب محمدؓ بن ابی بکر کہ جنکو مولا نے اپنا خیر خواہ بیٹا کہا تھا، کی پوتی تھیں اور مشہور تابعی، مدینہ منورہ کے معروف فقیہ اور امام زین العابدین علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام کے صحابی اور مورد اعتماد جناب قاسم بن محمد کی بیٹی تھیں، امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنی والدہ ماجدہ کے سلسلہ میں فرمایا: ''میری ماں باایمان، باتقوی اور نیک خاتون تھیں اور اللہ نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔'' مسعودی کے مطابق آپؒ اپنے زمانے کی سب سے زیادہ پرہیزگار خاتون تھیں۔ جناب ام فروہ سلام اللہ علیہا کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو ''ابن المکرمہ'' یعنی کریمہ خاتون کے فرزند کے عنوان سے یاد کیا گیا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا نام جعفر، مشہور کنیت ابو عبداللہ اور القاب صادق، صابر، طاہر اور فاضل ہے اگر چہ آپؑ کا سب سے مشہور لقب صادق ہی ہے، روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپؑ کو لقب صادق سے یاد کیا، اہل سنت امام جناب مالک، جناب احمد بن حنبل اور جناب جاحظ نے بھی آپؑ کو صادق کے نام سے یاد کیا ہے۔

کتب تاریخ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی دو زوجہ جناب فاطمہ بنت الحسین اور جناب حمیدہ سلام اللہ علیہا اور چار کنیزوں کا ذکر ملتا ہے۔ نیز آپؑ کے سات بیٹوں اور تین بیٹیوں کے نام مرقوم ہیں۔ آپؑ کے سب سے بڑے فرزند اسماعیل تھے جو آپؑ کی حیات طیبہ میں ہی انتقال کر گئے لیکن اس کے باوجود آپؑ کی شہادت کے بعد کچھ لوگ انکی امامت کے قائل ہو گئے، وہ لوگ اسماعیلی اور شش امامی کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ دوسرے فرزند عبداللہ افطح تھے، اپنے والد کی نافرمانی انکا شیوہ تھا اور آپؑ کی شہادت کے بعد انھوں نے امامت کا دعویٰ کیا اور ان کے ماننے والے فطحیہ کہلائے۔ تیسرے فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، چوتھے اسحاقؒ، پانچویں محمد دیباجؒ، چھٹے عباسؒ اور ساتویں علی بن جعفر تھے۔ اسحاق، محمد، عباس اور علی علیہم السلام جلیل القدر اور صالح تھے، وہ اپنے والد امام صادقؑ کے بعد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی امامت کے بھی قائل تھے۔ جناب علی بن جعفرؒ نہ صرف اپنے بڑے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا بعنوان احترام کرتے بلکہ انھوں نے ساتویں امامؑ کے بعد آٹھویں بلکہ نویں امام محمد تقی علیہ السلام کی امامت کا اقرار کیا اور بزرگی کے باوجود ان کا خاص احترام کرتے تھے جیسے ایک شیعہ کو اپنے امام کا احترام کرنا چاہئے۔ جناب ام فروہ، جناب اسماء اور جناب فاطمہ آپؑ کی بیٹیاں تھیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام یوم ولادت با سعادت رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 17 ربیع الاول سن 83 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور 15 یا 25 شوال سن 148 ہجری کو تقریباً 65 برس کی عمر میں زہر دغا سے مدینہ منورہ میں شہید ہوئے اور جنت البقیع میں اپنے والد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

گذشتہ گیارہ معصوم اماموں میں آپؑ نے سب سے زیادہ عمر پائی اس لئے آپؑ کو ''شیخ الائمہ'' کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ اپنی پاکیزہ عمر کے ابتدائی بارہ سال اپنے جد بزرگوار امام زین العابدین علیہ السلام کے زیر سایہ وتربیت بسر کئے، اسکے بعد اپنے والد ماجد باقر العلوم امام محمد باقر علیہ السلام کے زیر سایہ زندگی بسر کی اور تاحیات ایک مطیع محض کی حیثیت سے انکی اطاعت کی اور بنی امیہ کے اس ظلم و ستم کے ماحول میں ہر محاذ پر اپنے والد کے ہمراہ نظر آئے چاہے وہ امت کی تعلیم وتربیت کا مرحلہ ہو یا شام کا سفر ہو۔

7 ذی الحجہ سن 114 ہجری میں جب امام محمد باقر علیہ السلام زہر دغا سے شہید ہوئے تو امامت کی ذمہ داریوں کی ادائیگی آپؑ پر آئی۔ آپؑ کی امامت لوگوں کا چناؤ نہیں بلکہ انتخاب پروردگار تھا کہ اللہ نے آپؑ کو اپنے بندوں پر اپنی حجت اور معصوم امامؑ قرار دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنے جانشینوں کا تعارف کرایا تو آپؑ کا بھی نام، کنیت حتیٰ لقب بھی بیان کیا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کے 34 سالہ دور امامت میں پانچ اموی حکام ہشام بن عبدالملک، ولید بن یزید بن عبدالملک، یزید بن ولید، ابراہیم بن ولید اور مروان بن محمد المعروف مروان حمار اور دو عباسی حاکم ابوالعباس عبداللہ بن محمد اور ابوجعفر منصور دوانقی نے حکومت کی۔ اموی ہوں یا عباسی سب کے سب ظالم و ستمگر تھے، اہلبیتؑ اور انکے چاہنے والوں اور شیعوں کے شدید دشمن تھے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ظلم چاہے جتنا ہی بڑھ کیوں نہ جائے، ایک نہ ایک دن اسے ختم ہونا ہی ہے اور ذلت ورسوائی ظالم کا مقدر بن جاتی ہے، وہ ظالم جو کل تک دوسروں پر عرصہ حیات تنگ کرتا نظر آتا تھا ایک دن وہ بھی آتا ہے کہ خود اس پر عرصہ حیات تنگ ہو جاتا ہے اور اس وسیع دنیا میں اسکے چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ بنی امیہ کے ظلم وستم سے تاریخ کے اوراق سیاہ اور انسانیت شرمندہ ہے۔ آخر بنی امیہ کے بھی ظلم کا گھڑا بھر گیا اور بنی عباس ان کے خلاف میدان میں اتر آئے، بنی امیہ کمزور ہوتے چلے گئے اور بنی عباس کا اقتدار مضبوط ہونے لگا، سن 132 ہجری میں بنی امیہ کی حکومت کا خاتمہ ہوا اور بنی عباس اقتدار وحکومت میں آ گئے۔

اموی اور عباسی اختلاف میں جو چیز قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس جنگ میں نہ بنی امیہ کا ساتھ دیا اور نہ ہی بنی عباس کی حمایت کی۔ آپؑ جانتے تھے کہ یہ وہی بنی امیہ ہیں جنہوں نے امیرالمومنین علیہ السلام کو ان کے حق سے محروم کرنے میں مکمل حمایت کی تھی، اہل بیتؑ کی دشمنی میں کبھی کوئی کسر نہیں چھوڑی کہ ستر ہزار منبروں سے برسوں امیرالمومنین علیہ السلام پر سب وشتم ہوا، امیرالمومنین علیہ السلام، امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام، امام زین العابدین علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام اور ان کے چاہنے والوں کو بنی امیہ نے ہی شہید کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے صحابی جناب ابوذر رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی بنی امیہ نے ہی بھوکا و پیاسا شہید کیا تھا۔ امام عالی مقام جانتے تھے کہ جس طرح دنیا طلبی اور اقتدار وثروت کی لالچ میں بنی امیہ نے اہل بیتؑ سے دشمنی کی، بنی عباس بھی ان سے کچھ کم نہیں ہیں۔ عبیداللہ بن عباس ہی تھے جو مال دنیا کی لالچ میں تاریکی شب میں فرمان نبویؐ کو نظر انداز کرتے ہوئے امام حسن علیہ السلام کے لشکر حق سے نکل کر لشکر باطل میں شامل ہو گئے اور مندرجہ آیت کا مصداق بن گئے تھے۔ ''وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ'' (سورہ بقرہ، آیت 257)

''اور کفار کے ولی طاغوت ہیں جو انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ جہنمی ہیں اور وہاں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

ظاہر ہے امام جعفر صادق علیہ السلام امیرالمومنین علیہ السلام کے جانشین اور وارث تھے لہذا جس طرح مولا علیؑ نے اپنے حق کے غاصبوں اور دشمنوں سے مقابلے میں کسی باطل کی مدد قبول نہیں فرمائی اور یہ کہتے ہوئے اس کی امداد و حمایت کی پیشکش کو ٹھکرا دیا کہ تیرا اسلام سے کیا واسطہ ہے، اسی طرح امام جعفر صادق علیہ السلام نے بھی اپنے اور اپنے آباء واجداد کے دشمنوں اور قاتلوں یعنی بنی امیہ کے خلاف باطل بنی عباس کا ساتھ نہیں دیا اور موقع کو غنیمت جانتے ہوئے تعلیم وتربیت کا سلسلہ شروع کیا اور مدرسہ قائم کیا، اگر چہ اس تعلیمی تحریک کے لئے بھی آپؑ کو طولانی موقع نہیں ملا بلکہ صرف دوسری صدی ہجری کی تیسری دہائی میں ہی آپؑ کو یہ موقع فراہم ہوا، نہ اس سے پہلے حالات سازگار تھے اور نہ ہی اسکے بعد حالات ایسے رہے کہ آپؑ مدرسہ کو قائم رکھ سکیں۔

لیکن اس مختصر مدت میں بھی آپؑ نے چار ہزار سے زیادہ تشنگان علوم کو سیراب کیا۔ آپؑ کے مدرسہ میں نہ صرف شیعہ آتے تھے بلکہ ہر مذہب وملت کے لئے آپؑ کے مدرسہ کا دروازہ کھلا تھا۔ روایات کے مطابق شیعہ ہوں یا سنّی، ضروریات دین کا اقرار کرنے والا ہو یا انکار کرنے والا سب کو اجازت تھی کہ جس کو بھی علم سیکھنا ہو وہ آ سکتا ہے۔ جس کی سب سے بڑی مثال یہی ہے کہ آج ہمارا شیعہ مذہب عقائد ہوں یا اخلاق واحکام، تفسیر ہو یا حدیث ہر لحاظ سے امام جعفر صادق علیہ السلام کے مرہون منت ہے، اسی طرح مذہب اہل سنت بھی آپؑ کے زیر کرم ہے کیوں کہ ان کے چاروں فقہی اماموں نے بلا واسطہ یا با واسطہ آپؑ ہی سے کسب فیض کیا ہے۔

آج دنیا نے تعلیمی میدان میں اتنی ترقی کر لی ہے کہ مہارت کے حوالے سے علوم تقسیم ہو چکے ہیں، جیسے عصری علوم میں کہیں میڈکل کا ماہر بنایا جاتا ہے تو کہیں انجینیئر نگ کا، کہیں سیاست کا ماہر بنایا جاتا ہے تو کہیں اقتصاد کا، وغیرہ وغیرہ، اسی طرح دینی علوم میں اگر ہم حوزات علمیہ قم مقدس اور نجف اشرف میں دیکھیں تو کوئی مدرسہ ادبیات سے مخصوص ہے تو کوئی مدرسہ تفسیر یا حدیث سے تو کوئی فلسفہ سے تو کوئی کلام سے۔ ہمارے مولا امام جعفر صادق علیہ السلام نے چودہ سو سال پہلے دینی علوم ہوں یا عصری علوم ہوں، اپنے شاگردوں کو انکے ذوق اور ضرورت کے مطابق مربوط علم میں ماہر بنایا کہ کوئی حدیث کا ماہر ملا تو کوئی تفسیر کا، کوئی کلام کا ماہر ملا تو کوئی مناظرہ کا، کسی نے کیمیا، فلکیات اور نجوم میں مہارت حاصل کی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا آج ہمارے مدارس امام جعفر صادق علیہ السلام کے مدرسہ جیسے ہیں؟ بہرحال یہ قابل غور نکتہ ہے جس پر سب کو عموماً اور ذمہ داران کو خصوصاً توجہ دینی ہوگی تا کہ جب ہم روز محشر شفاعت کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں پہنچیں تو شرمندہ نہ ہوں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے مختلف جوانب سے مشکلات تھیں، ایک جانب حکومت چاہے اموی ہوں یا عباسی وہ آپؑ کے دشمن تھے، مسلمانوں کا وہ طبقہ جو بعد رسولؐ سے اہلبیتؑ سے دور رہا وہ بھی آپؑ کا مخالف تھا، منکرین خدا، یہود ونصاری، اسی طرح غالی بھی تھے جو ظاہراً آپؑ سے محبت کا دعویٰ کرتے تھے لیکن وہ آپؑ کے خدا کے منکر تھے لہذا وہ بھی آپؑ کے دشمن ہی تھے۔ ان تمام بیرونی مخالفین کے علاوہ خود بنی ہاشم کے بعض افراد بھی نادانی یا دنیوی لالچ کے سبب آپؑ کی مخالفت میں دوسروں سے پیچھے نہیں تھے۔ ایسے پر مشقت ومحن حالات میں بھی آپؑ نے اپنے چاہنے والوں کو ایسی تربیت فرمائی کہ اگر ان پر کوئی عمل کرلے تو حالات چاہے جتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں اس کے باوجود وہ مشکلات میں جینے کا نہ صرف ہنر جانتا ہوگا بلکہ اس کا عملی نمونہ بھی پیش کرے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے بتایا کہ منصب امامت اللہ کا دیا منصب ہے اس میں کسی بندے کو کوئی اختیار نہیں ہے لہذا ایک شیعہ کو امامؑ کی ویسے ہی بغیر چوں و چرا اطاعت کرنی چاہئے جیسے وہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرتا ہے۔ حکم امامؑ کے سامنے سر تسلیم خم ہو جانا ہی حقیقی شیعہ ہونے کی دلیل ہے جیسے جناب ہارون مکّی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے اطاعت کی۔

خدایا: مجھے اپنی، اپنے رسولؐ اور اپنی حجت کی معرفت عطا فرما۔

امام جعفر صادقؑ کے علم وفضائل سے جہاں کو روشن کریں

ڈاکٹر شجاعت حسین

امام جعفر صادق علیہ السلام کی ذات گرامی توصیف و تعریف کی حد سے بلند و بالا ہے اور راقم الحروف آپ کی مدح ومناقب کا حق ادا کرنے سے قاصر ہے۔ دنیا میں جتنے صاحبان شرف ہیں وہ گویا زمین کے مانند ہیں۔ وہ سب پست ہیں اور آپؑ ان سب کے لئے آسمان ہیں یعنی بلند تر ہیں۔ اس شخص کی مدح، ثناء ومناقب کی حد کون معین کرسکتا ہے جو انبیاء کرام کی ذریت ہو! اور آپ ﷺ نے فرمایا اوّل محمدؐ، اوسط محمدؐ، آخر محمدؐ، کل محمدؐ

زیر نظر مضمون چھٹے تاجدار امامت حضرت جعفر صادقؑ پر ایک کاوش ہے۔ بڑی محنت ومشقت سے تفسیر مجمع البیان، تفسیر کبیر، نہج الصادقین، تفسیر نمونہ، فصل الخطاب، تاریخ یعقوبی، مناقب ابن شہر آشوب، بحار الانوار، امالی شیخ صدوق، امالی شیخ طوسی، عیون اخبار الرضا، کافی، خصال شیخ صدوق اور عالم اسلام کی دیگر معروف کتابوں جیسے چودہ ستارے، خوشبوئے حیات کا مطالعہ کیا پھر کہیں ان میں بکھرے ہوئے جواہر کی چمک وشعاعیں پیش کرنے کی ہمت یکجا کر سکا۔

کسی کے قلم میں اتنی توانائی کہاں ہے کہ ان خاصانِ خدا کی مدح وثناء کا حق ادا کر سکے اور ان ہادیان برحق کی سیرت طیبہ، فضیلت، عظمت وکمالات کے ایک ایک پہلو کا مکمل تحریر کر سکے!

بہر کیف، یہ فضیلت قابل تحریر وتحسین ہے کہ جب مغربی دنیا کے 25 نامور ماہرین فن اور صاحبان علم وتحقیق یکجا بیٹھے اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی حیات طیبہ کے صرف ایک پہلو پر گفتگو کے لیے سر جوڑ کر بیٹھے تو ایک انتہائی ضخیم کتاب منصۂ شہود میں آئی جس کا نام ان لوگوں نے تجویز کیا ''مغز متفکر جہانِ شیعہ'' جس کا اردو ترجمہ ہے ''دنیائے تشیع کا دور اندیش دماغ''۔ یہ ذکر کردہ کتاب فرانسیسی زبان میں نہایت فخر، قدر واہتمام سے شائع کر منظر عام پر آئی۔ مغربی دنیا میں ماہرین فنون اور صاحبان علم نے اس کتاب کا مطالعہ کیا اور کسب فیض وکمال ہوئے۔ اور ہم اب بھی صرف فضائل پڑھتے اور سنتے ہیں۔ لیکن ایرانیوں نے حقیقی معنوں میں کسب فیض ہونے اور دنیا میں اپنی ترقی کا لوہا منوایا یہ تشیع کے لیے باعث عزت وتکریم ہے۔

اس کتاب میں مذکورہ دانشمندوں نے امام جعفر صادقؑ کی علمی ترقیوں اور فکر وشعور کے ارتقاء کا جائزہ لیا ہے اور دلائل وشواہد سے ثابت کیا ہے کہ امام صادقؑ نے اپنے شاگردوں کو کثرت سے ایسے علوم سے روشناس کرایا، جن کی بیسویں صدی سے مغربی دنیا کے سائنسدانوں کے افکار وخیالات کی رسائی بھی نہیں تھی۔

عام وخواص شیعہ اثناء عشری کو صرف اتنا معلوم ہے کہ آپ محمد باقرؑ کے فرزند ہیں، چھٹے امام ہیں، جائے پیدائش مدینہ منورہ ہے اور آپ کی شہادت زہر دے کر دوانقی نے کروائی۔ لیکن لوگوں کو یہ قطعی واقفیت نہیں ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے اپنی حیات طیبہ میں کون کون کارنامے انجام دیئے جن کی بنیاد پر مذہب شیعہ کے نام نامی سے منسوب ہوا۔

یہ سوال بھی ذہن میں گردش کرتا ہے کہ امام حسینؑ نے دین کی بلندی، حفاظت، بقاء اور سالمیت کے لیے سب سے بڑی اور تاریخ میں سب سے عظیم الشان قربانی پیش کی، سید الشہداء کہلائے، نوجوان جنت کے سردار ہیں، کشتی دین ہیں تو اس مذہب کا نام حسینی کیوں نہیں رکھا گیا؟

اس طرح کے خیالات کی لہر آتی ہے لیکن آخر کار سوال کا تحقیقی ومناسب جواب مل ہی گیا۔

خلاصہ تحقیق قارئین کرام کے لیے تحریر کیا جا رہا ہے۔ جرمنی کے شہر اسٹراسبرگ ※ سے ایک رسالہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی علمی خدمات، اس دور کے حالات کا مکمل جائزہ کرتے ہوئے یہ واضح کیا گیا کہ امام صادقؑ نے درس وتعلیم کی عظیم الشان بنیاد رکھی جس نے اسی مذہب کو حیات نو بخشیں اور جس ذات گرامی کی تعلیمات سے اسی مذہب کو حیات نو عطاء ہوئی ہو اسی کا یہ حق ہے کہ اس مذہب کو اسی کے اسم گرامی سے منسوب کیا جائے۔

اثناء عشری کو مذہب جعفریہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جب قارئین کرام ومحب آل محمدؐ جرمنی کے اس رسالے کا مطالعہ کریں جس میں خاص طور سے اس موضوع پر بحث کی گئی ہے، بلکہ اسی رسالہ کا بنیادی مضمون یہی تھا اور جس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی تعلیمات تدریسی خدمات کو بہت واضح طور سے روشناس کرایا گیا ہے اور دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ بنی امیہ کے سیاہ دور میں مذہب شیعہ کی تعلیمات کو مٹا دینے کی اتنی بھرپور کوشش وسازش کی گئی تھی کہ اگر امام جعفر صادقؑ کا دور نہ آتا جس میں اطراف واکناف عالم سے لوگ امام کی خدمت میں جمع ہوتے اور فقہ، حدیث، تفسیر، کلام، علم معرفت، حکمت، طب فلکیات، الٰہیات، سماجیات، ٹیکنالوجی، صنعت و حرفت، علم کیمیا، علم سیارگان اور دوسرے علوم کے بارے میں امام سے ہدایات حاصل کر کے اپنے اپنے علاقوں میں پہنچاتے تو اس مذہب کے خدوخال نہ پہچانے جاتے۔ لیکن امامؑ سے کسب فیض حاصل کرنے والوں نے جب اپنے اپنے علاقوں میں جا کر ہر قسم کے علوم کی نشر و اشاعت کی اور لوگوں کو بتایا کہ ہم نے یہ سب امام جعفر صادق علیہ السلام سے حاصل کیا ہے تو یہ رفتہ رفتہ اتنی مشہور ہوئی کہ مذہب حق کا نام مذہب جعفریہ بن گیا۔

علاوہ ازیں، امام صادق علیہ السلام جدید علمی دور کے موجد ہیں، عرفان کے بانی ہیں، شیعی ثقافت کی تشکیل کی، آپؑ کی نظر میں علم ادب ضروری ہے اور اس کا لازمی طور پر مطالعہ کیا جانا چاہیئے۔

اہل تشیع میں یہ ادراک وفہم ہونی چاہیے کہ امام صادقؑ کو ادب سے زیادہ دلچسپی تھی یا علم سے؟ آپ کے ذہن میں شعر کی زیادہ اہمیت تھی یا علم طب کی؟ ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے جنہیں علم اور ادب دونوں سے یکساں دلچسپی رہی ہو۔ کیونکہ کے تمام نوع بشر کی فکر استعداد کچھ اس انداز کی ہے کہ وہ ادب سے دلچسپی رکھتے ہیں یا علم سے۔ آج کے شعراء کرام کے معلومات میں اضافے کے لیے یہ بھی قابل ذکر ہے کہ عربوں میں ادب کا اطلاق شعر پر ہوتا تھا جبکہ یہ جاہلیت کا دور تھا اور زبان کا نثری ادب سے رشتہ استوار کرنے والی ہستی امام صادقؑ کی ذات گرامی ہے۔ آپ علم وادب کو نہ صرف مذہبی ثقافت کے اعتبار سے ضروری سمجھتے تھے بلکہ ارتقاء بشر اور مستحسن صفات کی تقویت کے لیے بھی اسے ضروری سمجھتے تھے۔

عام طور پر لوگوں کو ثقافت کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہے اور شروع کے پانچ اماموں کا بھی اس میدان میں کوئی قابل ذکر کام نہیں ہے۔ قارئین کرام غور کریں، امام صادقؑ نے مذہب شیعہ کی خدمت دو طریقوں سے کی۔ ایک تو یہ کہ آپؑ نے علوم کی تدریس کے ذریعے اہل تشیع کو دانشمند بنایا جس کے سبب ایک شیعی ثقافت وجود میں آئی۔ شیعی ثقافت کے وجود میں آنے سے اس مذہب کو بڑی اہمیت وتقویت حاصل ہوئی۔ اور شیعہ مذہب کے ہر فرد کو احساس ہے کہ ثقافت ان کی تقویت کا باعث ہے۔ (یونان کی طرح) بعض قدیم قومیں آج اس لیے وجود میں ہیں کہ ان کی اپنی ثقافت ہے ورنہ وہ رفتہ رفتہ صفحۂ ہستی سے ختم ہو جاتیں، دوسری ظالم حکومتیں انھیں مٹی میں ملا دیتی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ شیعہ کو ختم کرنے کی بہت کوشش کی گئی، ظالم و جابر بادشاہوں کی ایک طویل فہرست ہے کہ اکیلے مضبوط و مستحکم ثقافت نے ہی بحفاظت ابتک سلامت رکھا۔ اور اس کا تاج امام جعفر صادق علیہ السلام کے سر ہے۔

امام صادقؑ نے محسوس کیا کہ مذہب شیعہ کے لیے ایک معنوی اساس کی ضرورت ہے تا کہ آئندہ ادوار میں کسی کے آنے اور کسی کے جانے سے اس مذہب پر کوئی منفی اثرات مرتب نہ ہوں۔ آپؑ تدریس کے آغاز سے ہی اپنا لائحۂ عمل کو جانتے تھے۔ آپؑ اچھی طرح جانتے تھے کہ شیعہ مذہب کو باقی رکھنے کے لیے بس یہی ایک طریقہ ہے کہ اس کے لیے ایک ثقافت تشکیل پائے۔

یہ بات واضح کرتی ہے کہ یہ شخصیت نہ صرف علمی لحاظ سے فہم وفراست کی حامل تھی بلکہ آپؑ سیاست سے بھی بخوبی واقف تھے۔ اور آپؑ کو علم تھا کہ مذہب شیعہ کی تقویت کے لیے کسی ثقافت کی تشکیل طاقتور فوج تیار کرنے سے بہتر ہے۔ کیونکہ ایک طاقتور فوج ممکن ہے اپنے سے زیادہ طاقتور فوج کے ہاتھوں مغلوب ہو جائے لیکن ایک مضبوط، مستحکم اور وسیع ثقافت ہرگز تباہی کا شکار نہیں ہوسکتی۔

آخر میں یہ بھی لکھ دیا جائے کہ امام صادق علیہ السلام سے کسی چاہنے والے شخص نے پوچھا کہ متعدد علوم میں کون سا علم دوسروں پر ترجیح رکھتا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ کلی حیثیت سے تو کوئی علم دیگر علوم پر ترجیح نہیں رکھتا لیکن استفادہ کے مواقع ایک دوسرے میں امتیاز پیدا کرتے ہیں۔

یہ لمحۂ فکر یہ تمام مومنین ومومنات کو تدبر وتفکر کرنے کی ضرورت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی عظمت و جلالت کا اعتراف کرنے کہ باوجود، اُن کے اُسوۂ حسنہ کو اپنانے، اور اُن کی ہدایت کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش نہیں کرتے، اُن کے لیے لازمی طور پر لمحۂ فکر یہ ہے کہ عظمت وجلالت کا زبانی اعتراف تو آپؑ کے دشمنوں بلکہ یوں لکھا جائے کہ آپؑ کے قاتلوں نے بھی کیا ہے۔ لیکن کیا کسی عظیم المرتبت امام کی بزرگی کا اعتراف ہی چاہنے والوں کی نجات کے لیے کافی ہوسکتا ہے۔ کیا خالق کائنات نے ہادیانِ برحق کو ان کمالات سے صرف اسی لیے نوازا تھا کہ اُن کی محبت کا دعویٰ کرنے والے، کمالات کا صرف اعتراف کرلیں؟

حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپؑ کو امام برحق اور ہادی خلق ماننے کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ کی ہدایات پر مکمل عمل کیا جائے۔ آپؑ کے اُسوۂ حسنہ کو اپنی عملی زندگی میں اپنایا جائے اور واجبات ومحرمات کے سلسلے میں آپؑ کی واضح تعلیمات کو پیش نظر رکھا جانا فریضہ اور باعث نجات ہیں۔

شہادت امام جعفر صادق علیہ السلام: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو 1298 سال قبل حاکم وقت، منصور دوانقی نے 15 شوال ※ 148 ہجری بعمر 65 سال میں زہر دے کر شہید کروایا۔ (ارشاد مفید، صفحہ 413 نورالابصار، صفحہ 132)۔ مقام دفن جنت البقیع، مدینہ منورہ ہے جسے ملعون آل سعود لعنت اللہ نے 100 سال قبل منہدم کیا جس کی تعمیر کے لیے ہر سال 8/شوال کو پوری دنیا میں احتجاج کیا جاتا ہے۔ ہر سال کی طرح امسال بھی احتجاج کیا گیا ہے اور حکومت سعودی عربیہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ منہدم کیے گئے روضوں کی تعمیر کرائے۔

علی گڑھ، موبائل 7060888223

مدھیہ پردیش: سابقہ حکومت میں کوآپریٹو سیکٹر تباہ ہوگیا تھا

دودھ کی پیداوار میں کوآپریٹو ڈیری سوسائٹیوں کے تعاون کو بڑھانے کے لیے این ڈی ڈی بی اور ایم پی سی ڈی ایف کے درمیان مفاہمت نامے پر دستخط

بھوپال۔مرکزی وزیر داخلہ اور تعاون کے وزیر۔امت شاہ نے آج مدھیہ پردیش کی راجدھانی بھوپال میں منعقدہ ریاستی سطح کی کوآپریٹو کانفرنس سے بطور مہمان خصوصی خطاب کیا۔اس موقع پر مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو، ریاستی تعاون کے وزیر شری وشواس سارنگ اور تعاون کی مرکزی وزارت کے سکریٹری ڈاکٹر آشیش کمار بھوتانی سمیت کئی معززین موجود تھے۔مرکزی وزیر داخلہ اور تعاون کے وزیر۔امت شاہ نے کہا کہ مدھیہ پردیش میں زراعت، مویشی پالنا اور کوآپریٹیو کے تین شعبوں میں بہت زیادہ امکانات ہیں اور ان کا بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔انہوں نے کہا کہ برسوں سے ملک میں کوآپریٹو مومنٹ مفلوج ہوتی جا رہی تھی اور ملک میں مختلف سطحوں پر منقسم تھی۔اس کی وجہ یہ تھی کہ کوآپریٹو قوانین زمانے کے مطابق تبدیل نہیں ہوئے۔جناب امت شاہ نے کہا کہ ہمارے آئین میں کثیر ریاستی کوآپریٹیو کو چھوڑ کر تمام کوآپریٹیو ریاست کا موضوع ہیں۔انہوں نے کہا کہ ملک میں تیزی سے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق قوانین بنانے کے لیے کبھی کوئی پہل نہیں کی گئی۔ ہر ریاست کے جغرافیائی حالات، بارش کے حالات، دیہی ترقی، زرعی ترقی اور مویشی پالنے کے طول وعرض کو ذہن میں رکھتے ہوئے قومی سطح پر کبھی کوئی سوچا نہیں گیا۔۔شاہ نے کہا کہ کبھی کوئی سوچا نہیں گیا، کیونکہ قومی سطح پر تعاون کی کوئی وزارت نہیں تھی۔

شاہ نے کہا کہ آزادی کے 75 سال بعد ملک کے وزیر اعظم۔نریندر مودی نے تعاون کی وزارت قائم کی اور انہیں تعاون کا پہلا وزیر بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔تعاون کے مرکزی وزیر نے کہا کہ تعاون کی وزارت کے قیام کے بعد سے، وزیر اعظم۔نریندر مودی کی قیادت میں کوآپریٹو سیکٹر میں نمایاں تبدیلی آئی ہے اور اب یہ شعبہ تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ جو حدود ہمارے آئین میں تھیں وہ اب بھی ہیں۔آج بھی تعاون ریاست کا موضوع ہے۔۔شاہ نے کہا کہ حکومت ہند تعاون کے میدان میں کوئی قانونی تبدیلی نہیں کر سکتی۔ تاہم، پرائمری ایگریکلچرل کریڈٹ سوسائٹیز کو بحال کرنے، ڈیری سیکٹر کو فروغ دینے، پیداوار کے شعبے میں تعاون، شہری کوآپریٹو بینکوں، ڈسٹرکٹ کوآپریٹو بینکوں اور دیہی بینکوں کے ہموار انتظام کے لیے کوششیں کی گئی ہیں۔انہوں نے کہا کہ تعاون کی وزارت نے سب سے پہلے پی اے سی ایس کے لیے ماڈل بائی لاز بنانے پر کام کیا اور اسے منظوری کے لیے ریاستی حکومتوں کو بھیجا۔آج پورے ہندوستان نے ان ماڈل بائی لاز کو قبول کرلیا ہے۔ماڈل ضمنی قوانین کو قبول کرنے پر ریاستوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے۔شاہ نے کہا کہ اس قدم نے کوآپریٹو سیکٹر میں نئی جان ڈال دی ہے۔انہوں نے کہا کہ جب تک پی اے سی ایس کو مضبوط نہیں کیا جائے گا، تین درجے کوآپریٹو ڈھانچہ مضبوط نہیں ہوسکتا۔انہوں نے کہا کہ پہلے پی اے سی ایس صرف قلیل مدتی زرعی قرضے فراہم کرتا تھا جس میں وہ تقریباً نصف فیصد آمدنی حاصل کرتے تھے۔لیکن آج پی اے سی ایس 20 سے زائد اقسام کی خدمات فراہم کر رہا ہے اور نئی اصلاحات سے پی اے سی ایس کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔

امت شاہ نے کہا کہ آج پی اے سی ایس کو جن اوشدھی کیندر، پانی کی تقسیم، کامن سروس سینٹر جیسی خدمات فراہم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ آج پی اے سی ایس کمپیوٹرز پر 300 سے زائد سکیمیں عوام کو دستیاب ہیں۔ ریلوے ٹکٹ، بجلی کے بل، پانی کے بل، پیدائش اور موت کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لیے گاؤں سے باہر جانے کی ضرورت نہیں ہے، یہ تمام سہولیات اب پی اے سی ایس میں دستیاب ہیں۔۔شاہ نے کہا کہ بہت سے پی اے سی ایس نے ان خدمات سے آمدنی حاصل کی ہے۔پی اے سی ایس اب کھاد کے ڈیلر بھی بن سکتے ہیں، پٹرول پمپ شروع کر سکتے ہیں، کھانا پکانے کی گیس تقسیم کر سکتے ہیں اور 'ہر گھر نل' سکیم کا انتظام بھی کر سکتے ہیں۔تعاون کے مرکزی وزیر نے کہا کہ نئے ضوابط کے تحت، پی اے سی ایس، ڈیری کوآپریٹو سوسائٹیوں اور ماہی گیری کوآپریٹو سوسائٹیوں کو ضم کر کے کثیر مقصدی پی اے سی ایس (ایم پی اے سی ایس) بنانے کا کام کیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت ہند نے 2500 کروڑ روپے کی لاگت سے ملک کے تمام پی اے سی ایس کو کمپیوٹرائزڈ کیا ہے۔پی اے سی ایس کے کمپیوٹرائزیشن میں مدھیہ پردیش ملک میں پہلے نمبر پر ہے۔اب ڈسٹرکٹ کوآپریٹو بینک اور اسٹیٹ کوآپریٹو بینک کمپیوٹرنیٹ ورک کی وجہ سے نابارڈ سے جڑے ہوئے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ آن لائن آڈٹ کے انتظامات سے تعاون کے شعبے میں بھی شفافیت آئی ہے۔جناب امت شاہ نے کہا کہ کمپیوٹرائزڈ پی اے سی ایس ہندوستان کی 13 زبانوں میں کام کر رہا ہے۔حکومت ہند نے پی اے سی ایس کے لیے ایسا سافٹ ویئر تیار کیا ہے جو کسانوں کے لیے بینک اکاؤنٹ کھولنے کے لیے اس کی زبان میں کام کرے گا، یعنی مدھیہ پردیش میں ہندی، گجرات میں گجراتی، مغربی بنگال میں بنگالی میں کام کرے گا۔

راہل-پرینکا کا جلیانوالہ باغ کے شہیدوں کو خراج، قربانی کو نسلوں کی رہنمائی قرار دیا

نئی دہلی: کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی اور پارٹی کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا نے 1919 کے خونی جلیانوالہ باغ قتل عام کے شہیدوں کو بھرپور خراج عقیدت پیش کیا ہے اور اسے ہندوستانی تاریخ کا ایک سیاہ باب قرار دیا ہے جو ہمیشہ ظلم و جبر کے خلاف جدوجہد کی علامت کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔راہل گاندھی نے سنیچر کو ایک بیان میں کہا، ''میں جلیانوالہ باغ کے قتل عام میں شہید ہونے والے بہادر شہیدوں کو عاجزانہ خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ یہ قتل عام ایک آمرانہ حکومت کے ظلم کی علامت ہے، جسے یہ ملک کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔اس ناانصافی اور ظلم کے خلاف ہمارے بہادر شہیدوں کی قربانی آنے والی نسلوں کو انصاف کے لیے لڑنے کی ترغیب دیتی رہے گی۔'' دوسری جانب پرینکا گاندھی واڈرا نے کہا، ''جلیانوالہ باغ قتل عام کے لازوال شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتی ہوں جنہوں نے ظالمانہ اور جابرانہ برطانوی راج کا سامنا کرتے ہوئے ملک کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد نے ملک کی آزادی، جمہوریت اور آئین کے لیے اپنی جانیں داؤ پر لگادیں، ان کی میراث کی حفاظت ہی انہیں حقیقی خراج عقیدت ہوگی۔''

یاد رہے کہ 13 اپریل 1919 کو بیساکھی کے دن، امرتسر کے جلیانوالہ باغ میں ہزاروں افراد آزادی کے حق میں پرامن اجتماع کے لیے جمع تھے۔ان پر برطانوی جنرل ڈائر کی قیادت میں بغیر کسی وارننگ کے اندھا دھند گولیاں برسائی گئیں۔ برطانوی سرکاری اعداد وشمار کے مطابق اس حملے میں تقریباً 379 افراد شہید ہوئے، جب کہ غیر سرکاری اندازوں کے مطابق یہ تعداد ہزار سے بھی زیادہ تھی۔ ہزاروں افراد زخمی ہوئے۔ یہ واقعہ اس وقت کے ہندوستان میں شدید غم وغصہ کا سبب بنا اور آزادی کی تحریک میں تیزی آئی۔ مہاتما گاندھی سمیت کئی رہنماؤں نے برطانوی راج کے خلاف عدم تعاون تحریک شروع کی۔ جلیانوالہ باغ سانحہ کو ہندوستانی جدوجہدِ آزادی کی تاریخ میں نہ صرف ظلم کی بدترین مثال سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ واقعہ عوامی بیداری، آزادی کی جدوجہد اور قومی شعور کے ابھار کا بھی نقطہ آغاز بن گیا۔راہل اور پرینکا گاندھی کے بیانات ایسے وقت میں آئے ہیں جب ملک بھر میں اس سانحے کی یاد تازہ کی جارہی ہے۔ان کے پیغامات نہ صرف شہیدوں کے لیے احترام کا اظہار ہیں بلکہ ایک عہد کی تجدید بھی کرتے ہیں کہ آزادی کی اس عظیم میراث کو محفوظ رکھا جائے اور جمہوری اقدار کا دفاع کیا جائے۔جلیانوالہ باغ آج بھی ایک یادگار کی صورت میں موجود ہے، جہاں ہزاروں لوگ ہر سال ان شہداء کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے آتے ہیں۔

ونیش پھوگاٹ کا دوٹوک جواب، 'حق چھینا نہیں، جیتا جاتا ہے'

نئی دہلی۔اولمپیئن اور کانگریس کے رکن اسمبلی ونیش پھوگاٹ نے سوشل میڈیا پر ناقدین کو ان ہی کے انداز میں دوٹوک جواب دیا ہے۔ جولانہ (ہریانہ) سے کانگریس ایم ایل اے ونیش پھوگاٹ کو حال ہی میں ہریانہ کی بی جے پی حکومت کی جانب سے 4 کروڑ روپے اور ایک پلاٹ دینے کا اعلان کیا گیا تھا، جس کے بعد کچھ افراد نے سوشل میڈیا پر انہیں انعام لینے پر تنقید کا نشانہ بنایا۔اس پر جواب دیتے ہوئے ونیش پھوگاٹ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا، ''2 روپے لے کر ٹوئٹ کرنے والوں اور مفت کا گیان بانٹنے والوں، دھیان سے سنو۔میں اب تک کروڑوں کے آفر ٹھکرا چکی ہوں، چاہے وہ سافٹ ڈرنکس ہوں یا آن لائن گیمنگ، لیکن اصولوں کا سودا کبھی نہیں کیا۔جو کچھ بھی حاصل کیا، وہ محنت، ایمانداری اور اپنوں کی دعاؤں سے حاصل کیا، اور اسی پر فخر ہے۔'' انہوں نے مزید لکھا، ''تک مانگنے کا سوال ہے، میں اس دھرتی کی بیٹی ہوں جہاں عزت نفس ماں کے دودھ میں ملتی ہے۔ مجھے حق چھیننا نہیں، جیتنا آتا ہے۔میں اپنے اپنوں کو پکارنا بھی جانتی ہوں اور ان کے لیے دیوار بن کر کھڑا ہونا بھی۔'' ونیش پھوگاٹ نے اپنی پوسٹ کے آخر میں ناقدین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، ''چپ رہو، کونے میں بیٹھو اور وہی کرو جس میں تم اچھے ہو یعنی روؤ، روؤ اور بس روؤ! کیونکہ ہم کہیں نہیں جا رہے۔ ہم یہیں ہیں، زمین سے جڑے، غیر متزلزل، اور عزت نفس کے ساتھ کھڑے ہوئے۔''

حقوق کے لیے ای ڈی کے مگرمچھ کے آنسو

سپریم کورٹ نے جمہوری فریب سے پردہ اٹھایا۔ایس ڈی پی آئی

نئی دہلی۔(پریس ریلیز)۔سوشل ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا (SDPI) کے قومی جنرل سکریٹری الیاس محمد تمبے نے اپنے جاری کردہ اخباری بیان میں کہا ہے کہ سپریم کورٹ کے حالیہ ریمارکس جس میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کو ایک کیس میں بنیادی حقوق کو نظرانداز کرنے پر سزا دی گئی ہے، اس نے ہندوستان کے نام نہاد جمہوری اداروں کے دل میں سڑاند ڈال دی ہے۔عدالت کی ہدایت لوگوں کے بنیادی حقوق کے بارے میں سوچو ایک ایسی ایجنسی کے خلاف ایک لعنتی فرد جرم ہے جو ایک سیاسی کرایہ کے ٹٹو کی طرح کام کرتی ہے، انصاف کی آڑ میں آئینی تحفظات کو پامال کرتی ہے۔ہندوستان، جو خود کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے طور پر پیش کرتا ہے، ایک ایسی قوم کے طور پر سامنے کھڑا ہے جہاں ریاستی مشینری کو تنگ مفادات کی تکمیل کے لیے ہتھیار بنایا جاتا ہے، انصاف اور آزادی کے ان اصولوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے جن کی پاسداری کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ ED کے اقدامات، جو بار بار قانونی فقرے میں لپٹے ہوئے ہیں، ایک گہری بے چینی کو ظاہر کرتے ہیں ایک ایسا نظام جو دھمکی اور جبر پر پروان چڑھتا ہے، اپنے لوگوں کی امنگوں کو دھوکہ دیتا ہے۔انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کا ٹریک ریکارڈ سیاسی انتقام ہے، جس میں لاتعداد مقدمات ثبوتوں سے نہیں بلکہ اقتدار میں رہنے والوں کی خواہشات سے چلتے ہیں۔حزب اختلاف کے رہنماؤں کو نشانہ بنانے سے لے کر اختلاف رائے کو خاموش کرنے تک، ای ڈی معاملات کو طے کرنے کے لیے ایک دوٹوک ٹول بن گیا ہے، اس کی تحقیقات کا وقت اکثر انتخابی چکروں یا سیاسی بحرانوں کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ قانون نافذ کرنے والا نہیں ہے۔ یہ انصاف کی تضحیک ہے، جمہوریت پر جان بوجھ کر حملہ ایک حکومت کی طرف سے کیا گیا ہے۔

بہار: جے پی پل گنگا پتھ میں دو دن بعد ہی دراڑ، نتیش نے کیا تھا افتتاح

پٹنہ۔بہار کے دارالحکومت پٹنہ میں حال ہی میں تیار ہونے والے جے پی پل گنگا پتھ کے افتتاح کے محض دو دن بعد ہی اس میں دراڑیں سامنے آگئی ہیں، جس سے ریاست میں تعمیراتی کاموں کے معیار پر ایک بار پھر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ یہ پل 3831 کروڑ روپے کی لاگت سے تیار کیا گیا ہے اور اسے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے دو دن قبل بڑی دھوم دھام سے افتتاحی تقریب میں ریموٹ کا بٹن دبا کر افتتاح کیا تھا۔یہ دراڑیں پل کے دونوں لین میں دیکھی گئی ہیں، خاص طور پر دیدارگنج کے قریب پلر نمبر A-3 میں۔یہی وہ حصہ ہے جسے کنگن گھاٹ سے دیگھا تک جوڑنے والا مانا جا رہا ہے۔افتتاحی تقریب میں ریاست کے دونوں نائب وزرائے اعلیٰ سمرات چودھری اور وجے سنہا، پتھ نرمان منتری نتن نوین، اسپیکر نند کشور یادو، دیگھا کے ایم ایل اے سنجیو چورسیہ سمیت کئی سرکاری افسران شامل ہوئے تھے۔

صورتحال نے سیاسی اور عوامی حلقوں میں تشویش پیدا کردی ہے۔ سوال اٹھ رہے ہیں کہ آیا اس پل کی تعمیر میں بدعنوانی ہوئی ہے؟ کیا اسمبلی انتخابات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے جلد بازی میں بغیر مکمل جانچ کے اس پل کا افتتاح کردیا؟

مزید حیران کن بات یہ ہے کہ یہ افتتاح آندھی اور بارش کے درمیان کیا گیا، جو ظاہر کرتا ہے کہ حکام کسی بھی قیمت پر اس پروجیکٹ کو جلد از جلد مکمل شدہ ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ بہار میں پہلے بھی پل گرنے اور سڑکیں دھنسنے کے واقعات خبروں میں رہے ہیں، لیکن اتنی بڑی لاگت والے پروجیکٹ میں اتنی جلدی دراڑیں سامنے آنا ایک سنگین معاملہ ہے۔ عوام اور ماہرین کا ماننا ہے کہ اگر فوراً اس معاملے کی غیر جانبدارانہ جانچ نہ کی گئی تو نہ صرف پیسے کا زیاں ہوگا بلکہ عوام کی جانوں کو بھی خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔اب نگاہیں اس بات پر ہیں کہ حکومت اس دراڑ کے معاملے پر کیا وضاحت پیش کرتی ہے اور کیا کسی کو جواب دہ ٹھہرایا جائے گا یا پھر یہ معاملہ بھی دیگر اسکینڈلز کی طرح وقت کے ساتھ دب جائے گا۔

نائیجیرین شہری کو تریپورہ میں 14 دن کے لیے جیل بھیج دیا گیا

اگرتلہ۔(یواین آئی) تریپورہ کی ایک مقامی عدالت نے اتوار کو نائجیریا کے ایک شہری کو 14 دن کے لیے جیل بھیج دیا۔عدالت نے پولیس کو ملزم سے جیل میں پوچھ گچھ کی اجازت دے دی۔ نائیجیرین شہری کو بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) نے جمعہ کو جنوبی تریپورہ کے بیلونیا ریلوے اسٹیشن سے گرفتار کیا تھا۔ پولیس نے بتایا کہ ملزم، جس کی شناخت فرانسس اوڈوکو (41) کے طور پر ہوئی ہے، کو بی ایس ایف نے جمعہ کی شام اسٹیشن کے احاطے میں اس کی مشکوک سرگرمی کے بعد حراست میں لیا تھا۔اس کے پاس سے ایک کی پیڈ موبائل فون سمیت چار موبائل فون برآمد ہوئے جس سے اس کے ارادوں اور سرگرمیوں پر شبہ پیدا ہوتا ہے۔ بی ایس ایف کے مطابق اوڈوکو کو پہلے کیمپ میں پوچھ گچھ کے لیے لایا گیا اور بعد میں بیلونیا پولیس اسٹیشن بھیجا گیا۔ پولیس نے اس کے خلاف بی این ایس اور انڈین پاسپورٹ ایکٹ کی مختلف دفعات کے تحت معاملہ درج کیا ہے۔

تریپورہ میں وقف ایکٹ کی مخالفت کرنے والے آٹھ مظاہرین کو 10 دن کی جیل کی سزا

اگرتلہ۔(یواین آئی) تریپورہ کے انوکوٹی ضلع کے کیلاشہر کی ایک مقامی عدالت نے اتوار کو وقف ترمیمی ایکٹ کے خلاف احتجاج کرنے والے کبھار گاؤں میں تشدد بھڑکانے اور پولیس پر حملہ کرنے والے آٹھ ملزمان کو 10 دن کی عدالتی حراست میں بھیج دیا۔انوکوٹی کے پولیس سپرنٹنڈنٹ پی سدامیکا آر نے کہا کہ پولیس نے اس واقعہ کے بعد ایک خصوصی کیس درج کر کے تحقیقات شروع کردی ہے۔ واقعے میں مبینہ طور پر ملوث کچھ دیگر افراد کے خلاف سرچ آپریشن جاری ہے۔ تاہم مزید تشدد کو روکنے کے لیے پورے علاقے میں اضافی فورسز کو تعینات کیا گیا ہے۔اطلاعات کے مطابق ہفتہ کے روز مظاہرین کے پرتشدد حملے میں ایک سب ڈویژنل پولیس آفیسر (ایس ڈی پی او) اور کچھ انسپکٹرز سمیت کم از کم 18 پولیس اہلکار زخمی ہوئے، جب کہ 60 کے قریب مظاہرین زخمی ہوئے اور ان میں سے کچھ کو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ایک احتجاجی، جہانگیر (51) ضلع اسپتال میں زیر علاج ہے اور اس کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

مسلمانوں نے ہفتے کے روز اقلیتی اکثریتی سرحدی ڈیلی بلاکس - انا کوٹی ضلع کے کیلاشہر اور سپاہیجالا ضلع کے سوناموڑا میں احتجاجی مظاہرہ کیا۔ دونوں مظاہروں نے پرتشدد شکل اختیار کرلی اور کیلاشہر میں اس وقت صورتحال مزید خراب ہوگئی جب مظاہرین نے مبینہ طور پر تعینات پولیس اہلکاروں پر پتھراؤ اور اینٹ برسانا شروع کردیا۔ مظاہرین کے ایک گروپ نے رکاوٹیں توڑنے کی کوشش کی جس سے ہاتھا پائی ہوئی۔ مظاہرین کے جارحانہ رویے کے جواب میں پولیس کو بھیڑ کو منتشر کرنے کے لیے لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال کرنا پڑا۔ایک اور متعلقہ پیش رفت میں، ناگرک ادھیکار منچ کے بینر تلے وقف ترمیمی ایکٹ کے خلاف ایک اور ریلی سوناموڑا میں نکالی گئی۔ ہزاروں مظاہرین نے شہر کے پرانے موٹر اسٹینڈ سے رابندر چوموہانی تک مارچ کیا، جہاں وقف ترمیمی ایکٹ کی مذمت کے لیے ایک اجتماعی اجلاس منعقد کیا گیا۔مقامی ذرائع نے بتایا کہ مظاہرین کے ایک گروپ نے فائر گاڑی میں توڑ پھوڑ کی جو ایک ہنگامی کال پر جارہی تھی۔ وقف ترمیمی ایکٹ کے خلاف جاری احتجاج کے درمیان ہفتہ کی دوپہر سوناموڑا کے قریب ارالیہ گاؤں میں ہنگامی صورتحال سے نمٹنے والی گاڑی پر حملہ کیا گیا۔ سوناموڑا فائر آفس کو برڑ کے باغات میں آگ لگنے کی اطلاع ملی۔ فوری طور پر ایک فائر ٹرک سائرن بجاتے ہوئے دفتر سے روانہ ہوا، جس میں سات اہلکار تھے۔ تاہم، فائر اسٹیشن سے صرف 25-30 میٹر کے فاصلے پر وقف ترمیمی ایکٹ مخالف ریلی کے مظاہرین نے فائر گاڑی کو روک دیا، پتھراؤ کیا اور اس کا اگلا شیشہ توڑ دیا۔ڈرائیور پنچی دیبناتھ پر جسمانی طور پر حملہ کیا گیا اور دیگر کو گاڑی کے اندر ہی رہنے پر مجبور کیا گیا۔ ہجوم نے فائر انجن کو آگ لگنے کے مقام پر پہنچنے سے روکا اور ٹیم کو فائر اسٹیشن واپس جانے پر مجبور کردیا۔تقریب کے مقررین نے مرکزی حکومت پر متنازعہ وقف ترمیمی قانون کے ذریعے مذہبی آزادی کی خلاف ورزی کا الزام لگایا۔ ان کے مطابق یہ قانون آزادی کے بعد اقلیتی برادریوں کو دیے گئے تاریخی اور آئینی تحفظات کو کمزور کرتا ہے۔انہوں نے کہا کہ مساجد، مدارس اور مکتب جنکی وقف املاک کے طور پر درجہ بندی کی گئی ہے کمیونٹی کے ارکان کی طرف سے عطیہ کردہ مقدس جائیدادیں ہیں اور انہیں کمیونٹی کے کنٹرول میں رہنا چاہیے۔انہوں نے الزام لگایا کہ اب تک کسی حکومت نے وقف املاک کے انتظام میں مداخلت نہیں کی ہے لیکن نئی ترمیم سے کمیونٹی کی کئی دہائیوں کی نگرانی ختم ہونے کا خطرہ ہے۔

پولیس مہاراشٹر کے اے ڈی جی قیصر خالد سے میر فراست کی ملاقات

حیدرآباد۔قیصر خالد، آئی پی ایس، ایڈیشنل ڈائرکٹر جنرل آف پولیس مہاراشٹرا اسٹیٹ، ڈاکٹر وسیم الرحمن آئی آر ایس، ایڈیشنل کی بی جے پی تلنگانہ ریاستی ترجمان میر فراست علی باقری سے ملاقات اس ملاقات پر دونوں قائدین کے ساتھ ترجمان نے مختلف مسائل پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے محکمہ انکم ٹیکس میں درپیش عوام کے مسائل سے واقف کروایا۔حیدرآباد میں وقف ترمیمی قانون کے اہم مسائل پر ریاست کی تمام اقلیتی برادریوں کی فلاح و بہبود اور ترقی کیلئے حکمت عملیوں پر بھی بات چیت ہوئی۔وقف ترمیم قانون چونکہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پاس ہوچکا ہے لیکن اس سے اقلیتوں کے اختیارات سلب ہونے کا خدشہ ہے جس وجہ سے اقلیتوں میں الجھن پریشان کن حالات پائے جارہے ہیں۔ ترجمان نے مرکزی حکومت سے اس خصوص میں بات کرنے کی اپیل کی کہ کسی کو بھی کوئی مسئلہ درپیش نہ آئے اور کسی کے بھی اختیارات چھینے نہ جائیں۔اس موقع پر بی جے پی تلنگانہ ریاستی ترجمان میر فراست علی باقری نے دونوں عہدیداروں کی گلپوشی اور شالپوشی کی گئی۔

وقف ترمیمی قانون کیخلاف حیدرآباد میں بڑے پیمانہ پر احتجاج

حیدرآباد۔(یواین آئی) زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے وقف ترمیمی قانون کے خلاف حیدرآباد کے نظام کالج گراؤنڈ احتجاجی ریلی نکالی جو ٹینک بنڈ علاقہ میں ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے مجسمہ تک پہنچی۔قومی ترنگا اٹھائے ہوئے ریلی کے شرکاء نے بی جے پی کی قیادت والی حکومت اور وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف نعرے لگائے۔ مظاہرین نے اس قانون کو غیر آئینی قرار دیا اور کہا کہ مرکزی حکومت نے اقلیتوں اور ان کی وقف املاک کو نشانہ بنانے کے لئے یہ قانون بنایا ہے۔ ریلی میں خواتین نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کرکے اپنا احتجاج درج کروایا۔اجلاس میں شرکت کرنے والوں میں سہارنپور کے رکن اسمبلی عمران مسعود، ٹی ایم آر ای آئی ایس کے چیئرمین فہیم قریشی، حکومت کے مشیر برائے اقلیتی امور محمد علی شبیر اور دیگر شامل ہیں۔اس کے علاوہ کئی سماجی کارکنان، طلبہ یونین کے لیڈروں اور سوشل میڈیا پر اثر انداز ہونے والے ممتاز افراد نے احتجاجی پروگرام میں شرکت کی۔ پولیس کی جانب سے ریلی کے لئے سیکوریٹی کے سخت انتظامات کئے گئے تھے تاہم شہر کے مرکزی علاقوں میں ریلی کی وجہ سے ٹریفک جام دیکھا گیا۔

اردو اکادمی، دہلوی زبان اور تہذیب تمدن کو فروغ دے رہی ہے

بیسویں صدی میں دہلوی اردو نثر کے عنوان سے تیسرے اجلاس سے پروفیسر قاضی عبیدالرحمن ہاشمی کا خطاب

نئی دہلی۔دلّی ہر دور میں اپنی تہذیبی، تمدنی اور لسانی امتیاز کی حامل رہی ہے، دلّی کی تاریخ کئی صدیوں پر محیط ہے۔خوش آیند ہے کہ اردو اکادمی، دہلی اسی قیمتی اثاثے، ورثے اور سرمائے کا احیا کررہی ہے۔اس طرح ایک بار پھر اس کی اہمیت وافادیت اور معنویت کا احساس پیدا ہورہا ہے۔مذکورہ خیالات کا اظہار اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام، بیسویں صدی میں دہلوی اردو نثر کے عنوان سے تیسرے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر قاضی عبیدالرحمن ہاشمی نے کیا۔انھوں نے اپنے خطاب میں اس سیشن میں پیش کیے گئے تمام مقالوں پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اس سیشن میں پیش کیے گئے مقالے تو گہرے اور سنجیدہ مطالعے کے غماز ہیں، ساتھ ہی دلّی کی گمشدہ وراثتوں کی بازیافت کی شاندار کوشش کی گئی ہے، اس کے لیے تمام ہی مقالہ نگاران خصوصی مبارکباد اور تہنیت کے حامل ہیں۔اجلاس کے دوسرے صدر پروفیسر خالد علوی نے تمام مقالوں پر فرداً فرداً تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ دہلوی نثر مثالی نثر ہے جو بے نظیر بھی ہے اور لازوال بھی چنانچہ اس کا تحفظ ہم سب کی ذمے داری ہے۔میں تمام مقالہ نگاروں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انھوں نے اس شاندار سلسلے کو باقی رکھنے میں نہایت جاں فشانی سے کام لیا ہے اور اپنے ہنر سے کام لیا ہے۔

اجلاس کے تیسرے صدر پروفیسر عبدالحق (پروفیسر ایمرٹس، دہلی یونیورسٹی) نے اپنے خطاب میں تمام مقالوں پر اپنے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مقالوں کو سن کر یوں لگا کہ یہ مٹی نہایت زرخیز ہے اور اس پر دور دور تک بھی خزاں کے سائے نہیں ہیں۔انھوں نے دہلوی زبان اور تہذیب کا تفصیل سے جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ ہمیں گزشتہ پچاس ساٹھ برسوں کے ادب اور ادیبوں کا بھی جائزہ لینا چاہیے۔مجھے امید ہے کہ اگر ان پر کام ہوگا تو یقیناً کئی ایسے نام اس دہلوی زبان و تہذیب کی سنہری کڑی میں جڑیں گے جن کے کارنامے بے مثال ہیں۔مزید یہ بھی کہا کہ اس طرح کے سلسلے جاری رہنے چاہئیں، ان سے ہماری قدروں اور روایتوں کی یاددہانی ہوتی ہے اور ان کے تئیں ہمیں اپنی ذمے داری کا احساس بھی ہوتا ہے۔اس اجلاس میں کل سات مقالے پڑھے گئے جن میں پروفیسر خالد اشرف (قاری سرفراز حسین عزمی دہلوی کا ناول ''شاہد رعنا'') پروفیسر احمد محفوظ (میرے زمانے کی دلّی: دلّی کا ایک مورخ ملا واحدی) سہیل انجم (امداد صابری کی کتاب ''دلّی کی یادگار شخصیتیں'' ایک جائزہ) ڈاکٹر شمیم احمد (مرزا محمود بیگ کی نثر) ڈاکٹر ابو شہیم (اسلم پرویز کی نثر نگاری ''گھنے سائے'' کے آئینے میں) ڈاکٹر محمد مقیم (آغا محمد اشرف کی طویل کہانی ''ڈاکٹر صاحب'' کا اسلوبیاتی مطالعہ) ڈاکٹر عالیہ (حمیدہ سلطان کی افسانہ نگاری) شامل ہیں۔اجلاس کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر ثاقب عمران نے نہایت خوبصورت انداز میں انجام دیے۔سمینار کا آخری اجلاس دوپہر ڈھائی بجے پروفیسر شہزاد انجم، پروفیسر احمد محفوظ اور پروفیسر مظہر احمد کی صدارت میں شروع ہوا جس کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر فرحت کمال نے انجام دیے۔اس اجلاس میں کل چار مقالے پڑھے گئے جن میں ڈاکٹر فیضان حسن (سات طاقتوں کی کہانیاں) ڈاکٹر معید رشیدی (دہلی کی آخری شمع کا تنقیدی مطالعہ) ڈاکٹر وحید الحق (شان الحق حقی کی خودنوشت ''افسانہ در افسانہ'' کا تنقیدی مطالعہ) ڈاکٹر عفیفہ بیگم (یوسف بخاری کی کتاب ''یہ دلّی ہے'' کا تہذیبی مطالعہ) شامل ہیں۔اجلاس کے صدارتی خطبے میں پروفیسر شہزاد انجم نے کہا کہ دہلوی نثر ایک شاندار سرمایہ اور قیمتی اثاثہ ہے جسے یقیناً اسی نیت اور ارادے سے فروغ دیا جاتا رہا ہے۔آج کے حالات میں بھی اس کی سخت ضرورت ہے۔چنانچہ اردو اکادمی، دہلی کا قدم احسن قدم ہے۔انھوں نے مزید کہا کہ اس طرح کے پروگراموں سے نہ صرف ہم اپنا ماضی کی یادیں تازہ کرتے ہیں بلکہ حال اور مستقبل کے تناظر میں بھی ان کے لیے امکانات تلاش کرتے ہیں۔

ریاستی یونیورسٹی (ترمیمی) ایکٹ-2024 اوڈیشہ میں نافذ

بھونیشور۔(یو این آئی) ریاستی یونیورسٹی (ترمیمی) ایکٹ-2024 گورنر ڈاکٹر ہری بابو کمبھمپتی کی منظوری کے بعد ہفتہ سے اوڈیشہ میں نافذ ہوگیا ہے۔یہ بل 2 اپریل کو اوڈیشہ اسمبلی میں وسیع غور وخوض کے بعد منظور کیا گیا تھا۔یہ ایکٹ اب پوری ریاست میں نافذ ہے، جس سے اوڈیشہ کے اعلیٰ تعلیمی نظام میں نمایاں اصلاحات کی گئی ہیں۔اعلیٰ تعلیم کے وزیر سوریا ونشی سورج نے گورنر سے اظہار تشکر کیا اور اسے ریاست میں اعلیٰ تعلیم کے لیے نئی صبح قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ یہ ایکٹ تعلیمی نظام کو مضبوط بنانے، دیرینہ چیلنجوں سے نمٹنے اور تعلیمی مہارت کو بڑھانے کے مقصد سے تبدیلیاں لائے گا۔ ایکٹ کے مطابق یونیورسٹیوں میں فیکلٹی کی بھرتی اوڈیشہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے نہیں کی جائے گی۔ اس کے بجائے یونیورسٹی فیکلٹی کی بھرتی کے مقصد کے لیے ماہرین تعلیم کی کمیٹی بنائی جائے گی۔ اس سے بھرتی کے عمل کو بغیر کسی غیر ضروری تاخیر کے ایک مقررہ مدت کے اندر مکمل کیا جاسکے گا۔انہوں نے کہا کہ یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز کے انتخاب کے لیے تین رکنی کمیٹی بنائی جائے گی۔ اس کمیٹی میں صرف اعلیٰ تعلیم کے شعبے سے تعلق رکھنے والے نامور ماہرین تعلیم کو شامل کیا جائے گا۔ وائس چانسلرز کی عمر کی حد 67 سال سے بڑھا کر 70 سال کردی گئی ہے۔ اس فیصلے کا مقصد تجربہ کار تعلیمی رہنماؤں کو یونیورسٹی انتظامیہ میں شامل کرنا ہے۔

گورکھپور نگر نگم: GIS سروے کے بعد 12 ہزار نئی جائیدادیں شناخت

دینا ہوگا پراپرٹی ٹیکس، 40 ہزار کو نوٹس جاری

گورکھپور۔ شہر میں ہوئے GIS)جغرافیائی معلوماتی نظام (سروے کے بعد نگر نگم نے 12,189 نئی جائیدادیں شناخت کی ہیں، جن پر اب مالکان کو مالی سال 2023-24 سے پراپرٹی ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔ اس کے تحت 40 ہزار جائیداد مالکان کو نوٹس بھی جاری کیے جا چکے ہیں۔ اس نئے اقدام کے بعد بڑی تعداد میں لوگ اپنی معلومات کے لیے نگر نگم کے دفتر پہنچ رہے ہیں۔ نوٹس ملنے کے بعد، کسی بھی پراپرٹی ٹیکس دہندہ کو پہلے کر نردھارن (ٹیکس تشخیص (سے متعلق فیس جمع کرنی ہوگی، اس کے بعد ہی وہ ٹیکس ادا کر سکیں گے۔ یہ فیس نامنکن (رجسٹریشن (اور بینامہ (سیل ڈیڈ (کی بنیاد پر طے کی جاتی ہے۔ 68 وارڈوں میں کیے گئے GIS سروے کے دوران جہاں ٹیکس میں اضافہ ہوا ہے، وہیں بہت سی نئی جائیدادیں بھی سامنے آئی ہیں، جن پر اب ٹیکس لاگو کیا جا رہا ہے۔ اس ٹیکس میں اضافے کے خلاف کئی شہریوں نے نگر نگم میں اعتراضات بھی درج کرائے ہیں نگر نگم کے ایڈیشنل کمشنر درگیش مشرا نے بتایا کہ GIS سروے کے بعد شہر میں 12189 نئی جائیدادیں نشان زد کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں 40 ہزار ایسی جائیدادیں ہیں جن کے پراپرٹی ٹیکس میں ترمیم (رویژن(ہوا ہے۔ ان سبھی کو پراپرٹی ٹیکس سے متعلق نوٹس جاری کیے جا رہے ہیں۔

لہڑا مندر میں پرساد فروش کی غنڈہ گردی

ماں، بیٹیوں اور معصوم بچے کو پیٹا

برجمن گنج۔ مہاراج گنج ضلع کے برجمن گنج تھانہ علاقے میں واقع لہڑا درگا مندر میں ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے۔ ہفتے کی رات دیر گئے، درشن کے لیے آئے ایک خاندان اور پرساد بیچنے والے دکاندار کے درمیان دھرمشالا میں ٹھہرنے کو لے کر تنازع کھڑا ہو گیا، جو دیکھتے ہی دیکھتے مار پیٹ میں تبدیل ہو گیا۔ گورکھپور کے اسمائیل پور کی رہنے والی اوشا دیوی اپنے خاندان کے ساتھ کڑھائی چڑھانے مندر آئی تھیں۔ چونکہ رات ہو چکی تھی، وہ مندر کے احاطے میں واقع دھرمشالا میں ٹھہرنا چاہتی تھیں۔ ایک پرساد فروش نے انہیں شرط رکھی کہ اگر وہ اس کی دکان سے پرساد خریدیں، تو وہ انہیں مفت قیام کی سہولت دے گا۔ کچھ ہی دیر بعد، چند لوگوں نے اوشا دیوی کے خاندان سے جھگڑا شروع کر دیا۔ جھگڑے نے شدت اختیار کر لی اور اوشا دیوی، ان کی چار بیٹیوں، اور ان کے 4 سالہ نواسے کرشنا سمیت چھ افراد کو بری طرح پیٹ کر زخمی کر دیا گیا۔

نوئیڈا کے 76 پرائیویٹ اسکولوں کو فیس بڑھانے پر لگایا گیا 1-1 لاکھ روپے کا جرمانہ، 3 اسکولوں کو نوٹس

نوئیڈا:13 اپریل (پی این ایس) نئے تعلیمی سیشن کی شروعات ہوتے ہی دہلی-این سی آر سمیت ملک بھر کے پرائیویٹ اسکولوں میں فیس بڑھانے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ فیس میں ہو رہے بے تحاشا اضافہ پر طلبا کے سرپرستوں نے ہنگامہ بھی شروع کر دیا ہے۔ سرپرستوں کا الزام ہے کہ اسکول من مانے انداز میں فیس بڑھا رہے ہیں۔ گزشتہ کچھ دنوں میں کئی اسکولوں کے باہر سرپرستوں نے زوردار انداز میں احتجاجی مظاہرہ بھی کیا ہے۔ اس درمیان انتظامیہ اور حکومت نے بھی سخت رخ اختیار کرتے ہوئے اسکولوں پر کارروائی شروع کر دی ہے۔ نوئیڈا کے 76 اسکولوں پر شکنجہ کستے ہوئے من مانی فیس کے لیے ان پر 1-1 لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق - دہلی این سی آر کے گوتم بدھ نگر کے ضلع مجسٹریٹ منیش ورما کی صدارت میں ضلع فیس ریگولیٹری کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی، جس میں پایا گیا کہ ضلع میں موجود 144 میں سے 76 اسکولوں نے فیس میں اضافہ سے متعلق کوئی تفصیل کمیٹی کو نہیں دی۔ اس غلطی کے لیے ان اسکولوں پر ایک ایک لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ نوئیڈا کے 3 اسکولوں کو فیس اضافہ معاملے میں نوٹس بھی جاری کیا گیا ہے اور ان سے ایک ہفتہ میں جواب طلب کیا گیا ہے۔ ان اسکولوں نے فیس میں مقررہ 5 فیصد سے زیادہ اضافہ کیا ہے۔ موصولہ خبروں میں بتایا جا رہا ہے کہ ضلع مجسٹریٹ منیش ورما نے اسکولوں کی نگرانی کے لیے کچھ جانچ کمیٹیوں کی بھی تشکیل کی ہے۔ اس جانچ کمیٹی میں ایس ڈی ایم صدر، ایس ڈی ایم دادری، ایس ڈی ایم جیور، سٹی مجسٹریٹ، تحصیلدار صدر، تحصیلدار دادری اور ڈپٹی کلکٹر شامل ہیں۔ یہ بھی اپنے اپنے علاقوں میں موجود اسکولوں کی جانچ کریں گے اور اس کی رپورٹ پیش کریں گے، جس کی بنیاد پر آگے کی کارروائی کی جائے گی۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا ہے کہ کوئی بھی اسکول طلبا یا ان کے پیرنٹس کو کتابیں، ڈریس یا جوتے موزے خریدنے کے لیے مجبور نہیں کر سکتا، اور اگر ایسی کوئی شکایت آتی ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

رات کو بھونکنے سے پریشانی، پانچ کتوں کو کاٹ کر تالاب میں پھینکا

باغپت کے اس گاؤں میں پیش آئی واردات

باغپت:13 اپریل (پی این ایس) امین نگر سرائے کے غوث پور میں رات کے وقت بھونکنے پر پانچ کتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر تالاب میں پھینک دیے گئے۔ اتوار کی صبح جب ان کی لاش تالاب میں پڑی ملی تو گاؤں میں غم و غصہ پھیل گیا۔ گاؤں والوں نے سنگھوالی آہیر پولیس سے شکایت کی اور کتوں کو مارنے والے شخص کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ غوث پور گاؤں کے سابق پردھان وکیل جمشید، ارشد اور دیگر گاؤں والے اتوار کو سنگھوالی آہیر تھانے پہنچے۔ پولیس کو دی گئی شکایت میں اس نے کہا کہ اسی گاؤں کا ایک شخص رات کو گھر سے نکلتا ہے اور کھیتوں سے گنے، لہسن اور دیگر سبزیاں چوری کرتا ہے۔ گاؤں سے نکلنے والی سڑک پر کتے بیٹھتے ہیں اور رات کو گزرنے والے لوگوں پر بھونکتے رہتے ہیں۔ پچھلے دو دنوں سے گاؤں والوں کو کتوں کے بھونکنے کی آواز نہیں سنائی دے رہی ہے۔ اتوار کو گاؤں کے تالاب میں پانچ مسخ شدہ کتے پڑے پائے گئے۔

خون عطیہ کرنا خدمت خلق کے جذبہ کو ظاہر کرتا ہے

دیوبند،13 :اپریل (فیروز خان) دیوبند تحصیل کے گاؤں کھیڑا مغل میں یوتھ فاؤنڈیشن ویلفیئر سوسائٹی اور فینس میڈیکل اسٹور کی جانب سے خون عطیہ کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس کا افتتاح ڈاکٹر خورشید احمد نے فیتہ کاٹ کر کیا کیمپ میں 42 لوگوں نے اپنے خون کا عطیہ کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر شہزاد اور ڈاکٹر داؤد ملک نے کہا کہ خون عطیہ کرنا خدمت خلق کے جذبہ کو ظاہر کرتا ہے انہوں نے کہا اس خون سے نہ جانے کتنی زندگیوں کو بچایا جا سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ انسانی جسم میں ویسے تو کئی اعضاء ایسے ہیں جو عطیہ کئے جاتے ہیں مگر خون ایسا عنصر ہے جو کہ سب سے زیادہ عطیہ کیا جاتا ہے، کوئی حادثہ ہو یا بیماری، ہمارے یہاں زیادہ تر لوگ صرف اپنے قریبی عزیز و اقارب کو خون عطیہ کرنے کو ترجیح دیتے ہیں، جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں خون دینے والوں کی شرح ہندوستان کی نسبت بہت زیادہ ہے، انہوں نے بتایا کہ انسانی جسم میں گردش کرنے والے خون میں سرخ ذرات کی عمر نوے دن ہوتی ہے جبکہ پلیس لیٹس کی عمر چند دن، اس کے بعد یہ ذرات نئے بنتے ہیں۔

سخت سیکیورٹی انتظامات کے درمیان ملک بھر میں اے ایم یو کے انڈر گریجویٹ کورسز کے داخلہ امتحانات کا انعقاد

علی گڑھ، 13 اپریل: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے آج مختلف انڈر گریجویٹ کورسز کے داخلہ امتحانات ملک بھر کے تمام متعین سینٹرز پر کڑے سیکیورٹی انتظامات کے درمیان منعقد کیے۔ مرکزی کیمپس علی گڑھ سمیت تمام سینٹرز پر امتحانات پر امن اور شفاف طریقے سے مکمل ہوئے۔ صبح کے سیشن میں بی ایس سی (آنرز) زراعت، بی ایس سی (آنرز) اور بی کام کورسز کے داخلہ امتحانات منعقد کیے گئے، جبکہ بی اے کا داخلہ امتحان شام کے سیشن میں لیا جا رہا ہے۔ ان کورسز کے لیے کل 136,23 امیدواروں نے درخواست دی تھی۔ امتحانات ملک بھر کے سات سینٹرز علی گڑھ، گوہاٹی، کولکاتا، لکھنؤ، پٹنہ، سری نگر اور کوزی کوڈ میں منعقد کیے گئے۔ موصولہ اعداد و شمار کے مطابق، بی ایس سی (آنرز) زراعت کے لیے 717 امیدواروں نے درخواست دی تھی، جن میں سے 549 امیدوار امتحان میں شریک ہوئے۔ بی ایس سی (آنرز) کے لیے 861,10 درخواستیں موصول ہوئی تھیں اور 119,9 امیدوار امتحان میں شریک ہوئے۔ اسی طرح بی کام کے لیے 948,3 امیدواروں نے درخواست دی تھی، جن میں سے 449,3 امیدوار امتحان میں شامل ہوئے۔ شام کے سیشن میں ہونے والے بی اے کے داخلہ امتحان میں تقریباً 610,7 امیدواروں کے شرکت کرنے کی امید ہے۔ علی گڑھ کے امتحانی سینٹرز پر سیکیورٹی کے خصوصی انتظامات کیے گئے تھے، جن میں میٹل ڈیٹیکٹر کا انتظام کیا گیا تھا۔ امتحان گاہ میں داخل ہونے سے قبل امیدواروں کی تلاشی لی گئی، تاکہ کسی بھی غیر مجاز مواد کے داخلے کا امکان نہ رہے۔ امیدواروں نے اس اقدام کی تعریف کی اور یونیورسٹی انتظامیہ کے ساتھ مکمل تعاون کیا۔ اے ایم یو کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون، پرو وائس چانسلر پروفیسر محمد محسن خان، پراکٹر پروفیسر ایم وسیم علی اور اسکولس کے ڈائریکٹر پروفیسر اسفر علی خان نے مختلف امتحانی مراکز کا دورہ کیا۔ ان میں آرٹس فیکلٹی، سوشل سائنس فیکلٹی، زیڈ ایچ کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، یونیورسٹی پالی ٹیکنک (بوائز)، اور دیگر مراکز شامل تھے۔ کنٹرولر امتحانات ڈاکٹر مجیب اللہ زبیری نے امتحان کے پر امن انعقاد پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میٹل ڈیٹیکٹروں کا انتظام شفافیت اور سیکیورٹی کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ سینئر اساتذہ کو مختلف سینٹرز پر نگراں کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، جبکہ علی گڑھ سے باہر کے سینٹرز پر بعض اساتذہ کو کوآرڈینیٹر کے طور پر مقرر کیا گیا تاکہ امتحان پر امن اور منظم طریقے سے مکمل ہو۔ یونیورسٹی کی نیشنل سروس اسکیم (این ایس ایس) یونٹ نے امیدواروں اور ان کے سرپرستوں کی مدد کے لیے ہیلپ ڈیسک لگائے، جہاں رضاکاروں کے ذریعے رہنمائی کی سہولت فراہم کی گئی۔ امتحانی سینٹرز کے باہر انتظار کرنے والے سرپرستوں کے لیے خیموں اور ٹھنڈے پانی کی فراہمی کا انتظام بھی کیا گیا۔ قابل ذکر ہے کہ آئندہ اہم داخلہ امتحانات اتوار، 20 اپریل کو بی ٹیک/بی آرک کے لیے اور 27 اپریل کو درجہ 11 (سائنس)/ڈپلومہ ان انجینئرنگ، درجہ 11 (ہیومینیٹیز اینڈ کامرس) اور ایس ایس ایس سی (برج کورس) کے لیے منعقد کیے جائیں گے۔

شبر مرتضیٰ انقلاب سرسوی کی برسی کی مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا حسنین مہدی سہارنپوری۔

قومی یوم تحفظ صحت مادر کے موقع پر مفت طبی جانچ و بیداری کیمپ منعقد

علی گڑھ، 13 اپریل: اجمل خاں طبیہ کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ نسواں و قبالت کی جانب سے 'قومی یوم تحفظ صحت مادر' کے موقع پر ایک مفت طبی جانچ و آگہی کیمپ شمشاد مارکیٹ واقع علی گڑھ سیلف ریلائنس الائنس فار ویمن (آسرا) کے دفتر میں منعقد کیا گیا۔ کیمپ میں خواتین کے لیے مفت طبی معائنہ اور پیتھالوجیکل ٹیسٹ کے ساتھ ادویات فراہم کی گئیں۔ خواتین کو خاص طور پر دوران حمل اور دودھ پلانے کے دوران جسمانی و جذباتی صحت پر توجہ دینے کی اہمیت بتائی گئی۔ کیمپ کا افتتاح شعبہ نسواں و قبالت کی چیئرپرسن پروفیسر صبوحی مصطفیٰ نے کیا۔ انہوں نے قبل از ولادت اور بعد از ولادت نگہداشت، متوازن غذائیت اور جذباتی تعاون کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ تعلیم اور بیداری ہی ماں اور بچے کی صحت کو بہتر بنانے کی کلید ہیں۔ یو جی سی - ایم ایم ٹی ٹی سی کی ڈائریکٹر پروفیسر فائزہ عباسی نے ایسی عوامی بیداری مہمات کی ضرورت پر زور دیا۔

امروہہ کا سعیدل گرفتار، پنجاب میں سابق وزیر کے گھر پر گرنیڈ حملہ کیا تھا

امروہہ 13 اپریل (پی این ایس) پولیس نے پنجاب بی جے پی کے سابق صدر منورنجن کالیا کے گھر پر گرینیڈ حملے کے ملزم کو دہلی سے گرفتار کیا ہے۔ ملزم کی شناخت امروہہ، اتر پردیش کے سعید الامین کے طور پر کی گئی ہے۔ پنجاب پولیس کے ان پٹ کی بنیاد پر مرکزی ایجنسیوں اور دہلی پولیس کی ٹیموں نے اسے پکڑ لیا۔ پنجاب پولیس کے ڈی جی پی گورو یادو اور سی پی دھن پریت کور نے ہفتہ کو جالندھر میں ایک پریس کانفرنس میں یہ جانکاری دی۔ مرکزی ایجنسیوں کی جانب سے حراست میں لیا گیا ملزم اس کیس کی اہم کڑی ہے جس کے دہشت گردوں سے روابط کا پتہ چلا ہے۔ مرکزی ایجنسی نے کچھ ڈیجیٹل ڈیوائسز بھی ضبط کی ہیں۔ ڈی جی پی یادو نے کہا کہ واقعہ کے دن چند گھنٹوں کے اندر جالندھر پولیس کی ٹیم نے واقعہ میں استعمال کیا گیا ای رکشہ برآمد کر لیا تھا۔ جائے وقوعہ سے سی سی ٹی وی فوٹیج اور تکنیکی شواہد ملے ہیں۔ اس کے بعد مرکزی ایجنسیوں، راجستھان، ہریانہ اور دہلی پولیس کے ساتھ تال میل کیا گیا۔ بعد میں یوپی میں بھی جانچ کی گئی۔ اس دوران فنڈ فراہم کرنے والے کروکشیتر کے رہنے والے امتیوج کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بعد اطلاعات موصول ہوئیں کہ مرکزی ملزم سید الامین ہے۔ ہفتہ کو یوپی، دہلی پولیس اور مرکزی ایجنسیوں نے پنجاب پولیس کے ساتھ مشترکہ آپریشن میں سید الامین کو گرفتار کیا۔ ڈی جی پی یادو نے کہا کہ اس معاملے میں کون کون سی دہشت گرد تنظیمیں ملوث ہیں اس کی جانچ کی جا رہی ہے۔ ڈی جی پی نے کہا کہ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ پنجاب میں برادرانہ تعلقات میں دراڑ پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ امرتسر میں مندر پر گرینیڈ حملہ اور کالیا کے گھر پر حملہ اسی سلسلے کا نتیجہ ہے، جس پر ہم گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اس دوران ڈی سی پی انویسٹی گیشن منپریت سنگھ ڈھلون کو دہلی اور یوپی بھیجا گیا ہے جو سید الامین کو پنجاب لائیں گے۔ ماں نے کہا بیٹا بے قصور ہے، پولیس کو کچھ غلط فہمی ہوئی تھی۔ پنجاب کے جالندھر میں بی جے پی لیڈر منورنجن کالیا کے گھر پر دستی بم سے حملہ کرنے والا سید الامین امروہہ شہر کے کٹرہ بختاور کا رہنے والا ہے۔ جب گھر والوں کو اس کا علم ہوا تو وہ حیران رہ گئے۔

لڑکی کی گم شدگی پر کوتوالی میں تحریر

دیوبند،13 :اپریل (فیروز خان) دیوبند کے ایک نزدیکی گاؤں کے رہنے والے شخص نے کوتوالی دیوبند میں تحریر دیتے ہوئے بتایا کہ اس کی بیٹی اس کے ساتھ بینک آئی تھی، جہاں سے کچھ سامان لانے کی بات کہ کر وہ چلی گئی، لیکن واپس نہیں لوٹی، ہر ممکن جگہ تلاش کرنے کے بعد جب اس کا کوئی سراغ حاصل نہیں ہوا تو انہوں نے گاؤں کے لوگوں سے پوچھ گچھ کی تو معلوم ہوا کہ اسے گاؤں کے ہی ایک نوجوان کے ساتھ کہیں جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ متاثرہ والد نے بتایا کہ اس دوران بیٹی کی شادی کے لئے گھر میں رکھی ڈھائی لاکھ روپے کی نقد رقم اور سونے و چاندی کے زیورات بھی گھر سے غائب ملے ہیں، متاثرہ والد کے مطابق آئندہ ماہ مئی 2025 میں بیٹی کی بارات آنی تھی۔ دیوبند کوتوالی انچارج دھرمیندر سونکر نے بتایا کہ تحریر کی بنیاد پر معاملہ درج کر جانچ شروع کر دی گئی ہے۔

کانچ فیکٹری کی بھٹی پھٹنے سے لگی آگ، لاکھوں کا نقصان

فیروز آباد:13 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع فیروز آباد کی انڈسٹریل اسٹیٹ میں گیتا گلاس فیکٹری میں اتوار کو اچانک کانچ تیار کرنے والی بھٹی لیکیج ہونے سے اچانک کھولتا ہوا کانچ باہر پھیلنے لگا۔ پھیلے ہوئے گرم کانچ کو دیکھ کر کام کر رہے مزدوروں میں دہشت پھیل گئی۔ مزدوروں نے بھٹی کے نزدیک سے بھاگ کر اپنی جان بچائی۔ وہیں گرم کانچ کے باہر پھیلنے سے آگ لگ گئی۔ آگ لگنے کی جانکاری فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موقع پر پہنچیں اور انہوں نے کئی گھنٹوں کی کوشش کے بعد آگ کو فیکٹری کے دیگر خطے میں پھیلنے سے بچایا گیا۔ آگ سے فیکٹری میں لاکھوں روپے کا نقصان ہونے کا شبہ ہے۔

جے این میڈیکل کالج میں ماؤوں اور نوزائیدہ بچوں کی صحت پر سی ایم ای منعقد

علی گڑھ، 13 اپریل: جے این میڈیکل کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں ماؤوں اور نوزائیدہ بچوں کی صحت کے موضوع پر ریجنل ریسورس اینڈ ٹریننگ سینٹر (آر آر ٹی سی) نے دو روزہ کنٹینیونگ میڈیکل ایجوکیشن (سی ایم ای) پروگرام منعقد کیا۔ یہ پروگرام ڈاکٹر سیما ٹنڈن، ڈپٹی ڈائریکٹر، آر آر ٹی سی، آئی ایچ اے ٹی، یوپی۔ ٹی ایس یو، لکھنؤ کی رہنمائی میں منعقد کیا گیا، جس کا مقصد علیگڑھ، ہاتھرس، اور کاس گنج اضلاع کے فرسٹ ریفرل یونٹس میں خدمات انجام دینے والے میڈیکل آفیسرز کی طبی صلاحیتوں کو بہتر بنانا تھا۔ پروفیسر محمد حبیب رضا، ڈین، فیکلٹی آف میڈیسن و شریک پرنسپل انویسٹی گیٹر، آر آر ٹی سی کی قیادت میں منعقدہ اس پروگرام میں جے این میڈیکل کالج کے زچگی و امراض نسواں، امراض اطفال، انستھیسیالوجی اور کمیونٹی میڈیسن کے شعبہ جات کی فعال شمولیت رہی۔ پندرہ ڈاکٹروں نے سی ایم ای میں شرکت کی، جنھیں انٹرایکٹیو لیکچرز، کیس ڈسکشن اور عملی مظاہروں کے ذریعہ زچہ و بچہ کی جان لیوا پیچیدگیوں کی شناخت اور ان کے مؤثر علاج کی تربیت دی گئی۔ حمل میں ہائپرٹینشن سے متعلق بیماریاں، خون کی کمی، زچگی سے قبل خون بہنا، طویل وقفہ کی زچگی اور شاک کی حالت جیسے موضوعات پر پروفیسر زہرہ محسن، پروفیسر نشاط اختر، ڈاکٹر روشن پروین اور ڈاکٹر سید کامران حبیب نے خطبات دیے۔ نوزائیدہ بچوں کی نگہداشت سے متعلق موضوعات پر پروفیسر عظمیٰ فردوس، پروفیسر کامران افضل، ڈاکٹر عائشہ اور ڈاکٹر محمد کاشف علی نے تربیتی سیشن منعقد کئے۔ اس کے ساتھ ہی زچگی کے دوران ایمرجنسی اقدامات جیسے لیبر مینجمنٹ، دردزہ کا آغاز و اضافہ، جڑواں حمل کا بندوبست، سی سیکشن، انفیکشن سے بچاؤ وغیرہ پر ڈاکٹر بشریٰ فاطمہ، ڈاکٹر دیبا خانم، پروفیسر نسرین نور، اور ڈاکٹر شاذیہ پروین نے تربیت فراہم کی۔ ٹریننگ کے بعد اسسمنٹ، فیڈبیک سیشن، اور سرٹیفکیٹ تقسیم کی تقریب ہوئی۔ یہ سی ایم ای، اتر پردیش میڈیکل کونسل کی جانب سے چھ کریڈٹ پوائنٹس کے ساتھ منظور شدہ تھی۔ اختتامی سیشن میں آر آر ٹی سی پروجیکٹ کی نوڈل آفیسر اور شعبہ امراض نسواں کی چیئرپرسن پروفیسر زہرہ محسن نے شرکاء میں اسناد تقسیم کیں۔ اس موقع پر آر آر ٹی سی پروجیکٹ کی شریک نوڈل آفیسر پروفیسر نسرین نور، ڈاکٹر شاذیہ پروین؛ ڈاکٹر پلوی پچوری (یوپی - ٹی ایس یو لکھنؤ) اور ڈاکٹر تبسم رحمت، کوآرڈینیٹر، آر آر ٹی سی، جے این ایم سی وغیرہ موجود تھے۔ پروفیسر زہرہ محسن نے شکریہ کے کلمات ادا کئے۔

کھیتوں میں لگی آگ بجھاتے ہوئے کسان زندہ جل کر موت

بجنور۔ بجنور تھانہ منڈاور علاقے کے منہنڈیا دھرمشی گاؤں میں اتوار کو اس وقت ہلچل مچ گئی جب کھیت میں گندم کی کٹائی کر رہے ایک بزرگ کسان آگ میں جھلس کر ہلاک ہو گئے۔ 80 سالہ کسان کشنا ولد ہرشا اپنے کھیت میں گندم کی فصل کاٹ رہا تھا۔ اسی وقت کھیت میں اچانک آگ بھڑک اٹھی۔ آگ کیسے لگی اس کی کوئی واضح وجہ سامنے نہیں آئی ہے تاہم کہا جا رہا ہے کہ شدید گرمی اور فصل خشک ہونے کی وجہ سے چند لمحوں میں آگ بہت حد تک پھیل گئی۔ کشنا نے آگ بجھانے کی کوشش کی، لیکن 24 وہ آگ کے شعلوں میں لپٹا اور شدید طور پر جھلس گیا۔ چلا گیا۔ کھیتوں، اردگرد کے کھیتوں سے دھواں اٹھتا دیکھ کر کام کرنے والے لوگ موقع پر پہنچ گئے۔ اور کافی کوشش کے بعد انہیں آگ سے نکالا گیا۔ ہٹا دیا گیا۔ لیکن یہ بہت دیر ہو چکی ہے تھا۔ کشنا کی موقع پر ہی موت ہو گئی تھی۔ اطلاع پر تھانہ منڈاور پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ پہنچ کر لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کیا۔ کے لیے بھیجا گیا ہے۔ پولیس نے بتایا آگ لگنے کی وجہ کی تحقیقات کی جا رہی ہیں اور ضروری قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ واقعہ کے بعد گاؤں میں سوگ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اہل خانہ اور گاؤں والوں نے انتظامیہ سے معاوضے کا مطالبہ کیا ہے۔

دارالعلوم زکریا دیوبند میں امتحان داخلہ کا آغاز

دیوبند،13 :اپریل (فیروز خان) ریاستی شاہراہ پر واقع معروف دینی درسگاہ دارالعلوم زکریا دیوبند میں امتحان داخلہ کا آغاز ہو گیا ہے۔ طلبہ جوق در جوق ہر چہار دانگ ہند سے مدرسہ ہذا میں تشریف لا رہے ہیں جس کے سبب ادارہ میں دن بدن طلباء کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے جس کے نتیجہ میں ہر روز طلباء کی جامعہ ہذا میں زیادہ سے زیادہ حاضری ہو رہی ہے سبھی طلباء پورے شوق و ذوق کے ساتھ اپنی دفتری کارروائی مکمل کرنے میں مصروف ہیں، گزشتہ سالوں کی بنسبت امسال طلباء کی توجہ مدرسے کی طرف بڑھ رہی ہے یہاں کے انتظام و انصرام سے طلبہ کرام خوش ہو کر مدرسے میں خود حاضر ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے رفقاء کو بھی جامعہ میں داخلہ دلانے کی کوشش کر رہے ہیں جو طلباء تعلیمی معیار کے اعتبار سے مدرسے کے معیار پر اترتے ہیں ان کو فوری داخلہ دیا جا رہا ہے۔ ادارہ کے مہتمم مولانا مفتی محمد شریف خان قاسمی نے طلبہ کو جلد از جلد جامعہ میں حاضر ہو کر اپنے داخلوں کی کارروائی مکمل کرانے کی ہدایت کی ہے جامعہ ہذا کے نائب مہتمم مولانا مفتی شفیع اللہ خان مظاہری نے کہا کہ امسال طلبہ کی تعداد گزشتہ سالوں کی بنسبت بڑھائی جائے گی اور طلباء کی سہولتوں میں کافی حد تک وسعت پیدا کرنے کا ارادہ ہے ہر سال بہت حد تک طلبہ کو ہر طرح کی سہولت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن امسال گزشتہ سالوں کی بنسبت زیادہ سہولتیں دستیاب رہیں گی۔ ادارے کے شیخ الحدیث مولانا مفتی منتظر الحسن نے طلبہ عظام کو بڑی سخت تاکید کے ساتھ یہ اصول اور ضابطہ ذکر کیا کہ امسال سے ادارے کے اندر کوئی بھی طالب علم اسمارٹ فون استعمال نہیں کرے گا اگر اسمارٹ فون استعمال کرتے ہوئے کوئی طالب علم پکڑا گیا تو فوراً اسکے خلاف سخت کاروائی کی جائے گی اور امتحان کے وقت میں طلباء سے اس بات کا اقرار بھی لیا جا رہا ہے کہ وہ انشاء اللہ ادارے کے اندر اسمارٹ فون کا قطعاً استعمال نہیں کریں گے۔ اس موقع پر تمام اساتذہ اور نان ٹیچنگ اسٹاف موجود تھے۔

اپوزیشن کمزور ہونے سے حکومت تاناشاہی رویہ اپناتی ہے: راکیش ٹکیٹ

پریاگ راج:13 اپریل (یو این آئی) بھارتیہ کسان یونین (بی کے یو) کے قومی ترجمان چودھری راکیش ٹکیٹ نے اتوار کو کہا کہ اپوزیشن کی کمزوری کی وجہ حکومت تاناشاہی کر رہی ہے۔ کسان لیڈر ٹکیت پریاگ راج کے راستے فتح پور میں ہوئی تین قاتلوں کے بعد دکھی کنبے سے ملنے جانے کے دوران کچھ دیر کے لئے ان کا قافلہ یہاں ٹھہرا تھا۔ اسی دوران انہوں نے میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے فتح پور میں ایک کنبے کے تین افراد کا قتل، پریاگ راج میں نوجوان کا قتل کر لاش جلانے کے معاملے پر دکھ کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں نظم و نسق تباہ ہو چکا ہے۔ جرائم لگاتار ہو رہے ہیں۔ دکھاوے کے لئے نظم و نسق پختہ ہونے کا راگ الاپا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی اپوزیشن کمزور پڑتا ہے۔ حکمراں جماعت اپنی تاناشاہی دکھاتی ہے۔ اپوزیشن کی مضبوطی ہی اقتدار کو من مانی سے روک سکتی ہے۔ اپوزیشن کی کمزوری کی وجہ حکومت تاناشاہی کر رہی ہے۔

گرو گوبند سنگھ جی کے صاحبزادوں کی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں ہوں گی

وزیر اعلیٰ کا خالصہ سِرجن دِوَس اور بیساکھی کے موقع پر گوردوارہ ناکا ہنڈولا میں شرکت

لکھنؤ۔اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ریاست کے عوام کو بیساکھی اور خالصہ سِرجن دِوَس (خالصہ پنتھ کے قیام کا دن) کی دلی مبارکباد اور نیک تمنائیں پیش کرتے ہوئے کہا کہ گرو گوبند سنگھ جی، ان کے چار صاحبزادے، گرو تیغ بہادر جی، دیگر سکھ گرو اور جانباز سکھ مجاہدین نے ملک اور دھرم کی حفاظت کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ان کی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جانی چاہییں بلکہ ان سے پورے سماج کو جوڑنے کا پیغام لینا چاہیے۔وزیر اعلیٰ آج لکھنؤ کے گوردوارہ ناکا ہنڈولا میں منعقد خالصہ سِرجن دِوَس اور بیساکھی کے موقع پر منعقدہ پروگرام میں مہمانِ خصوصی کے طور پر شریک تھے۔ اس موقع پر انہوں نے شری گرو گرنتھ صاحب کے سامنے ماتھا ٹیکا۔انہوں نے کہا کہ 1699 میں، بیساکھی کے مقدس دن پر، دسویں سکھ گرو، گرو گوبند سنگھ جی نے خالصہ پنتھ کی بنیاد رکھی تاکہ ملک اور دھرم کی حفاظت کی جا سکے۔ خالصہ پنتھ کے قیام کے وقت انہوں نے پیغام دیا:

سکل جگت میں خالصہ پنتھ گاجے، جگے دھرم ہندو سکل بھنڈ بھاجے۔

یعنی دنیا بھر میں خالصہ پنتھ کی گونج ہو، اور دھرم جاگے۔

گرو گوبند سنگھ جی کو "شہید باپ کا بیٹا اور شہید بیٹوں کا باپ" کہا جاتا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ گرو گوبند سنگھ جی نے ملک بھر کے سکھوں کو آواز دی۔ ایک لاکھ سے زائد سکھ اکٹھا ہوئے۔ انہوں نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ ملک و دھرم کی حفاظت کے لیے انہیں ایسے لوگ چاہییں جو جان دینے کو تیار ہوں۔ اس وقت پانچ افراد آگے آئے، جنہیں بعد میں "پنج پیارے" کہا گیا۔ ان میں لاہور کے دیارام، دہلی کے دھرم داس، دوارکا کے موہکم چند، جگن ناتھ پوری کے ہمت رائے، اور بیدر کے صاحب چند شامل تھے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اُس وقت مغل بادشاہ اورنگ زیب کا ظالمانہ دور تھا۔ اس نے جزیہ عائد کیا، مندروں کو تباہ کیا، اور ظلم کی انتہا کر دی۔ ایسے وقت میں گرو گوبند سنگھ جی نے اپنے لاکھوں پیروکاروں کے ساتھ آواز بلند کی اور خالصہ پنتھ کی بنیاد رکھی، جس کا مطلب ہے "خالص"۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس سال دو اہم موقعے ہیں: گرو تیغ بہادر جی کا 350 واں یوم شہادت اور خالصہ پنتھ کی 325 ویں سالگرہ۔ گرو گوبند سنگھ جی کے پیروکار آج بھی دنیا بھر میں اپنے جذبے، حوصلے اور شجاعت سے اپنا لوہا منوا رہے ہیں۔ ہر گوردوارے میں آج بھی ذات پات اور مذہب سے بالاتر ہو کر لنگر کی روایت قائم ہے، جو صدیوں پرانی وراثت ہے۔ انہوں نے کہا کہ خالصہ پنتھ اب اپنے 326 ویں سال میں داخل ہو رہا ہے۔ یہ عظیم الشان روایت گرو نانک دیو جی سے شروع ہوئی، جو آج پورے ملک کے لیے تحریک کا ذریعہ بن چکی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گرو گوبند سنگھ جی نے اپنی کتاب "وچتر ناٹک" میں اپنے سابقہ اور موجودہ جنم کے اسرار بیان کیے ہیں، جو ہم سب کے لیے نئی روشنی اور نئی تحریک کا ذریعہ ہیں۔ اگر ہم اس روشنی سے جڑے رہیں گے تو ترقی کی راہ پر بڑھتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ خالصہ پنتھ نے اپنی 325 سالہ تاریخ میں غیر مذاہب کے خلاف ڈٹ کر کھڑا رہتے ہوئے نہ صرف اپنا وجود برقرار رکھا، بلکہ گروؤں کی تعلیمات کو زمین پر اتارنے کا کام کیا۔ وزیر اعلیٰ نے علاقے کے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ دوسرے ملکوں میں جانے کے بجائے اپنے علاقوں میں رہ کر محنت کریں اور اپنی عظیم روایت سے جڑیں۔ اس کے ساتھ انہوں نے کہا کہ دیگر مقامات پر بھی اسی طرز کے پروگرام ہونے چاہییں تاکہ لوگ گروؤں کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسی تقریبات کو شایانِ شان طریقے سے منایا جانا چاہیے تاکہ نئی نسل ان سے روشنی اور تحریک حاصل کرے۔ وزیر اعلیٰ نے یہ بھی یاد دلایا کہ گرو گوبند سنگھ جی کے چاروں صاحبزادوں کی یاد میں "صاحبزادہ دیوس" کے موقع پر ان کے رہائش گاہ پر ایک تقریب منعقد ہوئی تھی، جس کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی جی نے 26 دسمبر کو "ویر بال دیوس" کے طور پر منانے کا اعلان کیا۔ انہوں نے زور دیا کہ گرو تیغ بہادر جی کے 350 ویں یوم شہادت کے موقع پر شایان شان تقریبات ہونی چاہییں۔ اس سلسلے میں دو میٹنگز ہو چکی ہیں۔ پروگرام کی منصوبہ بندی میں تیزی لانے، ٹیکنالوجی کا استعمال کرنے، اور ریاست بھر میں بڑے پیمانے پر تقریبات منعقد کرنے کی ضرورت ہے تاکہ سکھ گروؤں کے تئیں شکر گزاری کا اظہار کیا جا سکے۔ تقریب میں نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک اور وزیر زراعت بلدیپ سنگھ اولکھ نے بھی خطاب کیا۔

الہ آباد میں دلت نوجوان کا قتل

امبیڈکر کے مجسمے کی توہین، مایاوتی کا سخت کارروائی کا مطالبہ

لکھنؤ:13 اپریل (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی قومی صدر اور اتر پردیش کی سابق وزیر اعلیٰ مایاوتی نے پریاگ راج کے کرچھنا علاقے میں ایک دلت نوجوان کے بہیمانہ قتل اور آئین کے معمار ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کی توہین کے واقعات پر گہری ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے ریاستی حکومت سے ان معاملوں میں سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ مایاوتی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر مذکورہ معاملات کے حوالے سے 2 پوسٹ کیا، جس میں انہوں نے ریاست میں بڑھتے ہوئے فرقہ وارانہ تشدد اور سماجی کشیدگی پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے پوسٹ میں لکھا کہ "اتر پردیش کے پریاگ راج ضلع کے کرچھنا علاقے میں جاگیردارانہ عناصر کے ذریعہ ایک دلت کے بہیمانہ قتل کا واقعہ انتہائی افسوسناک اور تشویشناک ہے۔ ریاست میں بے لگام جرائم پیشہ، سماج دشمن اور جاگیردارانہ عناصر کے خلاف سخت کارروائی کر کے قانون کی حکمرانی قائم کرنے کی ذمہ داری حکومت کی ہے۔" مایاوتی نے اپنے دوسرے ٹویٹ میں بابا صاحب کے مجسمے کو نقصان پہنچانے والوں پر سخت کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھا کہ "اس کے ساتھ ہی آئین کے معمار بھارت رتن بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کی توہین کے واقعات کو بھی حکومت کو سنجیدگی سے لینا چاہیے اور سماج میں کشیدگی و تشدد پھیلانے والے ایسے مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہیے، تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات دوبارہ پیش نہ آئیں۔" قابل ذکر ہے کہ اتر پردیش میں مایاوتی دلت سماج کی سب سے نمایاں سیاسی آواز مانی جاتی ہیں، ایسے معاملوں کو وہ ہمیشہ بہت سنجیدگی سے اٹھاتی رہی ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ذات پات کے تشدد اور سماجی تفریق کے واقعات پر سخت کارروائی کرے اور قصورواروں کو سخت سے سخت سزا دے۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہوگی مایاوتی کے ردعمل کے بعد ریاستی حکومت کرچھنا کے واقعے اور مجسمے کی توہین کے معاملے میں کس طرح کی کارروائی کرتی ہے۔ فی الحال ان دونوں واقعات کو لے کر دلت تنظیموں اور سماجی کارکنوں میں شدید ناراضگی ہے۔

'ون نیشن ون الیکشن' کے موضوع پر پروگرام آج

لکھنو:13 اپریل (پی این ایس) آل انڈیا پسماندہ مسلم منچ کی طرف سے 'ون نیشن ون الیکشن' کے موضوع پر پسماندہ مسلم مکالمہ 14 اپریل 2025 صبح 11:30 بجے مقام 'انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر' لودھی روڈ، نئی دہلی میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس پروگرام کے کنوینر اور آل انڈیا پسماندہ مسلم منچ کے قومی صدر جاوید ملک نے بذریعہ فون

انیس نصرت کی یاد میں تعزیتی جلسہ، 15 اپریل کو

لکھنؤ۔ممتاز افسانہ نگار اور صحافی مرحوم عابد سہیل کی اہلیہ کا انتقال گزشتہ 30 مارچ کو دبئی میں ہو گیا تھا اور وہیں ان کی تدفین بھی عمل میں آئی تھی۔ اس سلسلہ میں انجمن ترقی پسند مصنفین کی جانب سے اپٹا کے دفتر واقع قیصر باغ لکھنؤ میں ایک تعزیتی جلسہ کا انعقاد آئندہ 15 اپریل بروز منگل بوقت شام 5 بجے کیا گیا ہے۔ کنوینر شکیل صدیقی کی اطلاع کے مطابق اس جلسہ میں پروفیسر انیس اشفاق، پروفیسر ریشماں پروین، محسن خان، پروفیسر قمر جہاں، عائشہ صدیقی، سہیل وحید، ڈاکٹر ہارون رشید، پروفیسر شبنم رضوی، ڈاکٹر پروین شجاعت، ڈاکٹر جہاں آرا سلیم، ڈاکٹر موسیٰ رضا اور دیگر اردو ہندی کے اہم قلمکار شرکت کریں گے۔

ماسٹر ٹرینرز کو تربیت دی گئی

ٹرینرز، اضلاع میں آنگن واڑی کارکنوں کو تربیت فراہم کریں گے

لکھنؤ: 13 اپریل۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور نگرانی میں دین دیال اپادھیائے گرامی وکاس انسٹی ٹیوٹ، بخشا کا تالاب، لکھنؤ میں مختلف سرکاری، نیم سرکاری اداروں کے افسران و ملازمین اور مختلف محکموں کے افراد کو تربیت فراہم کی جا رہی ہے تاکہ انہیں مزید مہارت اور صلاحیت فراہم کی جا سکے۔ اس سلسلے میں دین دیال اپادھیائے ریاستی گرامی وکاس انسٹی ٹیوٹ، بخشا کا تالاب، لکھنؤ نے اپنے ڈائریکٹر جنرل ایل وینکٹیشور لو کی سرپرستی میں، بال وکاس سروسز اور پوشٹاہار، اتر پردیش کی ڈائریکٹر سندیپ کور کی رہنمائی میں اور انسٹی ٹیوٹ کے پرنسپل ایڈیشنل ڈائریکٹر بی ڈی چودھری کی نگرانی میں، 7 سے 13 اپریل 2025 تک ایک ہفتہ طویل رہائشی پروگرام کا انعقاد کیا۔ اس پروگرام کے ذریعے 68 تربیت دہندگان کی تربیت کی گئی۔

یہ تربیت یافتہ افراد سرکاری تربیتی اداروں اور سرگرم غیر سرکاری تنظیموں سے منتخب کیے گئے ہیں، جنہیں آئی سی ڈی ایس محکمہ کے افسران نے منتخب کیا۔ یہ ضلع سطح کے ماسٹر ٹرینرز متعلقہ اضلاع میں آئی سی ڈی ایس محکمہ کی معاون خدمات سے ترقی یافتہ آنگن واڑی کارکنوں کو سات دنوں کا بنیادی تربیتی پروگرام فراہم کریں گے۔ تربیتی پروگرام کے اختتامی سیشن میں انسٹی ٹیوٹ کے ایڈیشنل ڈائریکٹر بی ڈی چودھری کی صدارت میں، آئی سی ڈی ایس کی نائب ڈائریکٹر ستیوتی، ریاستی عوامی سروس کمیشن کے سابق سینئر رکن ڈاکٹر کرشن ویر سنگھ شاکیہ اور ریاستی نشہ مکتی ڈائریکٹوریٹ کے سینئر افسر ڈاکٹر آر ایل راج ونشی کی معزز موجودگی میں پروگرام کا اختتام ہوا۔ ان تمام معزز افراد نے اپنے متعلقہ خیالات کے ذریعے تربیت یافتہ ٹرینرز کی مہارت کو بڑھایا۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر بی ڈی چودھری نے سبھی کو شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کے دوران مختلف موضوعات پر جیسے کہ محکمے کی تعریف، غذائیت، مادرانہ غذائیت، اضافی غذائیت، پی ایم ایم وی وائی، ترقی کی نگرانی، آئی سی ڈی ایس خدمات کے لیے دستیاب پلیٹ فارمز، کمیونٹی کے ساتھ رابطہ، آنگن واڑی مراکز کی انتظامیہ، کلاس روم مینجمنٹ، والدین کی شرکت، آنگن واڑی کی ترقی اور غذائیت ٹریکر وغیرہ پر قومی اور ریاستی سطح کی معروف اداروں جیسے آئی سی ڈی ایس، یونیسف، راکٹ لرننگ، نیشنل ای گورننس ڈویژن، آدھار شلا اور ہارٹ فل نیس وغیرہ کے ماہرین نے تربیت فراہم کی۔

سماجی اصلاح میں جوتی راؤ پھولے کا کردار ناقابل فراموش رہے گا: کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ: 13 اپریل۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے گڑگاؤں، ہریانہ میں آل انڈیا سینا سیوا سوسائٹی کے زیر اہتمام عظیم سماجی مصلح، مفکر، مصنف اور فلسفی مہاتما جوتی راؤ پھولے کی یوم پیدائش کے موقع پر منعقدہ "قومی آگاہی کانفرنس" میں شرکت کی اور کانفرنس کو خطاب کیا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے سماجی انقلاب کے رہنما مہاتما جوتیبا پھولے کو نمن کیا اور انہیں عقیدت کے ساتھ خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ جوتیبا پھولے ایک عظیم سماجی مصلح، مفکر، مصنف اور انقلابی فلسفی تھے۔ سماجی برائیوں کو ختم کرنے میں ان کا کردار کبھی نہیں بھلایا جا سکتا۔ وہ اپنی زندگی بھر عورتوں کی تعلیم اور سماج کے کمزور طبقات کے حقوق کے لیے وقف رہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ سماجی اصلاح میں جوتی راؤ پھولے کا کردار ناقابل فراموش رہے گا۔ ہمیں ان کی تعلیمات اور مساوات کے پیغام کو اپنانا چاہیے، اور "سب کا ساتھ، سب کا ترقی" کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ملک اور سماج کے فائدے کے لیے کام کرتے رہنا چاہیے۔

یوگیندر اوپادھیائے نے 'جے بھیم پدیاترا' کو ہری جھنڈی دکھائی

لکھنؤ:13 اپریل۔اتر پردیش کے اعلیٰ تعلیم کے وزیر یوگیندر اوپادھیائے نے اتوار کے روز لکھنؤ کے میرین ڈرائیو چوراہے سے ریاستی سطح کی "جے بھیم پدیاترا" کا آغاز ہری جھنڈی دکھا کر کیا۔ یہ پدیاترا ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی جینتی سے ایک روز قبل منعقد کی گئی، جس میں سیکڑوں نوجوانوں نے جوش و خروش سے شرکت کی۔ وزیر موصوف نے نوجوانوں کے ساتھ میرین ڈرائیو چوراہے سے امبیڈکر سمرتی استھل تک مارچ کیا۔ اس یاترا کا مقصد سماجی انصاف، مساوات اور آئینی اقدار کو عوام تک پہنچانا تھا۔ پروگرام کی شروعات اعلیٰ تعلیم کے وزیر نے سماجی تبدیلی کی علامت مقام پر ڈاکٹر امبیڈکر کے مجسمے پر پھول چڑھا کر اور خاموش خراجِ عقیدت دے کر کی۔ بعد ازاں نوجوانوں کے ساتھ آئین کی تمہید کا اجتماعی مطالعہ کیا گیا اور ڈاکٹر امبیڈکر کی زندگی، خیالات اور خدمات پر روشنی ڈالی گئی۔ اپنے خطاب میں یوگیندر اوپادھیائے نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر نہ صرف آئین کے معمار تھے بلکہ ایک عظیم سماجی مصلح، مفکر اور انصاف پسند رہنما بھی تھے۔ انہوں نے ساری زندگی سماجی عدم مساوات کے خلاف جدوجہد کی اور تعلیم کو سماجی تبدیلی کا بنیادی ذریعہ قرار دیا۔ ان کا پیغام "تعلیم حاصل کرو، منظم ہو جاؤ اور جدوجہد کرو" آج کے نوجوانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ قدرت میں شروع سے ہی سماجی ہم آہنگی اور مساوات کا جذبہ موجود رہا ہے، جسے ڈاکٹر امبیڈکر نے آئینی حقوق و فرائض کے ذریعے مضبوط کیا۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ آئینی اقدار کو اپنائیں اور ایک ہمہ گیر معاشرہ بنانے میں فعال کردار ادا کریں۔ بھارت ایک ہے، اور ہمیں ایک ہمدرد، مساوات پر مبنی سماج کی تعمیر کرنی ہے۔ وزیر اوپادھیائے نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں پورے ملک میں "جے بھیم پدیاترا" جیسے پروگراموں کے ذریعے بابا صاحب کے خیالات کو گھروں تک پہنچایا جا رہا ہے۔ یہ پدیاترا صرف خراجِ عقیدت نہیں بلکہ ایک عوامی بیداری مہم ہے، جو نوجوانوں کو سماجی مساوات، بھائی چارے اور جمہوری اقدار کے لیے تحریک دیتی ہے۔ یہ ریاستی سطح کی پدیاترا، بھارت سرکار کی وزارتِ امورِ نوجوانان و کھیل کی تنظیم Mera Yuva Bharat (MY Bharat)، نہرو یووا کیندر سنگٹھن اور نیشنل سروس اسکیم (NSS) کے زیر اہتمام منعقد کی گئی۔ راستے میں نوجوانوں نے "بھارت ماتا کی جے" اور "وندے ماترم" کے نعرے لگا کر آئین اور سماجی انصاف کا پیغام عوام تک پہنچایا۔ اعلیٰ تعلیم کے وزیر کا خیر مقدم ڈاکٹر منجو سنگھ (ریاستی رابطہ افسر، نیشنل سروس اسکیم)، سمردیپ سکسینہ (ریجنل ڈائریکٹر، این ایس ایس) اور مہندر سنگھ سسودیا (ڈائریکٹر، نہرو یووا کیندر) نے کیا۔

ایودھیا میڈیکل کالج:

برجیش پاٹھک نے دیا ویزرا تبدیل کرنے کی تحقیقات کا حکم

لکھنؤ۔ڈپٹی چیف منسٹر برجیش پاٹھک نے راجرشی دشرتھ خود مختار ریاستی میڈیکل کالج میں کنٹریکٹ پر تعینات ملازم کے "بسرا" (آنتوں و جسمانی نمونہ) کو تبدیل کرنے کے معاملے میں اعلیٰ سطحی تحقیقات کے احکامات جاری کیے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ معاملے میں جو بھی قصوروار پایا گیا، اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ راجرشی دشرتھ میڈیکل کالج کے کنٹریکٹ ملازم پربھوناتھ مشرا نے خودکشی کر لی تھی۔ ان کا بسرا جانچ کے لیے بھیجا گیا تھا۔ بعد میں سی ڈی ایف ڈی حیدرآباد سے دوبارہ جانچ کرائی گئی۔ الزام ہے کہ ڈی این اے ٹیسٹ کے دوران پتہ چلا کہ یہ بسرا کسی اور شخص کا ہے۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے بتایا کہ پربھوناتھ مشرا کے اہل خانہ نے انہیں خط دے کر بسرا تبدیل ہونے کے شبہے کا اظہار کیا تھا۔ اس پر انہوں نے محکمہ صحت و میڈیکل ایجوکیشن کے پرنسپل سکریٹری، پارتھ سارتھی سین شرما کو معاملے کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کرنے کی ہدایت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاملے کی سچائی سامنے لانے کے لیے ایک ٹیم تشکیل دے کر مکمل تحقیقات کی جائے گی۔ رپورٹ کی بنیاد پر آگے کی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ ریاستی حکومت اس معاملے کو سنجیدگی سے لے رہی ہے۔ اگر کسی بھی سطح پر کوتاہی پائی گئی تو قصوروار کے خلاف سخت کارروائی ہوگی۔

این ٹی پی سی کے تین یونٹ یکے بعد دیگرے بند

نو ریاستوں میں بجلی کا بحران مزید ہوا گہرا

لکھنو 13 اپریل (پی این ایس) این ٹی پی سی پروجیکٹ کے تین یونٹ یکے بعد دیگرے بند ہو چکے ہیں۔ یونٹ نمبر تین میں سوٹ بلوئر کپلنگ ٹوٹ گیا۔ یونٹ نمبر چار کے بوائلر میں لیکیج کے سبب بند کر دیا گیا۔ پانچواں یونٹ بھی تکنیکی خرابی کے سبب بند کر دیا گیا ہے۔ ایک ساتھ تین یونٹوں کے بند ہونے سے افسروں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ تاہم ذمہ دار یونٹس کو شروع کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ این ٹی پی سی پروجیکٹ میں چھ یونٹ لگائے گئے ہیں۔ اس میں پانچ یونٹ 210-210 میگاواٹ بجلی پیدا کرتے ہیں اور چھٹا یونٹ 500 میگاواٹ بجلی پیدا کرتا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ہفتہ کی رات یونٹ نمبر چار کا بوائلر لیک ہونے لگا جس کی وجہ سے اسے بند کر دیا گیا۔ اس دوران یونٹ نمبر تین جو پہلے سے بند تھا شروع کر دیا گیا لیکن شروع ہی میں سوٹ بلوئر کپلنگ ٹوٹ گیا جس کی وجہ سے اسے بند کرنا پڑا۔ انجینئرز کی ٹیم نے دونوں یونٹوں کی مرمت شروع کر دی۔ اسی دوران پانچویں یونٹ میں بھی خرابی پیدا ہو گئی اور اسے بند کرنا پڑا۔ ایک ہی وقت میں تین یونٹ بند ہونے سے پروجیکٹ میں بجلی کی پیداوار پر برا اثر پڑا ہے۔ ذرائع کی مانیں تو اس وقت منصوبے کے یونٹ نمبر ایک، ٹو اور چھ سے تقریباً 920 میگاواٹ بجلی پیدا کی جا رہی ہے۔ پروجیکٹ پبلک ریلیشن آفیسر رشبھ شرما نے کہا کہ گرڈ میں ارتھنگ کی پریشانی کی وجہ سے یونٹ نمبر تین اور پانچ کو بند کر دیا گیا ہے۔ چوتھے یونٹ میں پیداوار شروع ہو چکی ہے۔ دونوں بند یونٹ بھی جلد شروع کر دیے جائیں گے۔ اونچہار پاور پروجیکٹ سے جموں و کشمیر، ہماچل، پنجاب، چنڈی گڑھ، ہریانہ، راجستھان، اتراکھنڈ، دہلی اور اتر پردیش کو بجلی فراہم کی جا رہی ہے۔ تین یونٹس کی اچانک بندش سے پیداوار میں کمی آئی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ پیداوار میں کمی کی وجہ سے تمام ریاستوں میں بجلی کا بحران بڑھے گا۔ تاہم پراجیکٹ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ دو یونٹ شروع کر دیا گیا ہے۔

بابا صاحب قوم کے معمار اور عہد ساز شخصیت تھے: جئے ویر سنگھ

سیاحت و ثقافت کے وزیر جئے ویر سنگھ کی جانب سے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی جینتی پر مبارکباد

لکھنؤ:13 اپریل۔اتر پردیش کے ثقافت اور سیاحت کے وزیر جناب جئے ویر سنگھ نے آئین کے معمار اور بھارت رتن، بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر جی کی جینتی کی پیشگی شام کے موقع پر ریاست کے عوام کو دلی مبارکباد اور نیک تمنائیں پیش کی ہیں۔ انہوں نے اپنے جاری کردہ پیغام میں کہا کہ بابا صاحب کی زندگی جدوجہد، پختہ عزم اور بے لوث خدمت کی علامت ہے۔ وہ قوم کے معمار اور اپنے عہد کی عظیم شخصیت تھے۔ انہوں نے سماجی تفریق کے خلاف آواز بلند کی اور ملک کو مساوات و سماجی انصاف کی نئی سمت عطا کی۔ ان کے ذریعہ بنایا گیا بھارتی آئین نہ صرف ہمارے جمہوریت کی بنیاد ہے بلکہ یہ ہمیں سماجی ہم آہنگی، انسانی حقوق اور ذمہ داریوں کے بارے میں بھی آگاہ کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اتر پردیش حکومت، خاص طور پر ثقافت و سیاحت کا محکمہ، بابا صاحب کے خیالات اور خدمات کو عوام تک پہنچانے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ اسی سلسلے میں "ہمارا آئین، ہمارا وقار" جیسے پروگراموں کے ذریعے ان کے شاندار ورثے کو نئی نسل سے جوڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بابا صاحب کے دکھائے ہوئے راستے پر چل کر بھارت دنیا کا رہنما بن سکتا ہے۔

جونپور: وقف کی زمین پر زمین مافیاؤں کے ذریعہ قبضے کی کوشش

جونپور:13 اپریل (یو این آئی) وقف ترمیمی بل پارلیمنٹ سے پاس ہونے کے بعد قانونی شکل اختیار کر چکا ہے۔ ایسے میں ضلع جونپور میں زمین مافیاؤں کی مستعدی ایک بار پھر بڑھ گئی ہے۔ تازہ معاملہ نگر کوتوالی تھانہ علاقے کے ہمام دروازہ واقع وقف بکوائی بی بی 301 اے آراضی نمبر 17 کی زمین پر اتوار کی علی الصبح 4 بجے قبضہ کرنے کی کوشش ایک بار پھر کی گئی۔ متولی محمد نسیم نے فوراً اس کی اطلاع 112 سے پولیس کو دی اور شہر کوتوالی متھلیش مشرا کو بھی اس کی اطلاع دے کر کام رکوا دیا۔ مصدقہ ذرائع کے مطابق اس سے قبل 29 دسمبر 2023 کو بھی سخت ٹھنڈ میں صبح بڑی تعداد میں موجود زمین مافیاؤں نے اس زمین پر قبضہ کرنے کی کوشش جدید مشین کے ذریعہ باؤنڈری کرا کر کی تھی۔ تب بھی اس وقت کے ڈی ایم انج کمار جھا کی ہدایت پر سٹی مجسٹریٹ نے اس کام کو رکواتے ہوئے جانچ کا حکم دیا تھا۔ شہر کوتوالی متھلیش کمار مشرا نے دونوں فریقین کے بلا کر کام نہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ لیکن وقف ترمیمی بل جیسے ہی قانون کی شکل اختیار کیا مافیاؤں کی بے چینی بڑھ گئی اور سازش کے تحت ان لوگوں نے اتوار کی صبح ہزاروں کی تعداد میں ٹرکٹر پر اینٹوں کو منگا کر علی الصبح 4 بجے سے زمین پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔

بدایوں میں خونریز تصادم: پتھراؤ، پرانی دشمنی پر فریقین کے درمیان کئی راؤنڈ فائرنگ

بدایوں:13 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش میں بدایوں کے کنور گاؤں تھانہ علاقے کے تحت دگرایا گاؤں میں پرانی دشمنی پر دو گروپوں کے درمیان پتھراؤ کے بعد کئی راؤنڈ فائرنگ کی گئی۔ جس سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ فائرنگ کی اطلاع ملنے پر پولیس کے پہنچنے سے قبل ہی ملزمان گھر سے فرار ہو گئے۔ دونوں اطراف کے گھروں میں صرف خواتین ہی نظر آئیں۔ احتیاطی اقدام کے طور پر پولیس فورس نے علاقے میں ڈیرے ڈالے ہیں۔ پولیس واقعے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ پتھراؤ اور فائرنگ کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہیں۔ گاؤں کے رہائشی رفاقت علی اور محمد شاہنواز کی فریقین میں پرانی دشمنی چلی آ رہی ہے۔ اس حوالے سے دونوں جماعتوں کے درمیان کئی بار جھگڑے بھی ہو چکے ہیں۔ ہفتہ کو بھی دونوں فریقوں کے درمیان جھگڑا ہوا۔ دونوں فریقین نے ایک دوسرے پر قتل کی کوشش اور گھر پر حملے کا الزام لگاتے ہوئے پولیس میں شکایت درج کروائی تھی لیکن پولیس نے واقعہ کو ہلکا میں لیا اور کوئی کارروائی نہیں کی۔ جس کی وجہ سے اتوار کی صبح دونوں طرف سے انتقام کے بادل چھٹ گئے۔ دونوں طرف سے مرد اور عورتیں آمنے سامنے آ گئیں۔ گالیوں کے ساتھ ساتھ دونوں طرف سے کئی راؤنڈ فائرنگ بھی کی گئی۔ ایک دوسرے کے گھروں پر اینٹ اور پتھر برسائے گئے۔ اس دوران اہل علاقہ گھروں میں چھپ گئے۔ علاقے میں دہشت کا ماحول پیدا ہو گیا۔ دونوں فریقین کے درمیان تقریباً آدھے گھنٹے تک لڑائی جاری رہی۔ کسی نے پولیس کو واقعے کی اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی تھانے سے بڑی پولیس فورس گاؤں پہنچ گئی۔ پولیس کے پہنچتے ہی دونوں طرف کے لوگ گھروں سے بھاگ گئے۔ گھر میں صرف عورتیں پائی جاتی تھیں۔ پولیس نے ملزمان کی تلاش شروع کر دی ہے۔ پولیس نے آس پاس کے لوگوں سے پوچھ گچھ کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی پتھراؤ اور فائرنگ کے ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہے ہیں۔

کوشامبی: بدعنوانی کی خلاف کاونسلروں نے دیہی باشندوں کے ساتھ مل کر کیا مظاہرہ

کوشامبی:13 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع کوشامبی کی نگر پالیکا پریشد بھرواری میں ہونے والی بدعنوانی کے خلاف کاونسلروں نے دیہی باشندوں کے ساتھ مل کر اتوار کو امبیڈکر چوراہے پر جم کر مظاہرہ کیا۔ کاونسلروں نے دیہی باشندوں کے ساتھ ہاتھوں میں تختیاں لے کر جم کر نعرے بازی کی ہے اور مظاہر کیا۔ مظاہرے کے دوران پہنچے ایس ڈی ایم نے تیقن دیے کر مظاہرہ ختم کرایا۔ مظاہرین کا الزام ہے کہ نگر پالیکا پریشد بھرواری کی چیئرمین کویتا اور ای او ترقیاتی کاموں میں من مانی کر رہے ہیں۔ کاونسلروں کی تجویز کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ ترقیاتی کام سے متعلق تختی پر کاونسلروں کے نام نہیں لکھے جاتے ہیں۔ اور ترقیاتی کاموں میں بدعنوانی کی وجہ 40 فیصدی کمیشن بازی کی جا رہی ہے۔ امبیڈکر چوراہے پر قائم بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کی مورتی اور نگر پالیکا کے نئے دفتر کا پیر کو امبیڈکر جینتی کے موقع پر ڈپٹی سی ایم کیشو پرساد موریہ افتتاح کرنے آ رہے ہیں۔ کاونسلروں اور دیہی باشندوں کے مظاہرے کے دوران ایس ڈی ایم آکاش سنگھ پہنچے اور کاونسلروں سے رابطہ کیا۔ ایس ڈی ایم نے کاونسلروں اور دیہی باشندوں کو کاروئی کا تیقن دیا اور مظاہرہ ختم کرایا۔